فضائلِ درود شریف
و
فضائلِ سلام

حسب الارشاد

حضور قبلہ عالم حضرت الحاج

پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

تصنیف لطیف

فاضل شہیر

مولانا محمد رفیق کیلانی

ایم اے (عربی، اسلامیات)

دارالتبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل درود شریف

و

فضائل سلام

درود شریف سے ہر مشکل کا حل

تصنیف لطیف

فاضلِ شہیر مولانا محمد رفیق کیلانی (ایم اے عربی، اسلامیات)

شائع کردہ

دار التبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد و آلہٖ وسلم

اشاعت ہذا بحکم ——— سرتاج الاولیاء، فخر الاصفیاء، قیوم العصر
حضرت الحاج پیر سید **محمد باقر علی** شاہ صاحب
بخاری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین آستانہ
عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

شفقت و دعا ——— سیدی و سندی حضور قبلہ **چن جی سرکار** آستانہ عالیہ
حضرت کیلیانوالہ شریف

ذمۂ کتابت و اشاعت ——— جناب قبلہ حاجی محمد شفیق صاحب مدظلہ العالی (لاہور)

مصنف ——— مولانا محمد رفیق کیلانی صاحب (گولڈ میڈلسٹ)

ایڈیشن ——— دوم

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— دار التبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

ہدیہ ——— روپے

سن اشاعت ——— مارچ 2002ء

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ

انتساب

یہ حقیر پُر تقصیر اپنی اس پہلی باقاعدہ تصنیف کا انتساب سرتاج الاولیاء' فخر الاصفیاء ۔ دین و دنیا میں میرے سہارا' غوث وقت حضور قیوم العصر مخدوم زمانہ میرے قبلہ و کعبہ حضور قبلہ عالم حضرت الحاج پیر سید **محمد باقر علی شاہ** صاحب بخاری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی اور آپ کے نور نظر' بے مثل باپ کے بے مثل روحانی جانشین ۔ پروردۂ آغوشِ ولایت' مہبطِ انوارِ شریعت' اس ناچیز کو اپنے دامن کرم میں قبول فرما کر علم دین پڑھانے والے آقا' سیدی وسندی قبلہ و کعبہ حضرت الحاج پیر سید **محمد عظمت علی شاہ** صاحب بخاری مدظلہ العالی المعروف قبلہ چن جی سرکار آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے نام کرتا ہوں ۔

جنہوں نے کمال کرم سے اپنے زیر سایہ چھپنے والی دیگر ضخیم کتب میں شامل فرماتے ہوئے اسے تینتیسویں تصنیف کا اعزاز عطا فرمایا ہے ۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا ۔
تو نے خرید کر' آقا انمول کر دیا ۔

ناچیز طالب مغفرت

محمد رفیق کیلانی خادم حضور غوث الاغیاث

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ :قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْاعَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْماً o (الاحزاب:۵٦)

دنیا عمل کا میدان ہے اور آخرت اجر کا میدان ہے۔جس کسی نے دنیا میں جس نسبت سے تعلق پیدا کیا ہوگا۔وہ آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔لہذا جن کا تعلق حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھتا ہوگا وہ روز قیامت مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا کی دولت سے مالا مال ہوں گے اور لواء الحمد کے نیچے سایۂ رسالت سے معمور ہوں گے اور جو حضور پر نور ﷺ کے فیض و برکت کو اثبات توحید کے منافی سمجھتے ہیں وہ مطلق بے نصیب اور محروم ہوں گے۔اصل توحید، رسالت والی توحید ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کو رحمۃ اللعالمین، شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ، سراجاً منیرا اور مومنوں کے لیے فضلاً کبیرا مان کر آپ ﷺ کے نور محمدی سے مزین اور فیضیاب ہونا ایمان کے لیے شرطِ اولین ہے۔اس کے لیے دو چیزوں کا اعتقاد ہونا ضروری ہے.

(۱) حیات النبی با تصرف الآن کما کان

(۲) حضور پرنور ﷺ کا ہر مومن سے علم اور قرب ماننا۔

سورۃ الاحزاب کی درج بالا آیت کریمہ میں وقت اور جگہ کی قید کے
بغیر اہل ایمان کو حضور پرنور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا مطلق حکم
فرمایا گیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ صفحہ ۱۹۸ پر حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ
عنہ سے مروی حدیث مبارکہ سے اس قرآنی فرمان کی نبوی تفسیر یہ سامنے
آتی ہے کہ فرائض کے بعد بطور وظیفہ ہمہ وقت درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ اور
جتنا زیادہ پڑھیں گے اس پر

فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّکَ اور اِذًا يُّكْفٰى هَمُّكَ وَ يُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُکَ

کی بشارتیں بارگاہ نبوت سے عطا ہوتی ہیں۔ کتاب کے باب اول میں درود و
سلام، قرآن و حدیث کے ناقابلِ تردید دلائل سے بیان کیا گیا ہے کہ درود
پاک پڑھنے والے صلحاء، اور منکرِ درود اشقیاء ہیں۔ درود خواں اللہ و رسول کے
فرمانبردار، تابعدار، اور منکرِ درود اللہ و رسول کے نافرمان و سرکش ہیں، درود
خواں بارگاہِ رسالت میں مقرب اور مقبول اور منکرِ درود مجوب اور بارگاہِ
رسالت کے مردود ہیں۔ درود خواں نسبتِ نعمت سے مسرور اور منکر درود نسبت
غضبی سے مقہور ہیں۔ درود خواں پر من اللہ رحمت کا نزول اور منکر درود پر
شیاطین کا نزول ہوتا ہے اور درود خواں ازلی خوش بخت اور نیکی میں مستغرق ہوتا
ہے جبکہ منکر درود اور مانع درود ازلی بد بخت اور بدی میں سراپا غرق ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ ابوداؤد ج ۱ صفحہ ۱۵۰، نسائی ج ۱ صفحہ ۱۵۵، ابن ماجہ صفحہ ۱۱۸
دارمی ج ۱ صفحہ ۳۰۷ اور مسند احمد ج ۱ صفحہ ۸ پر حضرت اوس بن اوس سے مروی
حدیث صحیحہ میں موجود ہے کہ درود شریف اور حیات النبی لازم و ملزوم ہونے پر
خود صحابہ نے بھی بارگاہ نبوت سے سوال کیا تھا۔ اس طرح حیات النبی با تصرف
الآن کما کان اور حضور اقدس ﷺ کا درود خواں سے قرب اور علم درود

شریف کے بنیادی لوازمات میں سے ہے جس کیلئے دوسرا اور تیسرا باب وقف کیا گیا ہے۔ چوتھا باب پہلے تین ابواب کا منطقی نتیجہ یعنی درود خواں کو دیدار مصطفےٰ کے نظارے کے عنوان سے ہے۔

باب پنجم صحابہ سے منقول درود و سلام' الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے دلائل پر مشتمل ہے جس میں رسائل ابن تیمیہ ج ١٦ صفحہ ٣٩٠ سے ابن تیمیہ کے نزدیک اس درود شریف پر اجماع صحابہ ذکر کیا گیا ہے اتنے واضح دلائل کے باوجود منکرین درود اور مانعین درود پر تعجب ہے کہ درود شریف کی مخالفت کر کے جن کی زندگیاں محض نفس امارہ کی خدمت اور شغلِ دیں فروشی میں گزر رہی ہیں۔ مولا کریم اس سے بچائے اور اپنے محبوب ﷺ کی نسبت کاملہ عطا فرمائے۔

باب ششم ہے ''درود شریف سے جملہ بیماریوں' دکھوں اور پریشانیوں کا علاج' دراصل یہ باب اس نظریے کا رد ہے کہ نعوذ باللہ یہ دنیا کافروں کے لیے ہے' رہے مسلمان تو یہ آخرت کی ان دیکھی نعمتوں کا تصور کر کے ہی ڈکار مار لیا کریں۔ درحقیقت یہ نظریہ رحمت خداوندی سے ناامیدی اور مایوسی بلکہ عرفان الٰہی اور اللہ کی رحیمی کریمی سے بواسطہ حضور سید المرسلین ﷺ لو نہ لگانے کا نتیجہ ہے مشکلات میں درود شریف امت مسلمہ کا سب سے بڑا ہتھیار رہا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے تو کثرت درود شریف کرنے والے صحابی کو واضح طور پر حدیث صحیحہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اِذاً یَکفِیْ هَمُّکَ وَ یُکفِرُ لَکَ ذَنبُکَ کہ کثرت دورد سے تیرے سارے غم اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور یہ تیرے گناہوں کا کفارہ بھی بن جائیگا۔ درود شریف سے ہر دکھ اور پریشانی خواہ روحانی ہو یا دنیاوی کو ختم کرنے کے لیے یہ حدیث مبارکہ کافی ہے۔

۔ کتاب ہذا میں قرآن وحدیث کے بے مثل دلائل کے ساتھ ائمہ کبار'

اولیاء کرام اور مسلمہ شخصیات کے درود و سلام کے موضوع پر استنباطات درج کئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع سے اتفاق کے لیے اس عاجز نے دل کھول کر ہر مکتبہ فکر کے علماء کے حوالے بیان کیے ہیں۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ کی نسبت سے قیام سلام کیلئے دس جلیل القدر ائمہ امت بالخصوص حرم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مفتی حضرات کے فتاویٰ' باب حیات النبی میں دس حفاظ محدثین کے دلائل واقوال اور زیارت نبوی کے باب میں امت کی دس جلیل القدر ہستیوں پر عالم رویا میں حضور پرنور ﷺ کا کرم فرمانا بیان کیا گیا ہے۔

یہ کتاب کا مختصر تعارف ہے۔ فہرست کتاب پر ایک اجمالی نظر سے بھی انشاء اللہ العزیز آپ اندازہ کر سکیں گے کہ موضوع سے کس حد تک انصاف کیا گیا ہے۔ اللہ کریم شرف قبولیت عطا فرمائیں۔

محمد رفیق کیلانی

خاکپاء آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

ضلع گوجرانوالہ

باب اول

باب اول

درود وسلام قرآن وحدیث کی روشنی میں

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَ حَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ النُّجَبَآءِ الْبَرَرَةِ التُّقٰی
وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ اَجْمَعِیْنَ . اَمَّا
بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِهٖ صَلَّی
اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ .

"اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (الاحزاب:۵۶)

(ترجمہ) ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو آپ پر تم بھی درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔''

اس آیت مبارکہ پر مزید کچھ عرض کرنے سے پہلے حضرت محقق علی الاطلاق۔ شیخ المحدثین فضیلت پناہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی درود شریف سے متعلق مختصر تعارفی گفتگو پیش خدمت ہے جو ''جذب القلوب'' کے سترھویں باب صفحہ ۲۶۶ سے نقل کی جارہی ہے۔ '' ہم ایک

بار درود شریف پڑھتے ہیں تو درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ دس درجات بلند کرتا ہے۔ دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ دس گناہ مٹاتا ہے درود پاک سببِ قبولیتِ دعا ہے۔ اس کے پڑھنے سے شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ واجب ہو جاتی ہے حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کا باب جنت پر قرب نصیب ہوگا۔ درود پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے کیلئے اور تمام حاجات کی تکمیل کیلئے کافی ہے۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔ صدقہ کا قائم مقام ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔

درود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے خوف دور ہوتا ہے۔ ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور دلوں میں اس کی محبت قائم ہوتی ہے۔ فرشتے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اعمال کی تکمیل ہوتی ہے۔ دل و جان اور ذات و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پڑھنے والا خوشحال ہوتا ہے۔ برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اولاد در اولاد برکت رہتی ہے۔ سکرات موت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ دنیا کی تبارہ کاریوں سے نجات ملتی ہے اور خلاصی حاصل ہوتی ہے۔ بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ ملائکہ درود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں۔ درود شریف پڑھنے والا جب پل صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا۔ اور وہ اس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا اور عظیم تر سعادت یہ ہے کہ درود شریف والے کا نام حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تاجدار مدینہ حبیب کبریا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔ محاسنِ نبویہ ﷺ دل میں گھر کر جاتے ہیں اور کثرت درود شریف سے صاحب لولاک ﷺ کا تصور دل میں گھر کر جاتا ہے۔ اور خوش نصیبوں کو درجہ قربت نبوی ﷺ حاصل ہوتا ہے اور خواب میں سلطان الانبیاء والمرسلین

رحمتہ اللعالمین حضور پرنور نبی کریم ﷺ کا دیدار فیض آثار نصیب ہوتا ہے۔
قیامت کے دن تاجدار مدنی سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوگی۔فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور محبت رکھتے ہیں فرشتے اس کے درود کو سونے کی قلموں سے اور چاندی کی تختیوں پر لکھتے ہیں اور اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔اور فرشتگان سیاحین (زمین پر سیر کرنے والے فرشتے) اس درود شریف کو مدنی سرکار ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پڑھنے والے کے نام کو اس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔" (جذب القلوب ص ۲۶۶)

سعادت عظمیٰ۔ درود وسلام پڑھنے والے کے لیے سعادت در سعادت یہ ہے کہ اسے سرکار مدینہ ﷺ بنفس نفیس جواب سلام سے مشرف فرماتے ہیں۔ایک ادنیٰ غلام کے لیے اس سے بالاتر سعادت اور کون سی ہوسکتی ہے کہ رحمت عالم ﷺ خود جواب سلام کی صورت میں دعائے خیر وسلامتی عطا فرمائیں۔اگر تمام عمر میں صرف ایک بار یہ شرف حاصل ہو جائے تو ہزارہا شرافت وکرامت اور خیر وسلامتی سے بہتر ہے ۔

یہی آرزو ہو جو سرخرو' ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں غلام ہوں آپکا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

فضائلِ درود شریف پر چند احادیث مبارکہ

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ صفحہ ۱۹۸)

(ترجمہ) ''حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں آپ پر درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ آپ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر درود شریف کا وقت زیادہ کر دو تو تمہارے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا آدھا حصہ آپ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تین حصے؟۔ آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو لیکن اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کر دیا میں پورا وقت ہی درود شریف کے لیے وقف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس طرح تمہاری ہر طرح کی پریشانی دور ہو جائے گی اور یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

۲۔عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرُ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

(رواہ النسائی ج ا صفحہ ۳۹۸)

(ترجمہ)''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ دس خطائیں معاف کرتا ہے۔ اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔''

۳۔قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ الصَّلٰوۃِ

(رواہ الترمذی) مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۷

(ترجمہ)''فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے''۔

۴۔ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامُ

(النسائی ج ا ص ۳۹۳)

(ترجمہ) فرمایا اللہ کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور مجھے امت کا سلام پہنچاتے ہیں''۔

۵۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَلَہٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہٗ اَبَوَاہُ الْکِبَرَاَوْاَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ الترمذی)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جو رمضان کو پائے اور اپنی بخشش نہ کرائے اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جو ماں باپ میں سے ایک کو بڑھاپے میں پائے اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو''۔

۶۔فرشتے درود پڑھنے والے پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَادَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَلْیُقَلِّلْ عِنْدَ ذٰلِکَ اَوْلِیُکْثِرْ۔ (رواہ الطبرانی)

(ترجمہ) ''فرمایا حضور پرنور رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ امتی ہے جو سب سے زیادہ میرے اوپر درود شریف بھیجتا ہے اور اس پر فرشتے اس وقت تک درود شریف بھیجتے رہیں گے جب تک وہ درود

شریف بھیجتا رہے گا۔ پس اب امتی کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔''

۷۔ پورا درود شریف لکھنے والے کا اجر

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتٰبٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتٰبِ (سعادۃ الدارین ص ۸۳، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

(ترجمہ) ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اسم پاک کتاب میں لکھا رہے۔''

۸۔ جمعۃ المبارک کو درود شریف پڑھنے کا حکم

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَرَّةً وَّاحِدَةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ. (رواہ النسائی)

(ترجمہ) ''فرمایا حضور پُر نور رسول اللہ ﷺ نے کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھیں جائیں گی اور دس برائیاں مٹا دی جائیں''۔

۹۔ درود خوان کے لیے دنیا و آخرت میں اجرِ عظیم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرُ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرُ مَرَّاتٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃَ مَرَّۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفَ مَرَّۃً وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ وَ ثَبَّتَہٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃَ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَجَآءَتْ صَلٰوتَہٗ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلَی الصِّرَاطِ مَسِیْرَۃَ خَمْسَ مِائَۃِ عَامٍ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ صَلٰوۃٍ صَلَّاھَا قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ قَلَّ ذٰلِکَ اَوْ کَثُرَ

(ترجمہ) ''فرمایا حضور پرنور رسول اللہ ﷺ نے جو درود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ اور جو دس بار پڑھے تو اللہ سو بار اور جو سو مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ اس پر ہزار رحمتیں بھیجے گا اور جو پڑھے ہزار بار درود شریف تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر دوزخ حرام فرما دیتا ہے اور اس کو بوقت نزع کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھے گا۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں عالم برزخ میں بھی قبر کے سوال و جواب میں ثابت قدم رکھے گا۔ درود شریف کا نور اس کا ممد و معاون ہوگا سوال و جواب میں۔ اور وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے درود شریف کا نور پل صراط پر آئے گا جو پانچ سو سال کی دوری تک ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر درود شریف کے بدلے جنت میں محل عطا

فرمائے گا۔یہ امتی کی مرضی ہے کہ وہ کم پڑھے یا زیادہ۔

۱۰۔ جب بھی کوئی حاجت ہو، درود شریف پڑھو

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْهِ حَاجَةٌ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ فَاِنَّهَا تَکْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَ تُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَ تَقْضِی الْحَوَآئِجَ.

(دلائل الخیرات شریف)

(ترجمہ) ''حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو۔ تو بکثرت درود شریف پڑھے۔ کیونکہ درود شریف غموں کو دور کرتا ہے اور تکلیفوں کو مٹاتا ہے اور رزق میں برکت دیتا ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔''

۱۱۔ اہل محبت درود خوانوں کا مقام

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَءَیْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُهُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُهُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوةُ غَیْرِهِمْ عَرْضًا. (دلائل الخیرات ص ۱۸)

(ترجمہ)'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جو درود شریف پڑھنے

والے آپ سے غائب ہیں یا بعد زمانہ میں ہوں گے۔ ان کا حال بیان فرمائیں
۔ فرمایا میں اہل محبت کے درود شریف کو خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں
اور اہل محبت کے علاوہ پڑھنے والوں کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

۱۲۔ درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ
فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ (القول البدیع ص ۱۴۶)

(ترجمہ) ''حضور پر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
فرمایا جس کسی کے پاس میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا تو
آگ میں داخل ہوا۔''

۱۳۔ صبح وشام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے شفاعت نبوی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ
یُصْبِحُ عَشْرًا وَ حِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.

(رواہ الطبرانی)

(ترجمہ) ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ درود شریف پڑھا اور
شام کو دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا''

۱۴۔ بھولی چیزیں درود شریف پڑھنے پر یاد آ جائیں گی

قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذَكَّرُوْا اِنْشَآءَ اللّٰهُ. (رواہ النسائی)

(ترجمہ) ''حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے' جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود شریف پڑھو مجھ پر انشاء اللہ وہ چیز یاد آ جائے گی۔''

۱۵۔ بغیر درود و سلام مجالس کا حال

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَّلَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوا عَلَیَّ بَیْنَهُمْ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ. (جلاء الافہام)

(ترجمہ) ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اس میں انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر درود شریف پڑھا تو قیامت کے دن وہ کف حسرت ملیں گے۔ اور اگر چاہے تو اللہ ایسوں کو قیامت کے دن عذاب دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔''

۱۶۔ درود شریف اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لازم وملزوم ہیں

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِیْہِ قُبِضَ وَ فِیْہِ النَّفْخَۃُ وَ فِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَ قَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ

ابو داؤد شریف (عربی) ج ا ص ۱۵۰، نسائی شریف (عربی) جلد اول ص ۱۵۵، ابن ماجہ ص ۷۷، ۱۱۹، دارمی ج ا ص ۳۰۷ مسند احمد ج ۴ ص ۸)

(ترجمہ) ''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح مبارک قبض کی گئی ۔ اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوشی ہوگی اس لئے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو ۔ اس لئے کہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جب آپ کا جسم اطہر ریزہ ریزہ ہو جائے گا تو آپ پر ہمارا درود شریف کیسے پیش کیا جائے گا ؟ تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے ۔''

۱۷۔ جمعۃ المبارک کو درود شریف کی خصوصی قبولیت

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهَا مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَ اِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. (ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹)

(ترجمہ) ''حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر جمعہ شریف کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو کیوں کہ اس روز ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور بے شک جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ کی وفات شریف کے بعد بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں موت کے بعد بھی کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔''

۱۸۔ درود و سلام پڑھنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جوابِ سلام عطا فرماتے ہیں۔

۱۸ . عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

(رواہ ابو داؤد جلد اول ص ۲۷۹، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول ص ۱۹۷ الفتح الربانی ترتیب مسند امام احمد ج ۱۳ ص ۳۱۲ فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۱ ص ۲۹۱ جلد ۲۷ ص ۳۲۲)

(ترجمہ) ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جب بھی کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں سلام بھیجتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح میری طرف لوٹائی ہوئی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

۱۹ ۔ درود خوان کا نام مع ولدیت حضور اقدس ﷺ میں پیش ہوتا ہے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۴۹۹ فضائل درود شریف لزکریا سہارنپوری ص ۱۸)

(ترجمہ) ''حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود شریف پڑھے گا وہ فرشتہ درود شریف پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر عرض کرتا ہے۔ کہ فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔''

۲۰۔ ہر سوموار و جمعہ شریف کو کثرت درود شریف کا حکم

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلُّوْا عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ وَ فَاتِیْ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلٰوتَکُمْ بِلَا وَاسِطَۃٍ

(جلاء الافہام مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ ص ۳۷، انیس الجلیس للسیوطی ص ۲۲۲)

(ترجمہ) ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر میری وفات کے بعد ہر سوموار اور جمعہ شریف کو (کثرت سے) درود پڑھا کرو۔ پس بے شک میں تمہارے درود شریف کو بغیر واسطے کے سنتا ہوں۔''

۲۱۔ تمہارا درود ہر جگہ سے مجھے پہنچتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّم یَقُوْلُ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُم تَبْلُغُنِی حَیْثُ کُنْتُم.

(رواہ النسائی بحوالہ مشکوٰۃ (مترجم) جلداول ص ۱۹۷)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سنا۔ مجھ پر درود شریف پڑھا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔''

۲۲۔ نام سن کر درود نہ پڑھنے کی سزا

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَغِمِ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ. (رواہ الترمذی)

(ترجمہ) ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔''

۲۳۔ درود شریف نہ پڑھنے والا بخیل ہے۔

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

(ترجمہ) ''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور امام احمد بن حنبل نے حضرت سیدنا مولا امام حسین رضی اللہ عنہ سردار جوانان جنت سے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(مشکوۃ شریف باب فضل صلوۃ علی النبی ج ا ص ۱۹۷)

۲۴۔ جمعہ شریف کو ہر درود کے بدلے ستر رحمتیں

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰئِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً

(رواہ احمد)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم ﷺ پر ایک بار درود شریف بھیجا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خوان پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔''

۲۵۔ نماز کے بعد درود پڑھ کر جو بھی مانگیں عطا ہوتا ہے۔

یہ حدیث پاک صحاح ستہ کی تین کتابوں ترمذی' ابوداؤد اور نسائی میں موجود ہے۔

وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ نَحْوَہٗ .

(ترجمہ) ''حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔اس وقت ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا مانگی خداوندا میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر سرکار ﷺ نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی تو نے مانگنے میں جلدی کی ۔طریقہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے تو اللہ کی اس کی شان کے لائق حمد بیان کرتا پھر اس کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھتا اور پھر دعا کرتا راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے اللہ کی حمد وثنا کی پھر حضور نبی پاک ﷺ پر اس نے درود شریف کا ہدیہ پیش کیا۔تو آپ نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی اب دعا کر وہ قبول ہوگی ۔'' (مشکوۃ شریف ج ا ص ۱۹۸)

۲۶۔صحابہ کا طریقہء دعا

وَعَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم وَ اَبُوۡ بَکۡرٍ وَّ عُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسۡتُ بَدَاۡتُ بِالثَّنَآءِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوۡتُ لِنَفۡسِیۡ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سَلۡ تُعۡطَہٗ سَلۡ تُعۡطَہٗ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ج ا ص ۱۹۸)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا وہاں سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے میں نے نماز سے فارغ ہو کر پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اب مانگ تجھے دیا جائے گا۔ اب مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔''

۲۷۔ درود شریف نہ پڑھیں تو دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

وَعَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوۡقُوۡفٌ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَا یَصۡعَدُ مِنۡہُ شَیۡءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی)

(ترجمہ) ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان اٹکی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر

نہیں جا تا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگارہ میں ہدیہ درود شریف پیش نہ کیا جائے۔''

۲۸۔ درود شریف پڑھنا پاکیزگی کا سبب ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهَا زَكَاةٌ لَّكُمْ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱۱)

(ترجمہ)'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہے۔''

۲۹۔ جو درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا

قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ

(ابن ماجہ (عربی) ص ۶۵)

(ترجمہ)'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

۳۰۔ جب بھی درود پاک پڑھو بہترین طریقے سے پڑھو

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاَحْسِنُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ فَاِنَّکُم لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْہِ (ابن ماجہ عربی ص ۶۵)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درود پاک پڑھو تو بہترین طریقے اور احسن انداز سے درود پاک پڑھو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے شاید تمہارا یہی درود شریف حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں (ہدیہ بہ انداز قبولیت) پیش کیا جارہا ہو۔''

آیت درود وسلام پر علمی بحث

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O (الاحزاب ۵۶)

یہ آیت مبارکہ بارگاہ نبوت ﷺ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کے صریح حکم کے حوالے سے عاشقانِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے لئے عشق ومحبت' کیف ووجدان اور جذب ومستی کا وہ سامان فراہم کئے ہوئے ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ کیوں نہ آیت مبارکہ پر ہر پہلو سے نظر ڈال لی جائے

یہ آیت محکم ہے -: آیت مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"

اس کی ابتدا میں لفظ اِنَّ یعنی "بے شک" کے الفاظ سے یہ فرمان مبارک شروع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں تین قسم کی آیات پائی جاتی ہیں۔

(۱) محکمات -: یہ وہ آیات بینات ہیں۔ جن کے متعلق اللہ کریم نے خود ارشاد فرمایا ہے۔

"هُنَّ اُمُّ الْكِتَابُ" (القرآن)

(ترجمہ) " یہ آیات (مبارکہ) قرآن پاک کی جان اور اصل ہیں۔

(۲) متشابہات -: ان دوسری قسم کی آیات مبارکہ کے متعلق فرمان الٰہی ہے وَاُخَرُ مُتَشَابِهَات یعنی دوسری قسم کی آیتیں متشابہات ہیں۔

پھر فرمایا وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ .... يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ

(ترجمہ) ''فرمایا'' اور اس کی تاویل سوائے اللہ کریم کے ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا۔ اور جو علم میں پختہ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے ''اِلاَّ اللّٰہ'' پر وقف ٹھہرایا جائے تو اس صورت میں یہی مذکورہ بالا معنی ہوں گے اور بعض مفسرین کرام نے، جن میں حضرت امام شافعی اور حضرت شاہ ولی اللہ شامل ہیں کے نزدیک ''وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ'' کے بعد وقف لازم آتا ہے۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی'' میں یہ تفصیلی بحث موجود ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ متشابہات کے صحیح معنی اللہ اور پختہ علم والوں کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

(۳) **مقطعات** ۔ یہ مختلف سورتوں کی ابتداء میں حروف مبارکہ ہیں کہ جن کے معانی جمہور مفسرین کے نزدیک صرف اللہ اور اسکے رسول پاک ﷺ ہی جانتے ہیں۔

تفصیلِ اقسامِ آیات سے مقصود و مفاد یہاں یہ ہے کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ پر درود سلام والی آیت مبارکہ کو محکمات کے درجہ میں رکھا ہے کیوں کہ محکم مفسرین کے نزدیک وہ کلام ہے جس کو سن کر اہل زبان وہی معنی سمجھیں جس کے لئے وہ بنایا گیا ہے۔ اور جس میں لفظ اور معنی کی حیثیت سے کوئی شبہ وارد نہ ہو (مفردات)۔ اسی طرح روح المعانی میں ہے کہ'' وَاضِحَۃُ الْمَعْنٰی ظَاھِرَۃُ الدَّلَالَۃِ مُحْکَمَۃُ الْعِبَارَۃِ ''یعنی محکم آیات اپنے معانی میں واضح ہیں۔ ظاہر پر دلالت کرنے والی اور محکم العبارۃ ہوتی ہیں۔ پس اس آیت کریمہ کے ابتدائی حصہ میں یہ وضاحت فرمادی گئی ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

فرمایا ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں لفظ اِنَّ سے ابتدا فرمائی گئی یعنی شک والی بات نہیں۔ محکم پکی اور پختہ اور بغیر شک کے یہ حقیقت ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضور پرنور ﷺ پر درود

شریف بھیجتے ہیں۔

پس یہ آیت کریمہ محکم ہے اپنے الفاظ اور معانی میں ہر لحاظ سے واضح ہے یہ وہ کلام ہے جسے سن کر اہل زبان وہی معنی سمجھیں گے جس کے لئے اس کلام کو نازل کیا گیا۔ حضور پرنور نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا اس انداز سے بیان کر دیا گیا کہ کوئی اس آیت کریمہ کا ترجمہ کرتے ہوئے قیامت تک من مانی نہ کر سکے گا۔ لہٰذا جن اردو ترجمہ کرنے والوں نے اس کا ترجمہ یوں کیا "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کو شاباش کہتے ہیں"
"اے ایمان والو تم بھی نبی کو شاباش کہو"۔ (یہ ترجمہ صاحب "بلغتہ الحیران" نے کیا ہے۔)

ان کا خود بخود اس درج بالا شرح سے رد ہو گیا۔ قرآن کریم فرقان حمید صرف الفاظ قرآن کا نام نہیں بلکہ معانی قرآن کا نام بھی ہے۔ الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی منشا و مراد ہیں۔ معانی قرآن میں تحریف بھی تحریفِ قرآن ہی ہے۔ مرزائیوں' بے ایمانوں مرتدین نے خاتم النبیین کے الفاظ قرآن نہیں بدلے۔ صرف اس کا متعین معنی یعنی "آخری نبی" بدلا اور پوری امت کے نزدیک وہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ حضور آقا و مولا حضور سیدی وسندی۔ مراد اعلیٰ حضرت شیر ربانی۔ شمس العارفین سراج السالکین حضور پیر کیلانی حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری قدس سرہ' تاجدار آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف (گوجرانوالہ) ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو مرزائیوں کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل

آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ یعنی درود پاک کے تین فاعل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ (۲) فرشتے (۳) ایمان والے

جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کرتا ہے۔ یہ معنیٰ امام بخاری نے امام ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل ہم روح المعانی کی ایمان افروز عبارت سے پیش کریں گے۔ اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلندی کے لئے دست بہ دعا ہیں۔ اور اس طرح درود شریف کے نذرانے پیش کر کے اللہ اور رسول پاک ﷺ کو خوش کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ ستر ہزار فرشتے روضہ انور پر ہر وقت بارگاہ رحمۃ للعٰلمین ﷺ میں دست بستہ کھڑے ہو کر درود شریف بھیجتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم ص ۲۰۳ کتاب الفتن باب الکرامات فصل سوم میں واضح حدیث پاک ہے جس کے چمکتے ہوئے نورانی الفاظ مبارک یوں ہیں۔

مَا مِنْ یَوْمٍ یَّطْلَعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَھَبَطَ مِثْلُھُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا

انشَقَّتُ عَنهُ الْاَرضُ خَرَجَ فِیُ سَبعِینَ اَلفًا مِنَّ الْمَلٰئِکَۃِ یَزُفُّونَہ

(ترجمہ) ''کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں۔ اس سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں۔ اور اتنے ہی اور آ جاتے ہیں جو اسی طرح کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ کی قبر انور شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں باہر تشریف لائیں گے''

(مشکوٰۃ شریف (مترجم) ج۳ص۲۰۳)

فعل صلوٰۃ کے تیسرے فاعل اہلِ ایمان ہیں

جنہیں امر کے دو صیغے ارشاد فرمائے گئے ہیں ایک میں صلوٰۃ او دوسرے میں سلام پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اور بڑی تاکید اور بڑے اہتما کے ساتھ صلوٰۃِ ملائکہ کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(ترجمہ) ''اے ایمان والو! تم بھی نبی پاک ﷺ پر صلوٰۃ یعنی درو بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو جیسا کہ سلام پڑھنے کا حق ہے''۔

یاد رہے کہ درود و سلام کا حکم صرف اہل ایمان کو دیا گیا ہے۔ ۔ ایمانوں کے منہ سے کبھی درود وسلام نہ سنو گے۔ کچھ آدمی صرف درود ابرا ہی پڑھتے ہیں یہ بات ذہن نشین رہے کہ وہ صرف قرآن مجید کے ایک حکم

یعنی ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' پر تو عمل کرتے ہیں لیکن دوسرے حکم ''وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' کے حکم کو مسلسل ترک کرتے ہیں۔ صحابہ کرام دونوں احکام پر عمل کرتے تھے وہ یوں کہ نماز میں بھی ان کے نزدیک سلام ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' ہے۔ اور صرف صلوٰۃ پڑھنے کے حکم میں درود ابراہیمی ہے ملاحظہ ہو بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث عرضِ صحابہ کہ سلام تو ہمیں اللہ نے سکھا دیا یا رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو درود ابراہیمی ارشاد ہوا۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بن اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللہَ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(ترجمہ) ''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ تحفہ پیش نہ کروں کہ جو ارشاد میں نے نبی پاک ﷺ سے

خود سنا ہے۔ پس میں نے عرض کیا ہاں تو آپ مجھے وہ تحفہ عطا کریں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح آپ کے گھرانے پر صلوۃ (درود) عرض کیا کریں؟ کیوں کہ بے شک ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ تو سکھا دیا ہے کہ آپ پر سلام کس طرح پڑھنا ہے۔ ارشاد فرمایا تم یوں صلوٰۃ یعنی درود پڑھا کرو۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی اٰلِ مُحَمَّد کَمَا صَلَّیْتَ .... اِنَّکَ حَمِیْدُ' مَّجِیْدُ' . اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّد وعَلٰی اٰلِ مُحَمَّد......... اِنَّکَ حَمِیْدُ' مَّجِیْدُ'

یہ حدیث متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم دونوں کی ہے۔(بحوالہ مشکوٰۃ شریف''باب الصلوٰۃ علی النبی و فضلھا ج1 ص196)

یہ حدیث مبارکہ اپنے موضوع کے لحاظ سے واضح ہے۔ کہ درود ابراھیمی کی وجہ اِجراء ہی **فَقُلْنَا کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْت فَاِنَّ اللہَ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ** ہے۔

یعنی صحابہ نے عرض کیا' حضور پر نور ﷺ سے' کہ ہمیں درود پڑھنا سکھا دیں۔ ہمیں آپ پر سلام تو بے شک اللہ نے پہلے ہی سے سکھا دیا ہے کیونکہ اللہ نے شب معراج میں خود ان الفاظ سے سلام ارشاد فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

لہٰذا صحابہ کے نزدیک بھی علیحدہ علیحدہ درود و سلام کے احکام پر عمل کرنا ہے۔تو پہلے حضور پر نور ﷺ پر سلام بھیجئے ان الفاظ سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

پھراس کے بعد دوسرے حکم پرعمل کے لئے درودابراہیمی پڑھے۔نماز کے علاوہ حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جودرودشریف عرض کرتے وہ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' کے الفاظ پر مشتمل درود وسلام تھا جس میں صلوٰۃ اور سلام دونوں احکام پرعمل موجود ہے۔اس درودشریف پرعلامہ ابن تیمیہ نے صرف جواز کا فتویٰ ہی نہیں دیا بلکہ اس درودشریف پرصحابہ کا اجماع نقل کیا ہے۔تفصیلی بحث آگے موجود ہے۔

اللہ اور فرشتوں کا حضوراقدس ﷺ پرصلوٰۃ بھیجنے کا سلسلہ کب سے ہے؟

سورۃ احزاب کی آیت مذکورہ بالا میں یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال پردلالت کرتا ہے آیت مبارکہ میں الفاظ عَلَی النَّبِیِّ اس سوال کا جواب فراہم کرنے کیلئے کافی ہیں کہ اللہ اور فرشتوں کا حضوراقدس ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا سلسلہ کب سے ہے؟ تو نص قطعی سے ثابت ہے کہ اللہ کریم اور اس کے فرشتوں کے درودشریف بھیجنے کا سلسلہ ''عَلَی النَّبِیِّ'' پر ہے یعنی جب سے سرکار اقدس ﷺ کو صفتِ نبوت ملی۔اس وقت سے اللہ اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ (درودشریف) بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے۔اور آپ کو نبوت کب ملی؟ خود زبان نبوت سے جواب سنیئے۔ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے۔

مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃ؟ قَالَ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

(ترجمہ) ''عرض کیا گیا حضور ﷺ آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا ابھی آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ میں اس وقت بھی اللہ کا نبی تھا۔''

(ترمذی شریف)

اس حقیقت سے ہر مبتدی بھی واقف ہے کہ صفت ہمیشہ بعد میں ہوتی ہے۔ موصوف پہلے ہوتا ہے نبوت آپ کی صفت ہے صحاح ستہ کی اس حدیث مبارکہ میں ''کنت نبیا'' ارشاد فرمایا گیا یعنی ''میں نبی تھا''۔ صفتِ نبوت کے ساتھ ساتھ موصوف کا وجود پہلے ماننا لازم آتا ہے۔ آپ کے اول الخلق ہونے کے بے شمار دلائل ہیں۔ اس موقع پر صرف ''کنت نبیا'' یعنی فرمایا گیا ''میں نبی تھا'' کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اس ''تھا'' کے قبل کی حد صرف اللہ کو ہی معلوم ہے۔

الختصر یہ ہے کہ جب مخلوق میں سے کچھ نہ تھا۔ ہمارے آقا حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اس وقت بھی اللہ کے نبی تھے۔ یا خدا تھا۔ یا مصطفیٰ تھا۔ اللہ رحمت بھیجنے والا تھا اور حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس ﷺ مرجع رحمت تھی۔ آیت کریمہ میں لفظ ''مَلٰٓئِکَتَہٗ'' وارد کیا گیا جو تمام فرشتوں یعنی جنس ملائکہ کو شامل ہے۔ لہٰذا جب سے فرشتوں کی تخلیق ہوئی اس وقت سے ہی حضور پرنور ﷺ پر وہ درود شریف بھیج رہے ہیں۔

اللہ کے درود شریف بھیجنے کا مطلب

تفسیر روح المعانی میں حضرت علامہ سید ابوالفضل محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کے درود شریف بھیجنے کا مطلب کیا ہے؟ روح المعانی کی عبارت ملاحظہ ہو۔

تعظیمه تعالی ایاه فی الدّنیا باعلاء ذکرہٖ و اظهار دینهٖ وابقاء العمل بشریعته و فی الآخرة بتشفیعهٖ فی امته واجزال اجره ومثوبته وابداء فضله للاولین والاخرین بالمقام المحمود و تقدیمه علی کافّة المقربین بالشهود.

(ترجمہ) ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے درود شریف بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مطہرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دنیا میں حضور پرنور ﷺ کی عزت وعظمت بڑھا کر اور روزِ محشر اُمت کے لئے آپ کی شفاعت قبول فرما کر اور بہترین اجر عطا فرما کر اور مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین وآخرین کے لیے حضور اقدس کی عظمت اور بزرگی کو ظاہر کر کے اور تمام مقربین پر حضور اقدس کو شرف سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکار اور ظاہر فرماتا ہے''۔

اس ایمان افروز عبارت سے ہمیں پتہ چلا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درود شریف بھیج رہا ہے یعنی

(1) حضور ﷺ کے ذکر مبارک کو اللہ تعالیٰ بلند کر رہا ہے۔

(2) ہر لمحہ حضور پرنور ﷺ کے دین مبارک دین اسلام کو اللہ تعالیٰ غلبہ عطا فرما رہا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کی شریعتوں کو منسوخ کر کے اپنے آخری نبی اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کی شریعت مبارکہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے برقرار رکھنے کا اعلان فرما دیا ہے۔ اور اب ہمیشہ ہمیشہ تا قیام قیامت اپنے محبوب ﷺ کی اداؤں کو جمیع اہل ایمان کا عمل اور مدار نجات اور قرب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(4) ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس ﷺ کی عزت و عظمت کو چار چاند لگ رہے ہیں جس طرح کہ قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی اور بعد میں آنے والا ہر لمحہ آپ کے لئے پہلے لمحے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

(5) روز محشر محبوب مدنی ﷺ کو اللہ تعالیٰ مقام شفاعت و وسیلہ عطا فرمائے گا اور آپ جس کی چاہیں گے، بخشش ہو گی اللہ آپ کو فرمائے گا سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ محبوب! سوال کرو ہم آپ کو عطا کریں شفاعت کرو ہم آپ کی شفاعت قبول کریں۔ (مسلم شریف)

(6) حضور اقدس ﷺ مقام محمود پر فائز کئے جائیں گے اور اولین و آخرین کے لئے اللہ کریم عزوجل اپنے محبوب ﷺ کی عظمت و بزرگی کو ظاہر فرمائے گا۔

(7) جمیع مخلوق میں روز قیامت حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو تمام مقربین پر شرف سبقت عطا کیا جائے گا اور حضور اقدس ﷺ، گناہ گار امتیوں کی بخشش کروائیں گے اور منظر کچھ یوں ہو گا۔

باغِ جنت میں محمد ﷺ مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے گریں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

اس آیت کریمہ پر مفسر قرآن حضرت حافظ ابن کثیر بڑی ایمان افروز گفتگو فرماتے ہیں۔

والمقصود من هذه الآية ان الله سبحانه و تعالیٰ اخبر عباده بمنزلة عبده و نبيه عنده في الملاء الا علیٰ ' بانه يثني عليه عند الملٰئكة المقربين ' وان الملائكة تصلي عليه ثم امر الله تعالیٰ اهل العالم السفلي بالصلاة و التسليم عليه ليجتمع الثنا ء عليه من اهل العالمين العلوی والسفلي جميعا

(ترجمہ) ''اور مقصود اس آیت کریمہ سے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے عبد خاص اور اپنے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ملاءاعلیٰ میں قدر و منزلت کی خبر عطا کی ہے اور فرمایا ہے کہ بے شک خود اللہ کریم بھی ملائکہ کی مجلس میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت وثنا فرماتا ہے اور بے شک ملائکہ بھی آپ پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے فرشتوں کے درود کو ذکر کرنے کے بعد عالم سفلی کے رہنے والوں کو اپنے محبوب مکرم نور مجسم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ محبوب مدنی کی ثنا اور شانیں اور تعریف بیان کرنے میں اوپر کے جہانوں والے یعنی اہل آسمان اور نچلے جہان والے اہل زمین سب ایک ہو جائیں۔''

(ابن کثیر جز ۳ ص ۵۰۶)

امام بخاری صحیح ترین کتاب بخاری شریف میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ اَبُو الْعَالِیَه صَلٰوةُ اللّٰہِ ثَنَآءُ ہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلٰئِکَة

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۰۷)

(ترجمہ) ''حضرت ابوالعالیہ نے ارشاد فرمایا اللہ کا محبوب پر درود پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ فرشتوں کی مجلس میں اپنے محبوب کریم کی تعریف وثنا کرتا ہے۔''

علامہ ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت مبارکہ (آیہ درودوسلام) کی تفسیر میں نقل کیا ہے)۔

اَثْنُوْ عَلَیْہِ فِیْ صَلاَتِکُمْ وَ مَسَاجِدِکُمْ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ

(ترجمہ) ''یعنی اے ایمان والو اپنے نبی کی ثنا کرو۔ اپنی نمازوں میں بھی اور اپنی مسجدوں میں بھی ہر موقع اور ہر جگہ پر'' (جلاء الافہام ص ۲۹۰)

غیر مقلدین کے امام علامہ شوکانی اپنی کتاب ''تحفۃ الذاکرین'' ص ۱۳۲ پر درود ابراہیمی کے اجراء والی حدیث کی شرح میں واضح طور پر لکھتے ہیں ''اور اس حدیث میں آپ ﷺ پر نماز میں درود پڑھنا مقید کیا گیا ہے پس یہاں سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ درود ابراہیمی کے الفاظ جو مروی ہیں' یہ نماز کے ساتھ خاص ہیں۔ نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھنا چاہیے۔ جس سے حکم الٰہی صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا '' کی پوری تعمیل ہو جائے''۔

(ترجمہ بلفظہٖ تحفۃ الذاکرین ص ۱۳۲)

مولوی محمد ذکریا سہارنپوری نے الفاظ درود شریف کی بحث میں بہت خوب لکھا۔

'' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور پر واجب نہ بن جائے۔ نفس درود شریف کا

وجوب علیحدہ چیز ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے پس کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔

(تبلیغی نصاب ص۱۴۷، فضائل درود شریف ص ۳۶)

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلاً فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاہُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ مَالَکَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً فِی الْجُمُعَۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَآئِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلٰثِیْنَ مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ عَلَیَّ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یَدْخُلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

ان دونوں احادیث مبارکہ میں درود و سلام کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ لیکن جو لوگ درود و سلام کے لئے وقت۔ جگہ اور درود و سلام کے الفاظ خاص اور مقید کرتے ہیں۔ وہ قرآن کے مطلق حکم یعنی'' اے ایمان والو میرے نبی ﷺ پر صلوٰۃ پڑھو'' کو مقید کرتے ہیں۔ حالانکہ مطلق اپنے عموم

پر دلالت کرتا ہے۔جیسا تفسیر روح المعانی میں ہے۔ ''واطلاق الوصف للاشارة ای العموم ''یعنی وصف کا مطلق ہونا عموم کی طرف اشارہ کے لیے ہوتا ہے''۔(روح المعانی ج ا ص ۱۴۵' لہٰذا علماء اسلام کا یہی فتویٰ ہے۔ وَ مُسْتَحِبَّةٌ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ الْاِ مْکَانِ. یعنی تمام اوقات ممکنہ اور اوقات جواز میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔(شامی ج ا ص ۵۱۴)

اہلِ زمین کا درود شریف فرشتے بطورِ ہدیہ وتحفہ بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔

امام بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں اور امام اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ صلّٰی عَلَیَّ مِائَۃ فِی الْجُمُعَۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ حَاجَۃً سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَآئِجِ الْاٰ خِرَۃِ وَثَلٰثِیْنَ مِنْ حوَآئِجِ الدُّنیا ثُمَّ وَ کَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یُدْ خِلُہٗ عَلَیَّ فِی قَبْرِیْ کَمَا یَدْخُلُ علَیکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِی بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

(ترجمہ)''فرمایا حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جس نے مجھ پر ایک سو مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو اس درود کے تحفہ کو میری قبر انور میں میرے سامنے اس طرح پیش کرتا ہے جیسے تمہارے سامنے ہدیے اور تحفے پیش کئے جاتے ہیں

بے شک میرا علم میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی رہے گا جیسے کہ حیات دنیا میں ہے"

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل فرمایا ہے:-

فرمایا

اَکْثِرُ و الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی وَکَّل لِیْ ملکاً عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا صَلّٰی عَلَیَّ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذَالِکَ الْمَلَکُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَان بْنِ فُلَانَ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ السَّاعَۃ

(ترجمہ) "فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجو بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے پس جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اسی وقت مجھے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی اسی گھڑی آپ پر درود شریف عرض کیا ہے۔"

(حیات الاموات ص ۱۲)

سبحان اللہ! فاضلِ بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف "حیات الاموات" میں یہ حدیث پاک درج کرنے کے بعد بے اختیار محبت سے درود شریف لکھتے چلے گئے اور بے اختیار یہ شعر لکھ دیا۔

؎ جاں میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو

در مجلس آں نازنیں حرفی گراز ما میرود

قارئین! اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے ہمارے حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ تو تمام ملائکہ و جمیع انبیا و مرسلین سے افضل ہیں اور اس پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے اس میں کوئی دو آراء نہیں ہوسکتیں یہ فرشتہ جو روضہ انور پر ہدیہء درود شریف پیش کرنے کے لئے متعین ہے اس کو اللہ کریم

نے جمیع خلائق کی سماع کی قوت عطا فرمائی ہے اور اس پر اوپر درج کردہ احادیث مبارکہ کے علاوہ درج ذیل صریح حدیث مبارکہ بھی موجود ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ان کے علاوہ امام طبرانی و عقیلی و ابن النجار و ابن عساکر و ابوالقاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی ملکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعُ الْخَلَآئِقِ قَآئِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ فَمَامِنْ اَحَدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ صَلاۃً اِلَّا اُبْلِغْنِیْھَا

(ترجمہ) ''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ کریم نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی قوت عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو بھی مجھ پر درود شریف عرض کرتا ہے یہ فرشتہ اسی وقت مجھ پر عرض کرتا ہے''۔

حضرت علامہ زرقانی شرح مواہب میں اور علامہ عبدالرؤف مناوی شرح جامع صغیر میں **اَعْطَاہُ اَسْمَاعُ الْخَلَآئِقِ** کی شرح میں یوں فرماتے ہیں۔

اَیْ قُوَّتٍ یَّقْتَدِرُ بِھَا عَلٰی سَمَاعِ مَایَنْطِقُ بِہٖ کُلُّ مَخْلُوْقٍ مِنْ اِنْسٍ وَّ جِنٍّ وَّ غَیْرُھُمَا فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ

(ترجمہ) ''یعنی اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ایسی قوت عطا کی ہے کہ انسان اور جن اور ان کے علاوہ تمام مخلوق الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلتا ہے اسے سب سننے کی طاقت ہے خواہ کسی بھی جگہ پر یہ آواز نکلے۔

ہر امتی کے درود پاک کا ہدیہ بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کیا جاتا ہے

یہ ہدیہ پیش کرنے والے فرشتے کے علاوہ بھی اللہ کے فرشتے ہیں جن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ پوری روئے زمین پر گھومتے ہیں اور جب بھی کوئی امتی ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ پر سلام عرض کرتا ہے۔ تو وہ فوراً اس کا سلام بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کرتے ہیں اور یہ صحاح ستہ کی کتاب نسائی شریف میں موجود واضح حدیث پاک ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَآئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ

(ترجمہ) ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔'' (نسائی شریف مترجم جلد اول ص ۳۹۴)

جمعہ شریف کو درود شریف کثرت سے پڑھنے کا حکم

ذیل میں جو حدیث مبارکہ ہم درج کر رہے ہیں اسے ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی نے روایت فرمایا ہے بیہقی نے اسے دعوت الکبیر میں روایت فرمایا ہے مزید یہ کہ اس حدیث مبارکہ کو ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں نقل فرمایا ہے۔ حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مبارکہ امام بخاری کی شرط پر بھی صحیح ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ کی تمام اسناد صحیح ہیں حدیث مبارکہ درج ذیل ہے۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ قُبِضَ وَ فِيْهِ النَّفْخَةُ وَ فِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَ قَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ

(ترجمہ) ''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن میں آپ کی روح مبارک قبض کی گئی۔ اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوشی ہوگی پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو۔ اس لئے کہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جب آپ کا جسم اطہر ریزہ ریزہ ہو جائے گا تو آپ ﷺ پر ہمارا درود شریف کیسے پیش کیا جائے گا؟ تو حضور پرنور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔''

(ابوداؤد شریف جلد اول ص ۱۵۰' نسائی شریف جلد اول ص ۱۵۵' ابن ماجہ ص ۱۱۸' دارمی جلد اول ص ۳۰۷' مسند احمد جلد ۴ ص ۸)

اس حدیث مبارکہ میں جمعہ شریف کے دن ظاہر حیات طیبہ اور پھر

تا قیام قیامت امت مسلمہ کو حضور پر نور نبی کریم ﷺ نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا اور یہ حدیث صحیح ہے ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ یعنی صحاح ستہ کی تین کتابوں میں بھی موجود ہے اس میں واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ تمہارا درود پاک میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے کیونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے اور درود شریف بھی افضل عبادت ہے لہٰذا ارشاد فرمایا کہ افضل دن میں افضل عبادت کرو فرمایا کہ اس دن کا درود مبارک خصوصی طور پر ہماری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے اور ہم قبول فرماتے ہیں خیال رہے کہ ہمیشہ ہی ہمارا درود شریف حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوتا ہے مگر جمعہ شریف کے دن خصوصی قبولیت کے ساتھ امت مسلمہ کی درود شریف کے ساتھ حاضری قبول ہوتی ہے۔

دوسری حدیث مبارکہ میں واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا کہ جمعہ شریف کو کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر پڑھنے والے کا درود پاک اس کے درود شریف پڑھنے سے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے یہ حدیث مبارکہ ابن ماجہ شریف کی ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهَا مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ

اَلْاَ نْبِیَآ ءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ. (ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹)

(ترجمہ) ''حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر جمعہ شریف کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ کہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں بے شک جب بھی مجھ پر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کیا موت کے بعد بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں موت کے بعد بھی! کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔''

مرقات نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد نہایت قوی ہیں اور صحیح ہیں مزید یہ کہ یہ حدیث مبارکہ بہت سی اسناد سے مختلف الفاظ میں منقول ہے اور جمعۃ المبارک میں درود شریف کثرت سے ہمیشہ ہمیشہ پڑھنے پر یہ حدیث مبارکہ ثبوت قطعی ہے.

انکارِ حیاتُ النبی ﷺ کا سلسلہ انکارِ قرآن تک جا پہنچتا ہے

ہم نے اس حدیث مبارکہ پر غور کیا تو پتہ چلا کہ درود شریف اور حیات النبی ﷺ لازم و ملزم ہیں اور درود شریف کے حوالے سے حیات النبی ﷺ کا سوال خود حضور پرنور نبی پاک ﷺ سے بھی کیا گیا پس ہم نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اگلے باب میں خصوصی طور پر ان درج بالا احادیث اور دیگر احادیث کی روشنی میں حیات النبی ﷺ کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہاں سرِ دست

یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ان درج بالا احادیث مبارکہ میں حضور پرنور نبی پاک ﷺ نے خود حیات النبی ﷺ اس انداز سے بیان کردی ہے کہ جو اپنی تفسیر آپ ہے پس ان درج بالا احادیث مبارکہ کی موجودگی میں حیات النبی کا منکر درحقیقت احادیثِ صحیحہ کا منکر ہے اور حدیثِ صحیحہ کا انکار نطقِ رسول کا انکار ہے جب کہ نطقِ رسول وحیِ خدا ہے پس یہ انکار کا سلسلہ صرف حیاتُ النبی ﷺ کے انکار تک محدود نہیں رہتا بلکہ انکارِ قرآن تک جا پہنچتا ہے۔ اللہ کریم عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی (سورہ نجم)

(ترجمہ) ''میرا محبوب اپنی خواہش سے گفتگو نہیں کرتا بلکہ ان کی گفتگو بھی وحی خدا ہوتی ہے۔''

اسی لیے امت کے نزدیک یہ چیز متفق علیہ ہے کہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱ وحیِ جلی' جو قرآن ہے۔

نمبر۲ وحیِ خفی' جو حدیث مبارک ہے۔

حجیتِ حدیث میں دیگر کئی آیات کے ساتھ ساتھ یہ آیت مبارکہ بھی ثبوتِ قطعی کے طور پر پیش کی جاتی ہے یہ مختصر تفصیل اس لئے بیان کی گئی ہے تا کہ ان احادیثِ مبارکہ پر سچے دل سے ایمان لا کر جمعہ شریف کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے اور نیت یہ رکھی جائے کہ ہمارے آقا ہمارا درود شریف سن رہے ہیں اور فرشتے ہمارے درود شریف کا نذرانہ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کررہے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ فرشتے مومنین کے اعمال اللہ کریم عزوجل کی بارگاہ اقدس میں بھی پیش کرتے ہیں تو جس طرح اللہ کی بارگاہ میں فرشتوں کے اعمال پیش کرنے سے خود اللہ عزوجل کے رویت

اعمال پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا بالکل اسی طرح فرشتوں کا امتیوں کا درود شریف حضور اقدس ﷺ میں پیش کرنے سے حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ کے شاہد ہونے اور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہونے پر بھی کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا رسول اللہ ﷺ کا تمام کائنات کو ملاحظہ فرمانے پر حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو۔

عَن عُمرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنیَا فَاَنَا اَنظُرُ اِلَیهَا وَمَا هُوَ کَائِنٌ فِیهَا اِلٰی یَومِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ جَلْیَانٌ جَلَاهُ اللهُ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَمَا جَلَاهُ النَّبِیّٖنَ مِنْ قَبْلِهٖ

(ترجمہ) ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تمام دنیا کو میرے لئے میرے سامنے کردیا میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح کہ میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کے لئے اس کو اس طرح منکشف کردیا ہے جس طرح کہ اپنے پہلے نبیوں کے لئے منکشف کردیا تھا۔''

(مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۸۷ مطبوعہ بیروت از حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ ہجری)

جمعۃ المبارک کو درود شریف کثرت سے پڑھنے اور اس کی فضیلت پر ہم حضور مولائے کائنات شہنشاہ ولایت مظہر العجائب والغرائب حضرت مولا علی مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارک درج کر کے اختتام کرتے ہیں۔

عَنْ عَلِیِ بْنِ اَبِیْ طَالِبْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ مَعَہٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ لَوَ سِعَھُمْ

(ترجمہ) ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ اس طرح آئے گا قیامت کے دن اور اس کے ساتھ اتنا نور ہوگا کہ اگر اس کو تمام مخلوق کے درمیان بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کے لئے کفایت کر جائے گا'۔
(حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۴۷)

درود شریف اولیاء اللہ کے فرامین کی روشنی میں

قارئین! عبادات دو قسم کی ہیں۔
اول:۔ جن کے لئے وقت کا تعین ضروری ہے مثال کے طور پر نمازوں کے لئے ان کے اوقات کا موجود ہونا' زکوٰۃ کے لیے ایک سال وقت کا گذرنا وغیرہ وغیرہ
دوم:۔ وہ عبادات جن کے لئے مکان کا تعین ضروری ہے۔ جیسے حج ہے کہ یہ ایسی عبادت ہے جو صرف مکۃ المکرمۃ المشرفہ زاداللہ تعظیمہ میں جا کر ہی ادا کیا جا سکتا ہے لیکن درود پاک ایک ایسی عبادت ہے جو وقت اور جگہ اور زمان و مکان کی قید سے پاک ہے یہ ہمہ وقت کی عبادت ہے اور ہر وقت کا وظیفہ ہے اللہ کریم نے مطلق حکم "صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" فرمایا بالکل ہی وقت اور

جگہ کی قید نہ لگائی بڑے اہتمام کے ساتھ اللہ کریم نے اپنے اور اپنے فرشتوں کے فعل صلوٰۃ یعنی درود شریف کو بیان کرنے کے بعد اہل ایمان کو بارگاہ نبوت ﷺ میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اس آیت کریمہ میں ترویج درود شریف ہے لیکن یاد رہے یہ حکم اہلِ ایمان کے لئے ہے بے ایمانوں کے لئے ہرگز نہیں اس آیت کریمہ میں وقت کی قید کے بغیر درود و سلام پڑھنے کا حکم تو ضرور موجود ہے۔ درود شریف سے روکنا موجود نہیں جو درود شریف پڑھنے سے روکے یا بہانے بہانے درود و سلام سے منع کرے وہ قرآن پاک کے صریح حکم کا انکار کر رہا ہے پھر فضائل درود شریف میں ہم نے پہلی حدیث پاک ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف سے درج کی ہے کہ جس میں حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں کثرت سے جناب پر درود شریف پڑھتا ہوں پھر بھی حکم فرمادیں کہ کتنا وقت مقرر کرلوں تو حکم ہوا جتنا تم چاہو عرض کیا (فرض نمازوں کے بعد جتنا وقت بچے) اس میں سے چوتھا حصہ مقرر کرلوں تو یہ نہیں فرمایا کہ اتنا کافی ہے۔ بلکہ حکم ہوا" فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ "" یعنی اگر اس میں زیادتی کرلے تو یہ تیرے لئے زیادہ بہتر ہے' پھر دو حصے پھر تین حصے پھر چار حصے یعنی ہر وقت درود شریف پڑھتے رہنے کے لئے عرض کر دیا پھر بھی یہی حکم ہوا کہ درود شریف میں اور کثرت کرلے تو یہ تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے تو پھر صحابی نے عرض کیا آقا۔'' اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّهَا ''یعنی میں اپنے وظائف کا پورا وقت ہی درود شریف کے لئے وقف کرتا ہوں۔ اس پر صحابی کو خوشخبری ملی اِذًا یُکْفٰی هَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ فرمایا کہ اس سے تمہاری ہر دنیاوی پریشانی اور غم دور ہو جائے گا صرف پریشانیاں ہی دور نہ ہوں گی بلکہ درود شریف کی کثرت سے اور ہر وقت درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے تیرے گناہ بھی ختم ہو

جائیں گے۔ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے اس فرمان مبارک میں بھی کثرت درود شریف' ترویج درود شریف' تحریص درود شریف اور تبلیغ درود شریف ہے معلوم ہوا کہ جو شخص درود شریف سے روکتا ہے اور کہے دکھاؤ فلاں وقت پڑھنا کہاں لکھا ہے؟ فلاں جگہ پر کیوں پڑھتے ہو؟ چاہیے یہ کہ وہ خود دکھائے کہ دیکھو قرآن مجید کی فلاں آیت میں لکھا ہے یا کم از کم فلاں صحیح حدیث میں لکھا ہے کہ اس جگہ یا اس وقت درود شریف نہ پڑھو اس طرح اگر کوئی آدمی درود شریف پڑھنے سے روکے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ایمان اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں نہ وہ قرآن کو مانتا ہے اور نہ ہی وہ حدیث کو مانتا ہے سورۃ احزاب کی آیت ۵۶ اور ترمذی شریف کی صرف ایک حدیث پاک جو ہم نے اوپر درج کی ہے اگر صرف اسی پر ایمان لے آئیں تو ان کی روشنی میں ہی اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب کریم ﷺ کی منشا' مراد اور مرضی کا پتہ چل جاتا ہے المختصر یہ کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے اے ایمان والو درود و سلام پڑھو میرے نبی پر اور قرآنی فرمان کی نبوی تفسیر یہ ہے کہ ہر وقت درود شریف پڑھو اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے یہ حدیث مبارکہ درود شریف سے پریشانیاں ختم کرنے اور گناہ دور کرنے کے لئے ثبوت قطعی ہے۔ معلوم ہوا قرآن و سنت کا منشا کثرتِ درود شریف'' ترویجِ درود شریف' تحریصِ درود شریف اور تبلیغِ درود شریف' ترغیبِ درود شریف' تذکیر درود شریف' اور بیان فضیلتِ درود شریف ہے پھر دیکھیں! جنگ و جدل کے موقع پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے اے بہادرو' سخاوت کرنے والوں سے کہا جاتا ہے اے سخیو اور جہاد کرنے والوں سے کہا جاتا ہے اے مجاہدو' اسی طرح درود شریف پڑھنے والوں سے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا' اے ایمان والو' جس طرح سخی کا کام ہے سخاوت کرنا اور مجاہد کا کام ہے جہاد کرنا اسی طرح

ایمان والوں کا کام درود وسلام پڑھنا ہے اور مومن کا یہ کام اللہ عزوجل نے خود ایمان والوں کو مخاطب کر کے قرآن مجید میں بیان فرمادیا ہے معلوم ہوا درود شریف پڑھنا نشانی ہے اور علامت ہے با ایمان ہونے کی اور مطلقا درود شریف نہ پڑھنا اور پڑھنے سے روکنا نشانی اور دلیل ہے بے ایمان ہونے کی۔

درود شریف محسن اعظم، محسن کائنات ﷺ کا حقِ غلامی اور حق احسان ادا کرنے کے لئے ضروری ہے جملہ اولیاء اللہ کا راستہ ہی درود شریف پڑھنا اور پڑھانا رہا ہے۔

(۱) اولیاء کرام میں ہم سب سے پہلے کاشانۂ نبوت سے براہِ راست فیض یاب۔ ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پینے والے خیر التابعین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی درج کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں جب ایسا شیخ کامل اور مرشد اکمل موجود نہ ہو یا نہ ملے جو اس کی تربیت کر سکے تو اسے چاہیے کہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کر لے یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود وسلام اسے حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے آداب نبویہ ﷺ سکھا دیتا ہے اور اخلاق محمدیہ ﷺ سے مُزین کر دیتا ہے۔

(۲) پیران پیر غوث الاعظم دستگیر شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَ كَثْرَةُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

(ترجمہ) ''فرمایا مسجدوں اور حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درود شریف کو لازم پکڑ لو'' (فتح ربانی ص ۱۲)

(۳) قطب وقت حضرت عبدالوہاب متقی مہاجر مکی ارشاد فرماتے ہیں۔
''جب مجھے میرے شیخ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کیلئے رخصت کیا تو فرمایا یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد ادائے فرض کے اور تلاوت کلام پاک کے حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے افضل کوئی عبادت نہیں جب درود شریف پڑھنے کی تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں جتنا ہو سکے پڑھتے رہو اخلاق محمدی ﷺ اور سنت مصطفوی ﷺ کے رنگ میں رنگ جاؤ''۔

(۴) حضرت السید عبدالغنی النابلسی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ قضا کی تین اقسام ہیں۔
(1) قضا موقوف (2) قضا معلق اور (3) قضا مبرم۔
آپ فرماتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں جو آیا ہے کہ

لَا يَرُدُّ الْقَضَآءُ اِلَّا الدُّعَآء

(ترجمہ)''تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی بھی چیز نہیں ٹال سکتی''۔

فرمایا اس دعا سے مراد درود پاک ہے کیوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔اس کی قبولیت یقینی ہے۔

(۵) عارف باللہ حضرت سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ان کی ساری تبلیغی مساعی کا پتہ دیتا ہے۔آپ وہ ہستی ہیں جن کو حالت بیداری میں حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی پچھتر مرتبہ زیارت نصیب ہوئی اور محبوب پاک ﷺ نے اپنے اس عاشق صادق سے عہد و پیمان بھی لئے۔وہ کیا عہد و پیمان تھے آپ فرماتے ہیں کہ ہم سے نبی پاک صاحب لولاک حضور پرنور ﷺ کی طرف سے یہ عہد لیا گیا کہ ہم صبح و شام حضور اقدس ﷺ کی ذات بابرکات پر درود شریف کی کثرت کیا کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک

پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور جملہ مسلمانوں کو حضور اقدس ﷺ کی محبت و عظمت کے اظہار کے لیے درود پاک پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔

(سعادۃ الدارین ص ۹۱)

نیز فرمایا ''اے بھائی اللہ عزوجل تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب ترین راستہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ پر درود شریف پڑھنا ہے اور جو درود شریف کے بغیر اللہ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو یہ محال ہے۔

(افضل الصلوات ص ۳۱)

پھر ارشاد فرمایا ''اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر درود شریف کی وجہ سے سرور دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمال بہت زیادہ ہوں لیکن حضور پر نور نبی اکرم رؤف و رحیم ﷺ کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوات ص ۳۱)

(۶) امام طریقت شہباز اقلیم ولایت قندیل نورانی امام ربانی حضور سیدی و مولائی حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا' درود شریف عروۃ الوثقیٰ ہے۔ یہ اپنے خاصہ ءتنویر القلوب و تسخیر الملوک سے نوازتا ہے نیز فرمایا درود شریف تمام اوصاف باطنیہ کا مجموعہ ہے۔ (تحفۃ الصلوٰۃ ص ۳۵۴)

عصر حاضر میں عالم عرب کے عظیم عالم جناب ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکی ذخائر محمدیہ میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی عبادت درج فرماتے ہیں'' اہل علم کی رائے ہے کہ اگر سرکار کی ذات پر دکھاوے کے لئے بھی درود و سلام پڑھا جائے تو وہ بھی مقبول بارگاہ نبوی ﷺ ہے مگر ثواب نہیں ہوتا کیونکہ اعمال کے اجر و ثواب کا دارومدار نیت پر ہے اور جہاں تک درود و سلام کا بارگاہ نبوی ﷺ میں پیش ہونے کا مسئلہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چوں کہ سرکار اللہ عزوجل کے محبوب ہیں یوں یہ درود و سلام حضور اقدس ﷺ کے حق میں قبول ہوگا''

جناب محمد علوی مالکی مکی لکھتے ہیں کہ ''حضور امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام بھیجنا بلا شرط قبول ہوتا ہے'' (ذخائر محمدیہ ص ۳۶۵)

'' درود و سلام کی قبولیت کا معنی یہ ہے کہ بندے کا درود و سلام بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچتا ہے کیوں کہ حضور پرنور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

كُلُّ الْاَعْمَالِ مِنْهَا مَقْبُولٌ وَ مَرْدُوْدٌ اِلَّا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَاِنَّهَا مَقْبُوْلٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٌ

(ترجمہ) ''فرمایا جتنے بھی اعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے بعض مقبول ہوتے ہیں بعض مردود ہوتے ہیں لیکن مجھ پر درود و سلام پڑھنا ایسا عمل ہے جو ہر حالت میں مقبول ہوتا ہے''۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۶۶)

(۷) شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس العزیز'' اخبار الا خیار'' کے اختتام پر اللہ عزوجل وعلا کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔

'' یا اللہ کریم عزوجل میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو میرے سارے اعمال کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے۔ وہ عمل ہے تیرے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ میں عجز و انکساری' نہایت عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے پروردگار مجھے سچا یقین ہے کہ یہ درود و سلام والا عمل تیری بارگاہ میں ضرور قبول ہوگا۔ کیوں کہ تیری بارگاہ میں جو اس درود و سلام کے راستے آتا ہے اس کے تیری بارگاہ میں رد ہو جانے کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ وہ تیرے محبوب کے وسیلہ سے آیا ہے۔ (اخبار الاخیار ص ۳۲۶)

(۸) حضرت ابوالعباس تیجانی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جواہر المعانی میں

نقل کیا گیا ہے۔

ولا وسیلة عند اللہ اعظم نفعا وارجی فی استجلاب رضاالرب عن العبد فی حق العامة اکبر من الصَّلاۃِ عَلی النَّبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(ترجمہ) ''اللہ کریم کی رضاوخوشی کے حصول میں سب سے زیادہ نافع اور امیدافزاچیزاس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا ہے۔''

(۹) اولیائے کرام کا درودوسلام کے متعلق یہ سلسلہ ارشادات بہت طویل ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور سیدی و مولائی حضور حضرت شیر ربانی شرقپوری قدس سرہ العزیز اور شمس العارفین سراج السالکین حضور حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضور پیر کیلانی قدس سرہ العزیز کے سچے روحانی فیض کے سچے امین عمدۃ الواصلین حجۃ الکاملین عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا قیوم العصر حضرت الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی کیلانی مدظلہ العالی سلسلہ عالیہ کے فیض روحانیت کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''برخودار منظور حسین صاحب السلام علیکم آپ کا خط ملا۔ مکتوبات شریف' قصیدہ بردہ شریف' کیمیائے سعادت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور درود تاج شریف پڑھتے رہا کریں۔ آپ نے زیارت کے متعلق لکھا ہے ایں سعادت بزور بازو نیست۔ درود شریف پڑھنے میں اسے یکسوئی اور آرام سے پڑھنا چاہیے۔ جس بزرگ کی جو بھی کتاب پڑھیں اسے مکتوبات شریف پر پرکھ لیا کریں۔ اگر مکتوبات شریف سے مطابقت ہو تو پڑھا کریں ورنہ خیر۔ قرب قرب ہی ہے اور دوری دوری ہی ہے لیکن اگر نسبت بحال ہو تو پھر دوری

بھی قرب بن جاتا ہے۔

قرآن پاک کا حفظ یا ناظرہ پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلیں۔تصوف کی کتابیں بے شک پڑھا کریں لیکن مکتوبات شریف کی روشنی میں چلنا ہی بہتر ہے۔اگر کسی بزرگ سے یا کسی دربار شریف کی حاضری سے یا کسی وظائف سے کچھ حاصل ہوتو وہ اپنے ہی سلسلے والے بزرگوں سے سمجھیں۔حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اتباع کے بغیر کوئی راستہ نصیب نہیں ہوتا اس کا خاص خیال رکھیں۔اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرماوے۔والسلام"

(''حضرت کا یہ مکتوب شریف کرنل منظور حسین صاحب کی طرف ہےاور مطبوعہ ہے۔'')

حضرات قارئین !اولیاء کرام کے ان فرامین مبارکہ کے بعد پھر اس حقیقت پرغور فرمائیں کہ

سورۂ احزاب کی آیت

کریمہ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ :

۱۔ جہاں چاہو پڑھو۔
۲۔ جب چاہو پڑھو۔
۳۔ جن الفاظ وصیغوں کے ساتھ چاہو اسے ادا کرو۔

اس پر کوئی پابندی ہی نہیں جب تک کہ کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے۔ خود ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

اَثْنُوْ عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ.

(ترجمہ) "یعنی اے ایمان والو! اپنے نبی کی ثنا کرو (درود وسلام پڑھو) اپنی مسجدوں میں اور ہر موقع وجگہ پر"۔ (جلاء الافہام ص ۲۹۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بلفظ تنبیہ فرمایا:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام اوقات میں درود وسلام مستحب ومستحسن ہے" (مدارج ج ۱ ص ۳۲۴)

فقہ اسلامی کی مشہور ومعتبر کتاب درمختار وردالمختار (ج ۱ ص ۳۸۲) میں فرمایا ہے۔ ومستحبة فی کل اوقات الامکان حیث لا مانع) یعنی ان تمام ممکن وجائز اوقات میں درود شریف مستحب ہے۔ جہاں کوئی ممانعت نہیں۔

ہم نے یہاں ان مواقع کا نئی ان کی تقسیم وترتیب کے ذکر کیا ہے جہاں صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

(۱) **مقامات:-** مسجد سے گزرتے وقت' مساجد کو دیکھتے وقت' مساجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت' کعبہ شریف کو دیکھتے وقت' صفا و مردہ پر چڑھنے کے بعد' حجر اسود کو چومنے کے بعد' مقام ملتزم پر' مسجد خیف پر' مدینہ منورہ کو دیکھتے وقت' آپ کی قبر انور کی زیارت کے وقت اور روضہ رسول سے الوداع ہوتے وقت' آپ کے آثار' راستوں اور ٹھہرنے کی جگہوں کو دیکھتے وقت' جیسا کہ مقام بدر و اُحد وغیرہ۔ اسی طرح سفر' سواری پر سوار ہوتے وقت' بازار کی طرف جاتے وقت' گھر میں داخل ہوتے وقت۔

(۲) **عبادات:-** وضو اور تیمّم کے بعد' غسل جنابت و حیض کے بعد' نماز میں تشہد کے بعد' نماز تہجد کے وقت' مؤذن کو جواب دینے کے بعد' خطبہ جمعہ' عیدین استسقاء' نماز کسوف و خسوف کے خطبے کے بعد' تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد' دعا کے اول و آخر اور وسط میں قرآن پاک کو ختم کرنے کے بعد' ہر محفل ذکر میں اور گناہ سے توبہ کرتے وقت۔

(۳) **عادات:-** مجلس سے کھڑے ہوتے وقت' نسیان کے وقت' کسی شے کو اچھا جاننے کے وقت' بیع اور وصیت لکھتے وقت' خطبہ نکاح کے وقت' سوتے وقت' کان کے سن ہونے پر' تدریس علم کے وقت حدیث پڑھتے وقت' فتویٰ دیتے وقت کوئی چیز دیتے وقت' ابتدائے کلام کے وقت'

(۴) **احوال مصیبت:-** طاعون' ڈوبتے وقت' فقر' مشکلات و مصائب میں' جنازے کے وقت' میت کو قبر میں داخل کرتے وقت۔

(۵) **اوقات:-** شب و روز جمعہ' ہفتہ' اتوار' پیر' منگل' شعبان کا مہینہ' عرفہ کی رات۔ ہر صبح و شام اور جب بھی آپ کا ذکر خیر ہو۔ (ذخائر محمدیہ)

سرکار کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے فوائد

سیدی عارف باللہ شیخ عبدالوہاب شعرانی لواقع الأنوار القدسیة میں فرماتے ہیں۔ یہ چیز میرے لئے باعث مسرت ہے کہ میں تمہارے لیے صلوٰۃ و سلام کے بعض فوائد کا ذکر کروں تاکہ تمہیں اس کا شوق ہو۔ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں سرکار دو عالم کی خالص محبت عطا فرمائے اور تمہارا اکثر وقت اس کام کی تکمیل میں بسر ہو اور تم اپنے جملہ اعمال کے ثواب کو حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہ میں بطور ہدیہ پیش کرنے لگو۔

جیسا کہ حضرت ابی ابن کعب کی حدیث بتاتی ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کیا انی اجعل لک ثواب جمیع اعمالی "میں اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں" اس پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے غموں کے معاملہ میں تمہیں کفایت کرے گا۔ اس میں اہم ترین بات یہ ہے کہ جو شخص سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے ملائکہ سلام بھیجتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆
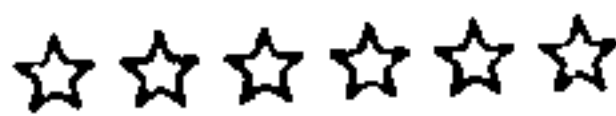
فوائد صلوٰۃ وسلام

1- خطاؤں کا معاف ہونا' تزکیہ اعمال اور رفع درجات نصیب ہوتے ہیں۔
2- گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ خود صلوٰۃ وسلام اپنے کہنے والے کے لیے استغفار کرتا ہے۔
3- صلوٰۃ وسلام کے بدلے احد پہاڑ کے برابر ایک قیراط اجر لکھا جاتا ہے۔
4- جو شخص سرکار پر صلوٰۃ وسلام بھیجے اور اس کا ثواب بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دے اس کے دنیاوی واخروی معاملات اللہ تعالیٰ حل فرما دیتا ہے۔
5- خطاؤں کو مٹایا جاتا ہے اور اس کا ثواب غلام کی آزادی سے بڑھ کر ہے۔
6- تمام ہولناکیوں سے نجات' قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت اور شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
7- اللہ تعالیٰ کی رضا ورحمت نصیب ہوتی ہے اور اس کے عذاب سے امن ملتا ہے۔ عرش کے سایہ تلے داخلہ نصیب ہوتا ہے۔
8- اس سے آخرت میں میزان وزنی ہوگا اور حوض کوثر سے جام بھر بھر کر ملیں گے اور پیاس سے امن ہوگا۔
9- صلوٰۃ وسلام کے صدقے جہنم سے آزادی ملے گی اور پل صراط سے اتنا تیز انسان گزرے گا جیسے تیز ترین بجلی اور مرنے سے قبل انسان کو جنت میں اس کا مکان دکھایا جاتا ہے۔
10- صلوٰۃ وسلام کے صدقے جنت میں ازواج کی کثرت ہوگی اور مقام کریم نصیب ہوگا۔

11- یہ زکوٰۃ وطہارت ہے جس کی برکت سے مال ودولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

12- ہر صلوٰۃ وسلام کے صدقے میں پڑھنے والے کی ایک سو بلکہ اس سے بھی زائد حاجات پوری کی جاتی ہیں۔

13- یہ ایک عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل ہے۔

14- صلوٰۃ و سلام اس چیز کی علامت ہے کہ پڑھنے والا شخص اہل سنت و جماعت ہے۔ یہ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے۔

15- جب تک کوئی شخص سرکار کی بارگاہ میں درود بھیجتا رہتا ہے۔ ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔

16- درود سے مجالس کو مزین کرنا فقر و تنگ دستی کو دور کرتا ہے۔

17- اس کے ذریعے نیکی طلب کی جائے گی۔

18- درود بھیجنے والا شخص قیامت کے دن سرکار کے سب سے نزدیک ہوگا۔

19- اس کے ثواب سے پڑھنے والے اس کی اولاد اور ہر اس شخص کو نفع ہوگا جس کو ایصال ثواب کیا ہوگا۔

20- درود پاک اللہ اور اس کے رسول کے تقرب کا ذریعہ بنتا ہے۔

21- درود پاک اپنے پڑھنے والے کے لیے قبر، یوم حشر اور پل صراط پر نور بن کر سامنے آئے گا۔

22- درود شریف پڑھنے والا مومنین کی محبت کا مرکز بن جاتا ہے۔ اسے صرف منافق ہی ناپسند کرتے ہیں۔

23- درود پاک دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرتا ہے۔ دل کو نفاق و گندگی سے پاک کرتا ہے۔

24- درود پاک کے صدقے میں خواب میں سرکار کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور بعض اوقات حالت بیداری میں بھی۔

25- درود پاک اعمال میں متبرک وافضل ترین ہے اور دنیا و آخرت میں زیادہ نفع بخش ہے۔

جن مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔

سات مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔

1- جماع کے وقت۔

2- قضاء حاجت کے وقت۔

3- سودے کو شہرت دیتے وقت۔

4- ذبح کرتے وقت۔

5- چھینک لیتے وقت۔

6- تعجب کے وقت۔

7- گرتے وقت۔

ان کے علاوہ علماء نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ قرآن مجید کی قراءت کرتے وقت یا سنتے وقت اگر آپ کا نام ذکر کرے یا سنے یا خطبہ کے دوران بھی درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس وقت خاموش رہنا اور سننا واجب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے اگر کسی شخص نے قرآن پڑھتے وقت آپ کا نام سنا تو اس پر درود شریف پڑھنا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر اس نے قراءت سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھا تو مستحسن ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن مجید پڑھتے وقت آپ کے اسم مبارک سے گزرا یعنی دوران تلاوت میں آپ کا نام لیا تو اس وقت آپ پر درود شریف پڑھنے سے بہتر یہ ہے کہ قرآن شریف کو اس کی نظم اور ترتیب کے مطابق پڑھتا رہے۔ اگر اس نے قراءت سے فراغت کے بعد آپ پر درود شریف پڑھا تو افضل ہے ورنہ اس سے کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ (ردالمحتار جلد اص ۴۸۴)

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی شرح

اللہ کریم نے سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۵۶ میں امر کے دو صیغے ارشاد فرمائے ہیں۔

(۱) صلوا علیه : یعنی اے ایمان والو تم میرے نبی پر درود شریف پڑھو یعنی صلوٰۃ پڑھو۔

(۲) وسلموا تسلیما : اور اس طرح سلام پڑھو جیسے کہ سلام پڑھنے کا حق ہے۔

اللہ کریم نے سلموا کے بعد تسلیما مفعول مطلق بیان فرما کر سلام پڑھنے میں تاکید پیدا فرما دی کہ سلام ضرور پڑھنا کیونکہ مفعول مطلق کی اصل غرض تاکید ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سلام پڑھنے کے منکرین اور پڑھنے والوں کو روکنے والے پیدا ہوں گے۔ اس لیے ایمان والوں کو تاکیداً حکم فرما دیا کہ ایمان والو! منکر چاہے کچھ بھی کہیں سلام ضرور پڑھنا اور بار بار پڑھنا۔ اور قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔

فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ.

اے محبوب تجھ پر اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ سلام پیش کرنا مومنین صالحین اور اصحاب یمین کا ہی حصہ ہے اصحاب یمین قرآن میں جنتی لوگوں کو کہا گیا ہے جن کا جنت میں وظیفہ نبی پاک ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہوگا۔ حضور اقدس ﷺ پر سلام اصحاب شمال کی طرف سے قرآن میں کہیں نہیں فرمایا گیا بلکہ فرمایا گیا اصحاب یمین کی طرف سے اے محبوب آپ پر سلام ہے۔

وسلموا تسلیما یعنی سلام اس طرح پڑھو جیسے سلام پڑھنے کا حق ہے سلام کے حق کی ادائیگی میں یہ بھی ہے کہ صیغہ حاضر سے سلام عرض کیا جائے

آئیں ! کیوں نہ سلام ادا کرنے کا حق ادا کیا جائے اور پاک نبی' صاحب لولاک نبی پر وہ سلام بھیجا جائے جن الفاظ سے خود اللہ کریم نے اپنے محبوب پر سلام بھیجا ہے۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ میں کَ ضمیر واحد حاضر مذکر ہے۔نماز میں ہر نمازی انہی الفاظ سے حضور پرنور ﷺ پر سلام عرض کرتا ہے اور یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ نماز کا ہر لفظ ہر جملہ عبادت ہے اور نماز کے بعد نماز کے تمام الفاظ بطور ورد وظیفہ پڑھے جاسکتے ہیں اور اس پر آج تک کوئی اعتراض بھی نہ کیا گیا ہے۔مثلاً ثناء سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ .... لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ بعد نماز بھی بطور وظیفہ پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح تعوذ' تسمیہ' سورہ فاتحہ' سورۂ اخلاص اور تمام تسبیحات رکوع وسجود بعد نماز بھی بطور ورد وظیفہ علیحدہ پڑھے جاسکتے ہیں' اور ان پر ثواب عطا ہوتا ہے۔ پھر اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعد نماز بطور ورد وظیفہ پڑھنے میں کیا چیز مانع ہے؟ اور صیغہ حاضر سے سلام بحضور اقدس ﷺ عرض کرنے سے اگر نماز میں حضور ﷺ کو حاضر و ناظر تسلیم کرلیا جاتا ہے کیونکہ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ میں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر استعمال ہو رہی ہے۔تو بعد نماز صیغہ حاضر سے سلام عرض کرکے آپ کو حاضر و ناظر ماننے میں کیا چیز مانع ہے؟

جب کوئی امتی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرتا ہے تو حدیث صحیحہ کی روشنی میں سلطان الانبیاء والمرسلین اس سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں اور سلام بھیجتے ہی جواب سلام کی صورت میں امتیوں پر حضور اقدس ﷺ کا کرم ہو رہا ہے۔

حدیث شریف کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ (ابوداؤد شریف جلد ا ص ۲۷۹' مسند احمد' ج ا ص ۲۷)

(ترجمہ) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو وہ اس حال میں سلام بھیجتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح میری طرف لوٹائی ہوتی ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

جب ہم حدیث مبارک کا محبت سے مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ صرف ہم انسان اور اہل ایمان ہی نہیں اس بارگاہ میں تو شجر و حجر بھی محبت و عقیدت سے سلام پڑھنے کا حق ادا کر رہے ہیں اور وہ بھی صیغہ حاضر سے سلام عرض کرتے ہیں۔ صحاح ستہ کی حدیث مبارکہ ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا هُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۶۸۴ مترجم)

(ترجمہ) ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھا۔ پس ہم مکے کے گردونواح میں نکلے تو جو پہاڑ اور جو پتھر بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا وہ آپ پر یوں سلام عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔''

جب بے جان چیزیں بھی حضور رسالت مآب ﷺ پر سلام ادا کرنے کا حق ادا کر رہی ہیں اور وہ بھی السلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ سے سلام عرض کرنے میں مصروف ہیں تو ہم غلام کیوں پیچھے رہیں؟ پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ ان الفاظ سے اور صیغہ حاضر سے سلام عرض کرنا حدیث ترمذی سے ثابت ہے۔

درود و سلام کھڑے ہو کر پڑھنے پر کچھ شبہات کا ازالہ

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے اس ہیئت کے ساتھ سلام نہیں پڑھا لہٰذا بدعت ہے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر یہی بات ہے کہ جو کام صحابہ کرام نے نہیں کیا وہ بدعت ہے تو جس ہیئت میں آج قرآن کریم ہے مثلاً رنگین چکنے کاغذ بلاک وغیرہ کی چھپائی' اعراب' ترجمہ' حاشیہ پر تفسیر وغیرہ اور جس ہیئت میں آج کتب احادیث اور ان کی شرح اور کتب فقہ و اصول اور کتب درسیہ وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج مدارس دینیہ' طریقہ تعلیم' اوقات' تعلیم' امتحانات' اسناد' سالانہ و ماہوار چندے' اساتذہ کی تنخواہیں وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج مساجد' تنخواہ دار امام و موذن اور کمیٹیاں ہیں اور جس ہیئت میں آج سفر حج کیا جاتا ہے علٰے ھذا القیاس کیا یہ سب کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا؟ اور کیا یہ زمانہ صحابہ میں تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو چاہیے کہ صلوٰۃ و سلام کے منکران سب چیزوں اور صورتوں کو بدعت کہیں اور ان کے خلاف' تقریریں کریں پوسٹر چھاپیں اور ہر ممکن ان کو مٹانے کی کوشش کریں۔ وہ صرف میلاد شریف اور سلام و قیام کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے ہیں؟

(یاد رکھیے اگر صحابہ کرام سے یہ ہیئت ثابت ہوتی تو یا واجب ہوتی یا سنت اور ہم اسے نہ واجب کہیں نہ سنت)

ہمارے نزدیک اس ہیئت کے ساتھ سلام پڑھنا مستحب ہے' اور مستحب وہ جس کو مسلمان اچھا سمجھیں جیسا کہ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ۔ (نسائی شریف)

(ترجمہ) "جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔"

قیام تعظیمی کے دلائل:۔

درود وسلام کے وقت کھڑے ہونے میں اگر تعظیم رسالت مقصود ہو تو یہ قیام تعظیمی بالاتفاق جائز ہے اور سنت صحابہ سے ثابت ہے۔

مختلف احادیث مبارکہ قیام تعظیمی کے دلائل میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے بنو قریظہ (یہود مدینہ) کا پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر آمادہ ہو گئے (کیونکہ حضرت سعد ان کے حلیف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ہماری رعایت کرتے ہوئے ہماری خلاصی کی کوشش کریں گے) تو حضور ﷺ نے حضرت سعد کو بلا بھیجا۔

فَجَآءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۳)

(ترجمہ) "تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔"

دیکھئے اس حدیث میں حضور ﷺ نے خود حکم دیا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ منکرین قیام تعظیمی کہتے ہیں کہ حضرت سعد بیمار تھے۔ ان کی پنڈلی میں زخم تھا وہ خود گدھے سے اتر نہیں سکتے تھے اسی لئے آپ نے انکو حکم دیا کہ اٹھو اور ان کو اتارو! مگر ان کا یہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ گدھے سے اتارنے کے لیے ایک دو آدمی کافی تھے۔ ساری قوم کو حکم دینے کی کیا ضرورت تھی؟ اور پھر حدیث۔ کے الفاظ الیٰ سیدکم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیام محض سرداری کی وجہ سے کرایا گیا تھا نہ کہ بیماری کی وجہ سے اور چونکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کے سردار تھے اس لئے خصوصاً ان کو حکم دیا۔

چنانچہ محی السنۃ امام نووی اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

فِيهِ اِكْرَامُ اَهلَ الْفَضْلِ وَتَلَقِّيهِمْ وَالْقِيَامُ اِلَيْهِمْ اِذَا اَقْبَلُوْا وَاحْتَجَّ بِهِ الْجُمْهُوْرُ. (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۳۴۴)

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اسی حدیث کے تحت علامہ طیبی سے نقل کرتے ہیں۔

اجماع کردہ اند مشاہیر علماء بایں حدیث بر اکرام اہل فضل از علم باصلاح باشرف بقیام امام محی السنۃ محی الدین نووی گفتہ کہ این قیام مر اہل فضل راوقت قدوم آوردن ایشاں مستحب است و احادیث دریں باب ورود یافتہ و در نہی ازاں صریحاً چیزی صحیح نہ شدہ۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۲۸)

(ترجمہ) ''اس حدیث سے اہل علم و فضل و شرف کے اکرام اور ان کے لیے قیام کرنے پر جمہور علماء کا اتفاق و اجماع ہے۔ محی السنۃ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل فضل لوگوں کی تشریف آوری کے وقت یہ قیام کرنا

مستحب ہے۔اس کی تائید میں تو احادیث آئی ہیں مگر اس کی ممانعت میں صراحۃً کوئی حدیث نہیں ہے۔''

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آپ کے پاس تشریف لاتیں تو :

قَامَ اِلَیْھَا فَاَخَذَ بِیَدِ ھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَافِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ اِلَیْہِ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا. (مشکوٰۃ شریف ص۴۰۲)

(ترجمہ)'' آپ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کے ہاتھ کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں اور آپ کے ہاتھ کو چومتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں''۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی بڑا چھوٹے پر شفقت فرماتے ہوئے اور چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہو جائے تو یہ جائز ہے اور یہ حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔

فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ.

(مشکوٰۃ شریف ص۴۵۳)

(ترجمہ)'' پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر

داخل نہ ہو جاتے''۔

ان روایات سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قیام تعظیمی جائز ہے۔ لہٰذا آپ کے لیے قیام کرنا کس طرح ناجائز اور شرک و بدعت ہو سکتا ہے؟ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ روضہ انور پر حاضری کے وقت جب سلام پڑھا جائے تو" یَقِفُ کَمَا فِي الصَّلٰوۃِ " ''اسی طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں دست بستہ کھڑا ہوتا ہے''۔ (عالمگیری)

کس قدر ظلم ہے کہ ایسے مبارک فعل کو شرک و بدعت کہا جائے اور مسلمانوں کو خیر کثیر سے روکا جائے ؟ تعظیماً دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درحقیقت سرکار دو عالم، نور مجسم، رحمت عالم ﷺ کی تعظیم ہے اور آپ کی تعظیم بحکم رب العالمین ہم پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

''ان کی تعظیم و توقیر کرو''۔

قیام تعظیمی کے لئے ائمہ، اکابر علماء اور چاروں مذاہب کے مفتیان کرام کے فتاویٰ بھی بطور سند پیش کیے جا رہے ہیں

اصل کتب کی عربی عبارات کا صرف ترجمہ پیش کرنے پر اکتفا کر رہا ہوں۔

(۱) حضرت علامہ سید احمد زین دحلان مکی اپنی کتاب ''درر سنیہ'' میں فرماتے ہیں۔

''شب ولادت میں اظہار فرحت کرنا اور میلا د شریف پڑھنا اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا حضور ﷺ کی تعظیم ہے''۔

(۲) حضرت علامہ عثمان حسن محدث دمیاطی اپنے رسالے ''اثبات قیام'' میں فرماتے ہیں۔

''حضور سید المرسلین ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے''۔

اس کے بہت سے دلائل نقل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''بلاشبہ امت محمدیہ کے اہل سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بیشک حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی''۔

(۳) علامہ سید جعفر برزنجی اپنے رسالے ''عقد الجواہر'' میں فرماتے ہیں۔

''بے شک حضور ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایسے ائمہ نے بہتر سمجھا ہے جو صاحب روایت و درایت تھے تو شادمانی ہے اس کے لئے جس کا انتہائی مقصود حضور پرنور ﷺ کی ذات مبارکہ کی تعظیم ہے''۔

(۴) علامہ علی بن برہان الدین حلبی اپنی کتاب ''انسان العیون المعروف بہ سیرت حلبیہ'' میں فرماتے ہیں۔

''بلاشبہ حضور ﷺ کے اسم پاک کے ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا گیا ہے جو اس وقت امت مرحومہ کے عالم اور دین وتقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے زمانے کے مشائخ اسلام نے ان کی متابعت کی ہے''۔

(۵) علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:-

''ذکر میلاد حضور ﷺ کے وقت قیام کرنے کو جماعت سلف نے مستحسن کہا ہے''۔

(۶) علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں:-

''اس قیام کو بہت سے علماء نے مستحسن رکھا ہے اور وہ بہتر ہے کیوں کہ ہم پر حضور ﷺ کی تعظیم واجب ہے''۔

(۷) علامہ مولانا محمد بن یحیٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں۔

''ہاں ذکر ولادت حضور ﷺ کے وقت قیام ضروری ہے' کیونکہ ذکر حضور اقدس ﷺ کے وقت روح اقدس ﷺ جلوہ فرما ہوتی ہے''۔

(۸) امام اجل فقیہ محدث سراج العلماء مولانا عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:

''یہ قیام بڑے اماموں میں برابر چلا آرہا ہے وراسے ائمہ وحکام نے برقرار رکھا ہے اور کسی نے رد وانکار نہ کیا ہے لہٰذا مستحب ٹھہرا اور نبی پاک ﷺ کے سوا اور کون اتنا زیادہ مستحق تعظیم ہے؟ اور اس کے ثبوت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مبارکہ کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے''۔

ہم یہاں علماء برصغیر کی آراء بھی درج کر سکتے تھے لیکن ہم نے حرم کعبہ شریف اور حرم مدینہ شریف کے علماء وائمہ کی عبارات لی ہیں جو آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب ''اقامۃ القیامہ'' میں اور حضرت علامہ مفتی محمد شفیع اوکاڑوی کی کتاب ''برکات میلاد شریف'' سے دیکھ سکتے ہیں۔ ان میں آپ دیکھیں کہ مذاہب اربعہ کے مفتیان کرام نے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے کی بنیاد تعظیم رسالت پر رکھی ہے۔ جو کہ فرض ہے' بالکل اسی طرح سلام

بحضور اقدس رسالت مآب ﷺ عرض کرنے میں قیام کرنے کی بنیاد تعظیم رسالت ﷺ پر ہی ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا علماء حرم مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ نے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کے قیام بوجہ تعظیم و ادب رسالت ﷺ کے اقرار اور عقیدہ کو جاننے کے باوجود بھی اگر کوئی اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت قرار دے تو مطلب یہ ہو گا کہ اس کے نزدیک حضور پرنور ﷺ کی تعظیم کرنا (نعوذ باللہ من ذالک) شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے اور کیا کہیں؟

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ

اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ادب وعقیدت سے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر ہم برصغیر کے دو متفقہ بزرگوں کی عبارات بھی درج کرتے ہیں۔

(۹) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ اپنی کتاب ''اخبار الاخیار'' ص۶۲۴ پر اپنی سوز سے بھری ہوئی دعا اللہ کے حضور پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود ہے۔ البتہ مجھ فقیر حقیر کا ایک عمل تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجتا رہا ہوں''۔

(۱۰) تمام علماء دیوبند کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو ایک مسلمہ بزرگ ہستی ہیں، کا قیام تعظیمی پر فیصلہ کن بیان ملاحظہ فرمائیں۔

''آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں۔ ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسروں کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز وشرک ہے۔ دوسرے خدا کی نذر اور ثواب بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں۔ اس میں کیا خرابی ہے؟ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کیا جائے۔ ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام میلاد شریف۔ اگر بوجہ آنے نام آنحضرت ﷺ کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس سردار عالم و عالمیان روحی فداہ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا''۔

(شمائم امدادیہ ص ۶۸)

مزید آپ ارشاد فرماتے ہیں:

''قیام کے وقت اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں''۔

(شمائم امدادیہ اردو ترجمہ نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ ص ۵۰ مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ پاکستان)

رَدَّاللّٰہُ عَلَیَّ رُوۡحِیۡ کا مفہوم

ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ.

ترجمہ ''جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند صحیح ہے اور ابن حجر کہتے ہیں اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور "ردالله علی روحی" کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نطق مجھ پر دوبارہ لوٹا دیتا ہے جس کے ذریعے میں جواب دیتا ہوں یہ نہیں کہ مجھے زندہ کیا جاتا ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ زندہ ہیں اور آپ کی روح کبھی بھی آپ سے جدا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے کہ ''انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں''۔

"حتی ارد علیه السلام" یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ہمیشہ زندہ ہیں کیونکہ ایسا وقت آتا ہی نہیں جب آپ کی ذات پر سلام نہ بھیجا جا رہا ہو۔

اور اگر کوئی اس بات کا قائل ہے کہ حضور کی روح صرف اس وقت لوٹائی جاتی ہے جب کوئی زیارت کرتا ہے تو اس پر دلیل لانا اس کا فرض ہے۔

ابن ملقن اور دیگر محدثین کی رائے ہے کہ روح سے نطق مجاز کے طور پر مراد لیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کا لازم ہے خواہ بالفعل ہو یا بالقوہ۔

آپ احوال ملکوت اور مشاہدات میں مستغرق ہونے کی وجہ سے نطق کی طرف متوجہ نہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نطق کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابن حجر کہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ روح سے مراد حضور فکر لیا جائے۔

''قاضی زاہد الحسینی'' رحمت کائنات'' ص ۲۱۱، ۲۱۲ پر لکھتے ہیں:-

"مراد روح بھیجنے سے یہ نہیں کہ روح بدن مبارک میں نہیں اب بھیجتے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق ہے اس کو اس حالت سے افاقت دے کر اس عالم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تا کہ صلوٰۃ وسلام سنے۔ پس اس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یوں کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھ پر وگرنہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں قبروں میں۔ اب آگے کلام اس میں رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنے والوں ہی کے لیے ہیں یا عام ہے۔ ظاہرہ ہے عام ہے یعنی خواہ دور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جا کر۔

(مظاہر حق ج ا ص ۲۹۹)

علمائے حدیث نے لفظ روح سے مرد نطق (قوت گویائی) بھی لی ہے۔

ترجمہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے قوت گویائی بھی عطا فرما دیتے ہیں اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ (التاج) اس لیے کہ رد روح کا کلمہ حضور نے وہاں فرمایا جہاں توجہ گرامی منعطف کرائی گئی۔ جیسا کہ نیند سے جاگنے پر حضور نے فرمایا۔ **"رد علی روحی"**

حالانکہ اس وقت حضور انور ﷺ ظاہری طور پر بھی زندہ ہی تھے۔ ترمذی میں حضور انور کی یہ دعا موجود ہے کہ جب حضور نیند سے بیدار ہوتے یہ فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ.

(ترمذی جلد ثانی ص ۷۶)

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی ''مراۃ المناجیح اردو ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ ص ۱۰۱'' پر یوں رقمطراز ہیں۔

''یہاں روح سے مراد توجہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے اور آپ بحیات دائمی زندہ ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں۔ کسی کے درود پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں۔ ورنہ ہر آن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاکھوں درود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئیگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آن میں بے شمار درود خوانوں کی طرف یکساں توجہ رکھتے ہیں۔ سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سورج بیک وقت سارے عالم پر توجہ کر لیتا ہے ایسے آسمان نبوت کے سورج ایک وقت میں سب کا درود و سلام سن بھی لیتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ لیکن اس میں آپ کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو کہ آپ ﷺ مظہر ذات کبریا ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بیک وقت سب کی دعائیں سنتا ہے۔

درود ابراہیمی

درود ابراہیمی کی وجہِ اجرا اور ابتداء کے متعلق واضح طور پر بخاری شریف ج ا ص ۴۷۷، مسلم شریف ج ا ص ۱۸۵، نسائی شریف ج ص ۱۹۰، دارمی شریف ج ا ص ۲۵۱ اور ابن ماجہ شریف ص ۶۴ پر درج ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے حضور عرض کیا کہ ہمیں آپ پر سلام پڑھنا تو اللہ کریم جل جلالہ نے سکھا دیا ہے۔ یعنی یارسول اللہ نماز میں ہم اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. پڑھتے ہیں۔ ہمیں یہ ارشاد فرما دیجئے کہ آپ پر نماز میں درود کیسے پڑھنا ہے تو درود ابراہیمی ارشاد ہوا۔

قرآن پاک کے دونوں احکام پر عمل مقصود ہو تو نماز کے علاوہ درود ابراہیمی کے ساتھ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. ضرور پڑھ لینا چاہئے۔

سعادۃ الدارین ص ۱۳۲ پر حضرت شیخ شاذلی رحمۃ للہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور پرنور رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ درود تامہ ہر درود شریف کے اول وآخر ایک ایک بار ضرور پڑھا کرو۔ عرض کرنے پر فرمایا درود تامہ یہ ہے کہ درود ابراہیمی مکمل پڑھنے کے بعد کہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضور پرنور نبی کریم ﷺ کا ہر امتی ہر نماز میں درود ابراہیمی پڑھ کر اپنے آقا کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر خیر کرتا ہے۔ امت مسلمہ کی زبانوں پر ذکر ابراہیمی اس درود شریف کی صورت میں جاری ہے یہ اس لیے بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قرآن پاک میں موجود ہے۔

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِیْ الْآخِرِیْنَ. (القرآن) اسی دعا کا نتیجہ اور قبولیت کی ایک صورت درود ابراہیمی ہے۔

دوسراباب

حیات النبی باتصرف الآن کما کان

انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص ہمارے آقا حضور پر نور نبی کریم رووٗف رحیم ﷺ بعداز وصال دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔ اسی لیے شب معراج جب سرکار اقدس ﷺ بیت المقدس پہنچے تو وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی۔ اگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بعد وفات زندہ نہ ہوتے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لیے کیسے تشریف فرما ہوتے؟

شہدااورانبیاء کی حیات مبارکہ بعدازوصال میں فرق

بعداز وصال نبیوں کی زندگی شہیدوں کی بعداز شہادت زندگی کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی زندگی جسمانی حقیقی اور دنیوی ہے۔ شہید کو تو صرف ایک حکم شرع پر عمل کرنے سے درجہ شہادت کے بعد قبر میں زندگی ملی اور انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص ہمارے نبی پاک ﷺ جو تمام دینی احکام واعمال کے اصل بھی ہیں۔ ان پر عامل بھی ہیں اور پوری شرع کا خلاصہ اور جامع بھی ہیں۔ بلکہ جن کا ہر لفظ شریعت ہے ان کی زندگی مبارک کا بعداز وصال مبارک کے کیا مقام ومرتبہ ہوگا؟ شہداء اور انبیاء کی بعداز وصال زندگی مبارکہ میں زمین وآسمان بلکہ زمین ولامکان کا فرق ہے شہداء کی زندگی صرف معنوی اور روحانی ہے۔ جبکہ حضور پرنور ﷺ کی زندگی مبارک بعداز وصال حقیقی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ

(۱) نبی کی بیویاں دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتیں۔ جبکہ شہید کی بیوی عدت گزارنے کے بعد عقد ثانی کرسکتی ہے۔

(۲) شہداء کا ترکہ اور ورثہ تقسیم ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کا ترکہ اور ورثہ تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

بعد از وصال حیات النبی باتصرف الآن کما کان کے چند نورانی منظر

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات بعد از وصال متفق علیہ ہے۔ اس وقت ہم بالخصوص اپنے آقا و مولا امام الانبیاء والمرسلین' خلاصہ کائنات' وجہ تخلیق کائنات' حضور پرنور محبوب خدا سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ باتصرف الآن کما کان پیش نظر رکھتے ہوئے جمیع انبیاء کا ذکر خیر کررہے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں' سنتے ہیں' دیکھتے ہیں' جانتے ہیں' کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں۔ ہمارے آقا حضور پرنور نبی پاک ﷺ وبارک وسلم جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں' اپنی امت کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ فیض کی خیرات طلب کرنے والوں کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ آنکھ والوں نے ان کے جمال جہاں آراء کی بارہا زیارت کی ہے اور ان کے انوار سے مستفید ہوئے ہیں۔ حیات طیبہ علم و ادراک اور سمع و بصر کے ساتھ آج بھی ظاہر حیات طیبہ کی طرح ہے۔ [illegible] ﷺ کی بارگاہ اقدس میں

درود شریف بطور ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو بذاب خود حیات النبی کی بہت بڑی دلیل ہے۔ حضرت سعید ابن میسب رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان اور تکبیر کی آوازیں سننا ابن سعد علیہ الرحمہ نے طبقات میں' دارمی نے اپنی مسند میں' ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں اور علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے وفا الوفاء جلد اول ص ۱۳۴ پر صراحت کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بعد از وصال حیات انبیاء اور ایک سے زیادہ جگہوں پر موجود ہونے پر صریح حدیث مسلم شریف

حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَصَلَّیْتُ فِیْهِ بِالنَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِمَامًا ثُمَّ عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا۔

(ترجمہ) ''حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں'' پھر ہم چلے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے' میں نے وہاں تمام انبیاء و رسولوں کو امام بن کر نماز پڑھائی پھر مجھے پہلے آسمان کی طرف لے جایا گیا''۔

(تفسیر ابن جریر جز ۵ ص ۲ مسلم ج ۱ ص ۹۶)

یہی مضمون ابو یعلےٰ نے ام ہانی سے، مسلم نے ابوسلمہ اور سیدنا ابن مسعود سے' طبرانی نے اوسط میں ابی امامہ سے اور بیہقی نے ابوسعید سے اور امام احمد نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھا کر حضور

اقدس ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ انبیاء اپنی قبور انور میں بھی تشریف فرما' بیت المقدس میں بھی تشریف فرما اور پھر مختلف آسمانوں پر بھی مختلف انبیاء تشریف فرما تھے۔ آسمانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام' سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان سب سے ملاقات فرمائی۔

(بخاری شریف جلد ا ص ۵۴۸ مسلم شریف مطبوعہ اصح المطابع جلد ا ص ۹۳ باب الاسراء باب المعراج برسول اللہ ﷺ)

معلوم ہوا کہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات پا چکے ہیں وہ اپنی قبور مبارکہ کے اندر' عالم برزخ میں بھی موجود ہیں جو ایک مستقل جہان ہے اور اس جہان دنیا میں بھی مسجد اقصیٰ میں حضور پرنور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں اور جب حضور پرنور سید عالم ﷺ آسمانوں پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ جسے عالم آخرت کہنا چاہیے تو وہاں بھی اپنے مقامات پر یہ حضرات موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بیک وقت عالم دنیا' عالم برزخ اور عالم آخرت میں موجود ہیں۔ جب ہر عالم میں ان حضرات انبیاء علیہم السلام کا بیک وقت موجود ہونا ثابت ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے تو سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین حضور پرنور نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کا ہر مکان میں موجود ہونا بعد از وصال مبارک کیوں کر ناممکن ہو سکتا ہے۔

حضور اقدس کا قبر انور میں دفن ہونے سے پہلے کلام فرمانا

حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بالخصوص حیات طیبہ قبر انور میں جلوہ گر ہونے کے بعد دفن سے پہلے کلام فرمانے سے صراحت کے ساتھ ثابت ہو جاتی ہے۔ اسے محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ شریف میں درج فرمایا ہے۔ مکمل فارسی عبارت بلفظہٖ درج کی جاتی ہے۔

''وبود قثم بن عباس آخر کسے کہ برآمد از قبر واز وے می آرند کہ گفت آخر کسیکہ روئے مبارک آنحضرت ﷺ رادید در قبر من بودم' نظر کردم در قبر کہ آنحضرت علیہ السلام لب ہائے مبارک خود رامی جنبانید' پس گوش پیش دہان وے داشتم' شنیدم کہ می فرمود "رب امتی امتی"

(مدارج النبوۃ جلد۲ ص ۵۶۸ مطبوعہ نولکشور)

(ترجمہ)'' حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ قبر انور سے باہر آنے والوں میں سب سے آخر میں تھے۔ ان سے مروی ہے کہ جس نے قبر انور میں رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار کیا وہ میں تھا میں نے قبر انور میں دیکھا کہ حضور ﷺ لب ہائے اقدس کو متحرک فرما رہے ہیں۔ دہن اقدس کے آگے میں نے اپنے کان لگا دیئے میں نے سنا کہ حضور اقدس ﷺ "ربّ اُمتی اُمتی" فرما رہے تھے۔

امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ واقعہ درج کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔

''اس روایت کے بعد کسی مجادل کو یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ قبض روح کے بعد ثبوت حیات کے لیے خاص رسول اللہ ﷺ کے متعلق کوئی دلیل موجود نہیں''۔ (مقالات کاظمی ج۲ ص۴۰)

دائمی منصب رسالت دائمی حیات طیبہ کی دلیل ہے

حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منصب کے اعتبار سے رسول ہیں۔ اور تمام انسانوں اور مخلوق کی طرف اللہ کے رسول ہیں۔ فرمان قرآن کریم۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا.

(ترجمہ) ''اے محبوب فرمادیں کہ اے تمام انسانو! میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف''۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ رسالت' رسول اور مرسل الیہ کے مابین ایک علمی اور عملی قسم کا مخصوص رابطہ ہوتا ہے کہ جس کے بغیر رسالت کا کوئی تصور قائم نہیں ہو سکتا۔ حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں اور انسانوں کے لیے اسی وقت رسول ہو سکتے ہیں جبکہ ان کا یہ رابطہ تمام جہانوں اور انسانوں کے لیے قائم ہو۔ یہ علمی اور عملی رابطہ ''حیات'' کا مقتضی ہے۔ اس لیے عموم رسالت کے ساتھ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ

ﷺ ایسی جامع اور کامل حیات کے ساتھ متصف ہیں جو ہر عالم کے حسب حال ہے۔

اس علمی بحث کے بعد ایک عامی کے لیے محض کلمہ شریف پڑھنا ہی اپنے نبی کی دائمی حیات طیبہ کی واضح اور بین دلیل ہے۔ کلمہ شریف کے دو جز ہیں۔

۱۔ توحید۔ ۲۔ رسالت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

معنی یہ ہیں: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

معنی یہ ہیں: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شریف کے جز دوم یعنی محمد رسول اللہ کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہنا کہ محمد اللہ کے رسول تھے کفر صریح ہے۔

حیرت ہے ان لوگوں پر جو پڑھتے ہیں محمد رسول اللہ۔ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے باوجود آپ کی حیات طیبہ بعد از وصال کا انکار کرتے ہیں۔ اگر بعد از وصال مبارک رسالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ تو آپ کا رسول اقدس ہمیشہ ہونا ہی آپ کی حیات دائمی کی سب سے بڑی دلیل ٹھہری۔ کیونکہ رسول تب ہی ہے جب اپنے مرسل الیہ کے لیے کامل رابطے کا مرکز ہو۔ حضور اقدس ﷺ نے ظاہر حیات طیبہ کے بعد آنے والے غلاموں کو کتنے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ.

(مشکوۃ شریف باب حرم المدینہ فصل سوم جلد اول ص ۲۰۸ حدیث ۲۶۳۶)

(ترجمہ) ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کو آیا گویا اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی۔''

دوسری صحیح حدیث مبارکہ جسے امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت کیا ہے کچھ یوں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا هٰذَا حديث حسن صحيح.

(ترجمہ) ''فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسے استطاعت ہو کہ مدینہ شریف میں آکر فوت ہو تو اسے چاہیے کہ مدینہ شریف میں ہی آکر فوت ہو کیونکہ میں یہاں وصال کرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔

(مشکوۃ شریف ج ا ص ۶۰۷)

نبیِ رحمت کا وصالِ اقدس بھی اُمت کیلئے باعثِ رحمت ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدِ دو عالم حضور پُرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا. (رواہ مسلم)

ترجمہ ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی نبی کی اُمت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے نبی علیہ السلام کو ان سے پہلے اپنے پاس بلا لیتا ہے (یعنی نبی کا وصال ہو جاتا ہے) اور اللہ تعالیٰ اس نبی کو امت کے لیے پیش رو اور پہلے جا کر امت کے لیے بندوبست کرنے والا اور ذخیرۂ نجات بنا دیتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کا وصال اقدس موت نہیں بلکہ ایسی حیات ہے جس میں آپ اپنے امتیوں کے لیے ہر وقت بخشش کا سامان مہیا فرماتے ہیں۔

موضوع کتاب یعنی درود شریف اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی صحیح حدیث مبارکہ

چونکہ ہمارا موضوع درود شریف ہے اور درود شریف بارگاہ نبی کریم ﷺ میں متحقق ہونے اور اس یقین کامل کے حاصل ہونے کے لیے کہ ہمارا درود پاک آج بھی ظاہر حیات اقدس ﷺ کی طرح ہی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم قبول فرماتے ہیں اور اسی لیے ہم اس باب میں حیات النبی باتصرف الآن کما کان کو بیان کر رہے ہیں۔ اس موضوع پر یہ صحیح حدیث مبارک حرف آخر ہے۔ جو صحاح کی تین کتابوں ابو داؤد شریف' نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف میں موجود ہے۔ حدیث پاک یہ ہے

عَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ.

(ترجمہ) ''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سے افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح مبارک قبض کی گئی اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اسی دن بے ہوشی ہوگی۔ اس لیے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو۔ اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جب آپ کا جسم اطہر ریزہ ریزہ ہو جائے گا تو آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا؟ تو حضور پرنور نبی اکرم نور مجسم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے''۔

(ابوداؤد شریف' عربی جلد اول ص ۱۵۰' نسائی شریف' عربی ج ا ص ۱۵۵'
ابن ماجہ ص ۷۷'۱۱۹)

اگرچہ یہ حدیث مبارکہ اپنے الفاظ و معانی اور اپنے مدلول اور مقصود میں اپنی تفسیر آپ ہے اور امام الانبیاء ﷺ کے فرمان اقدس کے بعد جس

شخص میں ایمان کی رتی بھی موجود ہے۔اس کے لیے آج بھی کثرت سے درود شریف پڑھنے اور حیات النبی باتصرف الآن کما کان ہونے پر حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔لیکن موت ابدی کا شکار ''مماتی عقیدہ'' کے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے اوران پر اتمام حجت کے لیے اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اپنے بڑوں کا ہی کچھ لحاظ کرلیں اوران کو ہی مان لیں۔مولوی وحید الزمان غیر مقلد وہابی نے اس حدیث کی شرح میں سنن ابن ماجہ مترجم جلداول ص ۴۵۶ پر' اور ایک اور وہابی عالم شمس الحق عظیم آبادی نے اس حدیث کی شرح میں عون المعبود شرح ابوداؤد جلد اول ص ۴۰۵ پر' اور مشہور دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے بذل المجہود جلد دوم ص ۱۶۰ پر حیات النبی باتصرف الآن کما کان کو پوری تفصیلات کے ساتھ تسلیم کیا ہے اور متقدمین' اللہ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے' میں سے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے تو اس حدیث مبارکہ کی شرح میں اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۵۷۴ پر حیات النبی حسی و دنیاوی اور حقیقی ہونے پر اجماع امت نقل فرمایا ہے۔حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۱۴ پر فرمایا کہ اس حدیث کو محدث ابن خزیمہ' ابن حبان ور دارقطنی نے صحیح کہا ہے اور المستدرک مع التلخیص جلد اول ص ۲۲۸ پر امام حاکم اور حافظ ذہبی کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر بھی صحیح کے درجہ میں ہے۔

دوسری مرفوع حدیث مبارکہ درود پاک اور حیات النبی باتصرف الآن کما کان کے لازم وملزوم ہونے پر

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهَا مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ. (ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹)

(ترجمہ) ''حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ بے شک جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا ''کیا موت کے بعد بھی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق بھی دیا جاتا ہے''۔

اس حدیث مبارکہ کے رواۃ کی بحث پر جب نظر دوڑائیں تو۔

(۱) حضرت علامہ زرقانی علیہ الرحمہ ''زرقانی علی المواہب'' جلد نمبر ۵ ص ۳۳۶ پر فرماتے ہیں کہ ''ابن ماجہ نے یہ مرفوع حدیث ایسے راویوں سے بیان کی ہے جو سب کے سب ثقہ ہیں''۔

(۲) حافظ منذری نے فرمایا کہ ''اس حدیث مبارک کو ابن ماجہ نے اسناد جید کے ساتھ روایت فرمایا ہے''۔ (الترغیب والترہیب جلد نمبر ۲ ص ۵۰۳)

(۳) حافظ ابن حجر نے بھی س کے رجال کو ثقات لکھا ہے۔

(تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۲۱)

غیر مقلدین وہابیوں کے لیے بہتر ہو گا کہ اپنے بانی قاضی شوکانی کی نیل الاوطار جلد ۳ ص ۲۸۲ اور شمس الحق عظیم آبادی کی عون المعبود شرح ابوداؤد جلد نمبر ا ص ۴۰۵ کو پڑھ کر تسلی کر لیں کہ انہوں نے بھی اس حدیث مبارک کی اسناد کو جید قرار دیا ہے۔

کچھ لوگوں کی سمجھ میں اس حدیث مبارک کے آخری الفاظ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ نہیں آتے۔ ان کے لیے صرف اتنی گزارش ہے کہ جب شہدا کے لیے نص قطعی بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (الآیۃ) وارد ہے تو فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ تسلیم کرنے میں کیا تکلیف ہو سکتی ہے؟

جواب سلام عطا فرمانے پر صحیح حدیث مبارکہ

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول ص ۱۹۷۔ ابوداؤد شریف جلد اول ص ۲۷۱' الفتح الربانی ترتیب مسند امام احمد جلد ۱۳ ص ۳۱۲ فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۱ ص ۲۹۱' جلد ۲۷ ص ۳۲۲)

(ترجمہ) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔

کوئی لمحہ کوئی گھڑی قیامت تک درود وسلام سے خالی نہیں۔ ہر سلام

پڑھنے والے کو حضور اقدس ﷺ کا جواب عطا فرمانا اس حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ عقیدۂ حیات النبی چونکہ دین کی بنیاد ہے۔ اس لیے یہاں صرف و احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جو صحاح ستہ کی ہیں۔ جنہیں کوئی مائی کا لال چیلنج نہ کر سکے گا۔ مزید یہ کہ ان احادیث مبارکہ پر ائمہ جرح و تعدیل کے علاوہ خود وہابیوں اور دیوبندیوں کے اکابر کے حوالے محض اس نیت اور ارادے سے پیش کر رہا ہوں تا کہ ائمہ دین کی تائید میں انہیں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو۔

(۱) ائمہ جرح و تعدیل میں حافظ ابن حجر نے اس حدیث مبارکہ پر فرمایا۔ رواتہٗ ثقات یعنی اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (فتح الباری ج۶ ص۴۸۸)

(۲) امام زرقانی نے زرقانی علی المواہب ج ۸ ص ۳۰۸ پر ارشاد فرمایا کہ ابوداؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث مبارکہ کو روایت فرمایا ہے۔

(۳) حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص ۵۱۴ پر ارشاد فرمایا کہ امام نووی نے اذکار میں اسے صحیح کہا ہے۔

(مشہور دیوبندی شیخ الحدیث مولوی ذکریا سہانپوری ''فضائل درود شریف ص ۸ پر لکھتے ہیں کہ حاکم علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ حدیث مبارکہ صحیح الاسناد ہے۔)

درود شریف پڑھو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارا درود پہنچ رہا ہے

صحاح ستہ کی کتاب نسائی شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ. (نسائی شریف)

(ترجمہ) ''مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود پڑھنا مجھے پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی موجود ہو''۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم باب الصلوٰۃ علی النبی وفضلہا دوسری فصل جلد اول ص ۱۹۷)

حدیث مبارک موجود ہے جس سے یہ تصریح ملتی ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ بنفس نفیس بغیر فرشتوں کے واسطہ کے ہمارا درود شریف سماعت فرماتے ہیں' یہ حدیث مبارکہ ہم جلیل القدر محدثین کے علاوہ امام الوہابیہ حافظ ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام سے بھی نقل کر رہے ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور پاک نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ.

(جلاء الافہام ص ۶۵ از امام الوہابیہ ابن قیم)

(الجواہر المنظم ص ۱۲۱ از محدث کبیر ابن حجر' حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۱۳)

(ترجمہ) ''جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو مجھ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی کیوں نہ ہو''۔

یہ میرے آقا کی قولی حدیث مبارکہ بلا واسطہ درود پاک کی سماعت پر ایسی قوی دلیل ہے جس کا کوئی توڑ نہیں حضور پرنور نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں جب کوئی درود شریف پڑھے۔ بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ پھر فرمایا حَيْثُ كَانَ اگرچہ جہاں کہیں بھی موجود ہو۔ اس کی مزید

اور تشریح کرنے والی حدیث مبارکہ دلائل الخیرات شریف میں موجود ہے جس میں حضور پرنور رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود کو تو خود سنتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں اور غیر محبین کا درود ہم پر پیش کیا جاتا ہے۔

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھولوی نے نزل الابرار ص ۱۶۳ پر صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ والی حدیث حافظ طبرانی کی سندوں سے پیش کر کے اس کی توثیق کی ہے۔ لہٰذا اس حدیث مبارکہ کا انکار غیر مقلدین کے لیے ہرگز ممکن نہیں۔

پھر بھی اگر تسلی نہیں ہوئی تو آئیں جلاء الافہام سے ہی ایک اور صریح حدیث مبارکہ اس موضوع پر پیش کر دیں۔ یقین واثق ہے اس حدیث مبارک پر عمل کرنے سے ہی نسبت نبوی ﷺ نصیب ہو جائے گی۔

جلاء الافہام ص ۷۳ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیر یہ پر درج ذیل حدیث مبارک علامہ ابن قیم نے درج کی ہے۔ فرمایا:

صَلُّوْا عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْجُمُعَةِ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلٰوتَکُمْ بِلَا وَاسِطَةٍ.

(ترجمہ) ''فرمایا ہر جمعہ اور پیر کو میرے وصال کے بعد زیادہ درود شریف پڑھا کرو۔ کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔

یہی حدیث مبارک حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مبارک انیس الجلیس ص ۲۲۲ پر درج فرمائی ہے۔ دو حفاظ یہ حدیث مبارک روایت کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اصطلاح اصول حدیث میں حافظ اسے کہتے ہیں جسے ایک لاکھ حدیث متن اور سند سمیت زبانی یاد ہو۔ (حدیث صحیحہ ۵)

اَقْبَلَ مَروَانَ یَومًا فَوَجَدَ رَجُلاً وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ وَقَالَ اَتَدْرِیْ مَاتَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیْ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ.

(مستدرک مع تلخیص ج ۴ ص ۵۱۵' مسند امام احمد ج ۵ ص ۴۲۲' مجمع الزوائد ج ۴ ص ۵)

(ترجمہ) ایک دن مروان آیا۔ اس نے حضور پرنور رسول اللہ ﷺ کی قبرانور پر ایک شخص کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا۔ مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑ کر کہا تمہیں کچھ معلوم بھی ہے کہ کیا کررہے ہو اس شخص نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کررہا ہوں؟ جب اس شخص نے چہرہ اٹھایا تو وہ مشہور صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نکلے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں۔ کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

اس حدیث کے متعلق امام حاکم فرماتے ہیں۔

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ

حافظ ذہبی علیہ الرحمۃ اس حدیث کو تلخیص میں نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ صحیح (مستدرک مع تلخیص جلد ۴ ص ۵۱۵)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:

لَمْ یُضَعِّفْهُ اَحَدٌ (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۵)

(ترجمہ) کسی نے بھی اس حدیث کی تضعیف نہیں فرمائی''۔

دیوبندی عالم ظفر احمد عثمانی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

''پس ثابت ہوا کہ آیت مبارکہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا ...... الخ کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے بعد باقی ہے پس جو شخص بھی اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرے اور قبر انور کے پاس اللہ سے بخشش طلب کرے۔ تا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے لیے سفارش فرمائیں۔

(اعلاء السنن جلد ۱۰ ص ۴۹۴)

بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے آب حیات ص ۴۰ پر بالکل یہی درج بالا اپنا عقیدہ درج کیا ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی لکھتے ہیں۔

''ابن تیمیہ کا مسلک حضوریء مدینہ منورہ کے بارے میں مرجوع بلکہ غلط مسلک ہے۔ مدینہ منورہ کی حاضری محض جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت کی غرض سے اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہیے۔ آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین شہداء کو حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دنیوی بلکہ بہت سی وجوہ سے اس سے قوی تر ہے۔ آپ ﷺ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں تھا بلکہ اس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیئے۔ محبوب حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ تک وصال اور اس کی رضا صرف آپ ہی کے ذریعہ سے اور وسیلہ سے ہوسکتی ہے۔ اسی وجہ سے میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا چاہیے اور آپ کے توسل سے نعمت قبولیت حج وعمرہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اولیٰ یہی ہے کہ صرف جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی نیت کی جائے تا کہ لَا یَعْتَمِدُ اِلَّا زِیَارَتِیْ ''والی حدیث پر عمل ہو جائے''۔

(مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول ص ۱۲۹۔۱۳۰، رحمت کائنات ص ۲۳۴)

عقیدۂ حیات نبوی پر اعمال صحابہ کے چند نظائر

۱۔ حضرت مولا مشکل علی کشا شیر خدا مظہر العجائب والغرائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان کے دروازں کی چوکھٹ بنانے کے لیے حرم مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تھے تاکہ حضور پر نور ﷺ کے آرام میں خلل نہ ہو اور حرم شریف کی بے ادبی نہ ہو۔
(دفع الشبہ ص ۸۱ از ابوبکر الحنفی الدمشقی م ۸۲۹ ھجری)

۲۔ امہات المومنین ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین نے روضہ انور کے اردگرد کے مکانات میں میخیں گاڑنے سے لوگوں کو منع فرمادیا تھا تاکہ اس سے سرکار کو ایذا نہ۔ (دفع الشبہ ص ۸۰)

جمیع انبیاء علیہم السلام کی بعد از وصال حیات کا قرآن مجید میں بیان

۱۔ قرآن عزیز نے امام الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔

وَاسْـئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ (الزخرف : ۴۵)

(ترجمہ) ''اور آپ پوچھیں ان رسولوں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا کہ کیا ہم نے رحمٰن کے بغیر اور معبود بنائے جن کی عبادت کی جائے۔''

اس آیت کی تفسیر میں علماء تفسیر نے انبیاء علیہم السلام کی حیات پر

استدلال کیا ہے کیونکہ جو لوگ مر گئے ہیں ان سے کسی بات کا پوچھنا یا پوچھنے کا حکم دینا یہ درست نہیں ہوسکتا۔ تمام مفسرین قرآن حکیم نے یہی تفسیر اور ترجمہ فرمایا ہے۔

چند تفاسیر کے حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

۱۔ تفسیر درمنثور جلد نمبر ۶ ص نمبر ۲۱۶۔ تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۲ ص ۸۹ ۳۔ تفسیر جمل علی الجلالین جلد ۴ ص ۴۸۸۔ شیخ زادہ حنفی حاشیہ بیضاوی جلد ۳ ص ۵۲۹۸۔ علامہ خفاجی مصری حاشیہ بیضاوی جلد نمبر ۷ ص ۴۴۴)

۲۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۹ میں مذکور ہے۔ کہ اذاقت موت کے بعد نہ صرف حضرت عزیر علیہ السلام کا جسم سو سال تک صحیح سالم رہا بلکہ لطف والی بات یہ ہے کہ وہ کھانا بھی جو دوران سفر آپ کے ساتھ تھا اور ابھی آپ کا جزو بدن بنا تھا وہ بھی سو سال تک صحیح و سالم رہا۔ اس میں نہ تو بو پیدا ہوئی اور نہ ہی کسی چیز نے اس کو چھوا۔ جب نبی کے کھانے کا یہ حال ہے تو انبیاء علیہم السلام کے اجساد منور کو کون سی چیز نعوذ باللہ کھا سکتی ہے؟

۳۔ تفسیر خازن میں حضرت جرجیس علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے کہ انکی بدنصیب قوم نے ان کو پکایا اور پھر جلایا۔ مگر وہ اپنے نورانی جسم کے ساتھ صحیح و سالم اٹھ کھڑے ہو گئے۔

۴۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے کہ جب نمرود نے آپ کو آگ میں ڈالا تو آپ بالکل زندہ سلامت رہے جس اللہ کریم نے آگ کو فرمایا کہ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی بن جا۔ اسی خدائے ذوالجلال کے محبوب کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حدیث صحیح میں ارشاد فرمایا کہ اللہ کے تمام نبیوں کے اجسام کو کھانا اللہ نے زمین پر حرام کر دیا

ہے اور تمام نبی قبور میں زندہ ہوتے ہیں۔

۵۔ اللہ کریم نے سورہ آل عمران آیت نمبر ۸۱ میں اپنے محبوب کریم حضور پرنور سلطان الانبیاء والمرسلین ﷺ کی شان وعظمت کے اظہار کے لیے جمیع انبیاء علیہم السلام سے بڑی تاکید سے دو چیزوں کا وعدہ لینے کا ذکر کیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

(ترجمہ) ''تم ضرور بالضرور میرے نبی پر ایمان بھی لانا اور ضرور بالضرور ان کی مدد بھی کرنا۔''

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ اور سلطان الانبیاء والمرسلین ﷺ سب انبیاء علیہم السلام سے آخر میں تشریف لائے۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ سے زمانی تقدم حاصل ہے۔ لیکن تمام نبیوں کا حضور پرنور ﷺ پر ایمان لانا اور پھر آپ کی مدد کرکے تاکیدی عہد کا عملی اظہار چونکہ لازمی ہونا تھا۔ لہٰذا شب معراج جمیع انبیاء علیہم السلام نے حضور پرنور نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی اور عملی اطاعت سے ایمان و نصرت کا میثاق پورا کیا۔ پھر اس سے بڑی زندہ حقیقت اور کیا ہے کہ معراج میں نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد سے اور بار بار عرض کرنے سے پانچ رہ گئیں۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ظاہر زمانے کے لحاظ سے ہمارے آقا حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے آنا لیکن آپ ﷺ کی آمد کے بعد آپ پر ایمان لانا' شب معراج آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نمازیں کم کرنے میں مدد دینا۔ یہ سارے امور جمیع

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ''حیات طیبہ'' کے روشن دلائل ہیں۔ ہمارے اس موقف کو صدر مدرس و شیخ الحدیث دیوبند مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری نے اپنی کتاب ''عقیدۃ الاسلام طبع اول ص ۱۵ تا ص ۱۷ پر خوب بیان کیا ہے اور جمیع انبیاء کی حیات طیبہ کا اقرار کیا ہے۔

ضروری گزارش

آخر پر تمام قارئین کے لیے ایک ضروری گزارش یہ ہے کہ سب عقائد کا تعلق سمعیات سے ہے یعنی ہم نے سید دو عالم ﷺ سے سن کر قبول ہے۔ ہمارے اپنے عقل اور فہم و فرست کو اس میں دخل نہیں یہی حکمت ہے کہ سید دو عالم ﷺ کی تعلیمات کو سمعیات کے ساتھ تعبیر فرماتے ہوئے قرآن مجید نے اہل ایمان کی صفت بیان فرمائی سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنی ''ہم نے سنا اور فوراً مان لیا۔''

اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ کو صرف اپنے عقلی دلائل سے مانتا ہوں تو وہ مسلمان نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اس تعلیم اور ارشاد پر عمل کرتے ہوئے جو نبی کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔

فرمان مجدد پاک ہے۔ من آن خدائے را پرستادم کہ رب محمد است

ترجمہ ''میں تو اس خدا کی پوجا کرتا ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا رب ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ علم عقائد کی ہر کتاب میں عقائد نسفی سے لے کر تمام کتب میں عقائد کو السمعیات کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی جو عقیدہ سید دو عالم ﷺ نے حکم فرمایا اس کو ماننا ضروری ہے۔ اپنے ناقص علم اور تجزیے اور مشاہدہ کو ایمان کی بنیاد نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض لوگوں نے حیات مسیح علیہ السلام اور

ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا انکار کر دیا ہے کہ یہ بات انکی سمجھ اور ناقص علم میں نہیں آتی کہ انسان کس طرح تقریباً دو ہزار سال سے نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس کو آسمان پر اٹھایا گیا ہے حالانکہ قرآن حکیم کی واضح اور روشن آیات‘ احادیث متواترہ اور علماء امت کا اجماع اور اولیاء ملت کا اس عقیدہ پر آج تک اتفاق ہے بالکل اسی طرح حیاۃ انبیاء علیہم السلام قرآن اور نبی کے فرمان سے ثابت ہے اور اس پر اجماع امت ہے۔

لیجئے اس مسئلہ پر اجماع امت اور ائمہ متقدمین بلکہ معترضین تک کے حوالے پیش خدمت ہیں۔

حیات انبیاء علیہم السلام پر ائمہ کے اقوال

(۱) حیات النبی باتصرف الآن کما کان پر اجماع اُمت ہے

حدیث مبارکہ ہے

اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ

(ترجمہ) ’’بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔‘‘

یہ حدیث ابوداؤد‘ دارمی‘ بیہقی‘ ابن ماجہ سب نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۰ پر یہ حدیث مبارک موجود ہے۔ اس کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی انبیاء کرام کی حیات حقیقی پر امت کا اجماع نقل فرماتے ہیں۔

''حیات انبیاء متفق علیہ است' ہیچ کس را در وے خلافے نیست حیات جسمانی دنیاوی حقیقی نہ حیات معنوی و روحانی چنانکہ شہداء راست''

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۱۳)

(ترجمہ) ''انبیا کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی متفق علیہ ہے کسی کو بھی آج تک اس میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کی زندگی جسمانی حقیقی اور دنیاوی ہے۔ شہیدوں کی طرح صرف روحانی اور معنوی نہیں ہے''۔

۲۔ حضرت علامہ یوسف نبہانی

صاحب جواہر البحار علامہ یوسف نبہانی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں۔

وَالْاَحَادِیْثُ فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ

(ترجمہ) ''اور احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسم اور روح دونوں کے ساتھ زندہ ہیں''۔

(جواہر البحار جلد دوم ص ۴۸۳)

۳۔ مشکوٰۃ کی مشہور اور مستند شرح مظاہر میں ہے کہ

''اس حدیث کا اصل یہ ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں' یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ ان کی وہاں حیات حقیقی جسمانی دنیاوی کی طرح ہے۔ نہ کہ حیات معنوی اور روحانی۔ جیسا کہ شہداء کو ہے اور سلام اور کلام بھی عرض ہوتے ہیں۔'' (مظاہر حق جلد اول ص ۳۴۳)

۴۔ ملا علی قاری نور اللہ مرقدہ نے ایک مدلل اور مبسوط بحث کے بعد فرمایا۔

قَالَ ابْنُ حَجَر وَمَا اَفَادَهُ مِنْ ثُبُوْتِ حَيٰوةِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِم السَّلَامُ حَيٰوةِ بِهَا يَتَعَبَّدُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ

(مرقاۃ ص ۲۰۹)

(ترجمہ) ''ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں''۔

اسی طرح مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۸۴ پر ہے۔

اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ وَ يُسْتَمَدُّ مِنْهُ الْمَدَدُ الْمُطْلَقُ

(ترجمہ) ''یعنی بیشک حضور ﷺ زندہ ہیں انہیں روزی پیش کی جاتی ہے اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے''۔

۵۔ تیسیر القاری شرح بخاری۔ علامہ نور الحق دہلوی غیر مقلد

''پوشیدہ نماند کہ دیدن حضرت رسول اکرم ﷺ انبیاء را بہ تکلم آنہا چنانچہ حدیث مذکور بوضوح پیوستہ ناظر در آنست کہ آں ہارا با اشخاص و باجساد دیدہ و قول مختار و مقرر جمہور ہمیں است کہ انبیاء بعد از اقت

موت زندہ اند و بہ حیات دنیوی ''

(ترجمہ) ''یہ بات مخفی نہ رہے کہ آنحضرت ﷺ کا انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھنا اور ان کے ساتھ کلام فرمانا بتارہا ہے کہ آپ ﷺ نے انبیاء کرام کو ان کی ذات اور جسموں کے ساتھ دیکھا ہے۔ اور یہ عقیدہ مختار اور تمام علماء کے نزدیک مقرر اور طے شدہ ہے کہ انبیاء کرام موت چکھ لینے کے بعد اسی دنیا وی زندگی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں''۔

(بحوالہ رحمت کائنات (دیوبندی) ص ۲۱۷)

۶۔ نسیم الریاض کی عبارات

۱۔ آنحضرت ﷺ نے دیگر انبیاء کرام کو بحالت بیداری زمین پر دیکھا جیسا کہ شب معراج بیت المقدس میں ان کی امامت فرمائی اور آسمانوں پر بھی ان سے ملاقات فرمائی۔ جیسا کہ متعدد روایات سے ثابت ہے اس لیے یہ بات کہ انبیاء کرام زندہ ہیں' درست ہے۔

(نسیم الریاض جلد ۴ ص ۱۴۹' رحمت کائنات (دیوبندی) ص ۲۱۷)

۲۔ اسی طرح مزید لکھتے ہیں

اَلْاَنْبِیَآءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ حَیَاةً حَقِیْقَةً

(ترجمہ) ''یعنی انبیاء کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد اول ص ۱۹۶)

۷۔ امام زرقانی و امام بیہقی

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث "لا یترکون فی قبورھم بعد اربعین لیلۃ" کے متعلق امام بیہقی سے نقل کیا ہے۔

قَالَ الْبَیْھَقِیُّ اِنْ صَحَّ فَالْمُرَادُ اَنَّھُمْ لَا یُتْرَکُوْنَ یُصَلُّوْنَ اِلَّا ھٰذَا الْمِقْدَارَ وَ یَکُوْنُوْنَ مُصَلِّیْنَ (زرقانی جلد پنجم ص ۳۳۵)

(ترجمہ) "بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کی مراد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اس عرصہ معینہ کے بعد نماز پڑھنے کے لیے نہیں چھوڑے جاتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص میں نماز پڑھتے ہیں"۔

۸۔ حضرت امام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ انباہ الاذکیا ص ۷ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلنَّظْرُ فِیْ اَعْمَالِ اُمَّتِہٖ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ مِّنَ السَّیِّئَاتِ وَالدُّعَآءُ بِکَشْفِ الْبَلَآءِ عَنْھُمْ وَالتَّرَدُّدُ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالْبَرَکَۃِ فِیْھَا وَ حُضُوْرُ جَنَازَۃِ مِنْ صَالِحِ اُمَّتِہٖ فَاِنَّ ھٰذِہِ الْاُمُوْرَ مِنْ اَشْغَالِہٖ کَمَا وَرَدَتْ بِذٰلِکَ الْحَدِیْثُ وَالْاٰثَارِ

(ترجمہ) "اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا' ان کے لیے گناہوں سے استغفار کرنا۔ ان سے دفع بلا کی دعا فرمانا۔ اطراف زمین میں جانا۔ اس میں برکت عطا فرمانا۔ اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مر جاوے تو اس کے

جنازہ میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ السلام کا معمول ہیں جیسے کہ اس پر احادیث اور آثار وارد ہوئے ہیں''۔

یہی حضرت امام جلال الدین سیوطی ''شرح الصدور'' میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنْ اِعْتَقَدَ النَّاس اَنَّ رُوْحُهٗ وَ مِثَالُهٗ فِیْ وَقْتِ الْقِرَآءَةِ الْمَوْلِدِ وَ خَتمِ رَمَضَان وَ قِرَآءَةِ الْقَصَآئِدِ یَحْضُرُ جَازَ

(ترجمہ) ''اگر لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک اور آپ کا وجود مثالی مولود شریف پڑھتے وقت اور ختم رمضان اور نعت خوانی کے موقع پر موجود اور تشریف فرما ہوتے ہیں تو بالکل جائز ہے۔''

۹۔ امام قسطلانی کا عقیدہ

وَقَدْ قَالَ عُلَمَآءُ نَالَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَ حَیَاتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ مَشَاهِدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَ مَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَ نِیَّاتِهِمْ وَ عَزَآئِمِهِمْ وَ خَوَاطِرِهِمْ وَ ذٰلِکَ جَلِیٌّ عِنْدَهٗ لَا خَفَاءَ بِهٖ

(ترجمہ) ''ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں۔ اپنی امت کو دیکھتے ہیں ان کے حالات اور نیتوں کو اور ان کے ارادوں اور ان کے دل کی باتوں کو جانتے ہیں۔ یہ چیزیں آپ کی لیے بالکل ظاہر ہوتی ہیں اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہوتی۔

(المواہب لدنیہ جلد دوم ص 387 فصل ثانی زیارۃ قبرہ الشریف)

۱۰۔ غیر مقلدین کے اپنوں کا حیات النبی پر واضح موقف

غیر مقلدین کے بانی شوکانی لکھتے ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَاَنَّہٗ لَیَسُرُّ بِطَاعَاتِ اُمَّتِہٖ

(ترجمہ) ''بے شک رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ اپنی امت کی عبادات سے خوش ہوتے ہیں''۔

(نیل الاوطار ج ۴ ص ۱۸۳ مطبوعہ مکتبہ الکلیات الازہر مصر)

۱۱۔ شمس الحق عظیم

آبادی متوفی ۱۳۲۹ ہجری عون المعبود جلد اول ص ۴۰۵
پر بالکل درج بالا عبارت سے ہی حیات النبی ﷺ تسلیم کرتے ہیں۔

۱۲۔ ابن ماجہ مترجمہ علامہ وحید الزمان سے حیات النبی پر اقتباس

علامہ وحید الزمان غیر مقلدین کے مایہء ناز فرد ہیں ان کی ترجمہ شدہ ابن ماجہ شریف انجاح الحاجہ ترجمہ ابن ماجہ جلد اول ص ۴۵۶، ص ۵۷۲، ص ۶۳۹ اور ص ۳۹۱ پر جا بجا حیات النبی ﷺ ﷺ کا واضح اقرار موجود ہے۔
صرف ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

''کل پیغمبروں کے جسم زمین کے اندر صحیح و سالم ہیں اور روح تو سب کی سلامت ہے۔ پس آنحضرت ﷺ مع جسم صحیح و سالم ہیں اور قبر شریف میں زندہ ہیں۔ اہلحدیث کا یہی اعتقاد ہے۔ اگرچہ یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہیں جس میں کھانے پینے کی احتیاج ہو لیکن جو باتیں آنحضرت ﷺ سے دنیاوی حیات کی حالت میں عرض کر سکتے ہیں وہ اب بھی عرض کر سکتے ہیں اور جو فیوض و برکات آنحضرت ﷺ سے پہلے ہوتے تھے وہ اب بھی ہوتے ہیں۔''

(انجاح الحاجہ ترجمہ و شرح ابن ماجہ جلد اول ص ۴۵۶)

تیسرا باب

درود شریف پڑھتے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضری کی نیت ہو

درود شریف پڑھتے وقت حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا ارادہ اور نیت کرنا مقبول بارگاہ رسول ﷺ ہونے کے لیے ضروری ہے۔ درحقیقت درود شریف نبی پاک ﷺ کی صحبت مبارک سے فیضیاب ہونے کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے یوں تو سرکار کے کروڑوں اربوں امتی ہیں لیکن ارشاد نبوی ہے کہ میرے امتیوں کا درود پاک پڑھنا میری بارگاہ میں ان کے قرب اور اعلیٰ پہچان کا ذریعہ ہے جب کوئی حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر درود شریف پڑھے تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور حضور اقدس ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا تصور ازحد ضروری ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں جس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ۱

1 تمام نمازی نماز میں السلام علیک ایھا النبی کے الفاظ سے آپ پر سلام بھیجتے ہیں۔ اس سے کئی مسئلے ثابت ہوئے

(۱) حیات النبی کا ثبوت: ہر نمازی عرض کرتا ہے السلام علیک ایھا النبی اے نبی آپ پر سلام ہو۔ حضور زندہ ہیں تو آپ پر ہر نماز میں ہر نمازی سلام عرض کرتا ہے ورنہ چہ معنی دارد؟

(۲) حضور اقدس کو حاضر و ناظر نہ ماننے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

بعض کہتے ہیں کہ نماز کی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہنا ایسا سلام ہے جو بطور حکایت کے ہوتا ہے نعوذ باللہ حقیقت کے طور پر نہیں ہوتا۔ یہ بات صریحاً قرآن پاک کی نص کے خلاف ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (سورۃ النساء)

(ترجمہ) ''ایمان والو اس وقت تک نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک تم سُکر (نشہ اور بے ہوشی) کی حالت میں ہوتے ہو۔ اور اُس وقت نماز کے قریب جاؤ یہاں تک کہ تم اُن الفاظ کو خوب جان لو۔ جو تم زبان سے ادا کرو۔''

اس آیت مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ اس وقت تک نماز نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے بولے گئے الفاظِ نماز کا ذہن و شعور سے مکمل طور پر ادراک نہ ہو اور دل کی وسعتوں میں ان بولے گئے الفاظ کے مطالب پر مکمل ایمان نہ ہو۔ اگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظِ نمازی بولے لیکن یہ معنی سمجھنے کے باوجود کہ ''اے نبی تم پر سلام ہو'' پھر بھی ان الفاظِ سلام کو حکایت پر ہی محمول کرے تو قرآن پاک کی سورۃ نساء کی مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے مطابق حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ کی شرط پوری نہ کرتے ہوئے اس نے اس سلام کو حقیقتاً نہ جانا لہٰذا نماز نہ ہوئی۔

(۳) حضور اقدس کے حاضر و ناظر ہونے کا بیّن ثبوت۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ التحیات میں پڑھنے سے لازم آیا کہ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ ہر نمازی کے سامنے حاضر ہوتے ہیں کیونکہ ''

''ک''،ضمیر واحد مذکر حاضر کی ہے اور اَیُّ حرف ندا ہے جس کے ساتھ قریب کو ندا کی جاتی ہے اور چونکہ پوری کائنات میں نمازی یہی پڑھ رہے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِی اے نبی تم پر سلام ہو لہذا پوری کائنات میں سرکار اقدس ﷺ حاضر و ناظر ہیں اور امت کا مشاہدہ اعمال فرما رہے ہیں۔

(۴) نورانیت مصطفے ﷺ کا ثبوت

ہر مذہب و مسلک کے نزدیک یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ دوران نماز کسی بھی بشر سے سلام لیا جائے ۔خواہ اشارے سے ہی کیوں نہ ہو۔نماز فوراً ٹوٹ جاتی ہے ۔لیکن دوران نماز'' التحیات آخری'' رکن نماز ہے ۔فرض ہے ۔ درمیان والی التحیات واجب ہے۔کوئی بھی رکن نماز رہ جائے نماز ہرگز نہیں ہو گی ۔لہذا کسی نمازی کی نماز اس وقت قبول ہو ہی نہیں سکتی جب تک نبی پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بحالت التحیات صیغہ حاضر سے یہ عرض نہ کرے السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِی "اے نبی آپ پر سلام ہو"۔آپ پر سلام عرض نہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔

معلوم ہوا کسی بھی بشر سے نماز میں سلام لینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ حضور اقدس کو سلام عرض نہ کرنے سے نماز ہوتی ہی نہیں نتیجہ یہ نکلا کہ سرکار اقدس کو صرف " بشر' مثلکم انا کفر ہے۔حضور عام بشر نہیں بلکہ آپ کی حقیقت نور ہے۔ بلکہ تمام نوریوں سے بھی افضل ہیں ۔اس لیے نماز میں آپ کو سلام عرض کرنا اور وہ بھی صیغہ حاضر اور حرف ندا سے لازمی ٹھہرایا گیا تا کہ ہر کسی کو پتہ چل جائے کہ آپ کی حقیقت نوری ہے۔ ورنہ نماز میں ''بشر محض'' سے سلام و کلام کرنے سے تو نماز مطلقاً ہوتی ہی نہیں۔

دلیل نمبر ۲

حضور اقدس کے اعمال امت پر حاضر و ناظر ہونے پر اجماع امت ہے اور اجماع کے خلاف چلنا گمراہی ہے

یہ حقیقت ہے کہ امت کے اندر مختلف مسائل پر مختلف علمی انداز میں اختلاف موجود رہا ہے۔ لیکن یہ عقیدہ کہ حضور اقدس ﷺ امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں یہ اجماعی عقیدہ ہے۔ اور جس چیز پر اجماع امت ہو' یعنی ساری حضور پاک ﷺ کی امت متفق ہو اس کے خلاف جو آدمی چلے وہ قرآن وحدیث کی رو سے صریحاً گمراہی پر ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی دیوبند سے جو کتاب چھپی ہے اس کی عبارت ملاحظہ کریں۔

''باچندیں اختلاف وکثرت مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس رادریں مسئلہ خلافی نیست کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز وتوہم وتاویل دائم وباقی است وبر اعمال امت حاضر و ناظر۔ ومر طالبانِ حقیقت راومتوجہان آنحضرت رامفیض و مربی''۔

(مکتوب سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل مع اخبار الاخیار مطبوعہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۶۱)

(ترجمہ) ''یعنی علمائے امت میں اتنے اختلافات وکثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں آج تک کوئی اختلاف نہیں کہ حضور پرنور نبی

کریم رؤف ورحیم ﷺ کی حیات دنیوی میں کسی شبہ کسی مجاز کسی وہم اور کسی تاویل کا کوئی عمل دخل نہیں اور آپ رؤف ورحیم ﷺ امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں۔ نیز طالبان حقیقت کیلیے اوران لوگوں کے لیے جو حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی جانب توجہ رکھتے ہیں حضور اقدس ﷺ ان کو فیض بخشنے والے اوران کی تربیت کرنے والے ہیں۔''۔

مقام غور ذرا یہ اجماع امت ملاحظہ کریں کہ گیارہویں صدی تک کسی مذہب کے کسی عالم کو اس میں شک نہ تھا سب مانتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں۔ آپ کی حیات طیبہ حقیقی ہے اور جو بھی آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں متوجہ ہوتا ہے حضور اقدس نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ان کو فیض پہنچاتے ہیں۔ اس اجماع امت کیساتھ ذرا صحاح ستہ کی درج ذیل احادیث بھی ملا کر پڑھیں۔

1. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ (رواہ الترمذی)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا کہ امت محمدیہ (ﷺ) کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور فرمایا جو جماعت سے الگ ہو گیا وہ اکیلا ہی آگ میں ڈالا جائے گا۔''

2. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمْ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار

(ابن ماجہ)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سواد اعظم یعنی بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ اور بے شک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔''

3.عَنِ ابِیَ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ

(مسند احمد، ابوداؤد)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جماعت مسلمین سے ایک بالشت بھی ہٹا۔ تو اس نے اسلام کا پٹا اپنی گردن سے اتار پھینکا۔''

4.عَنْ معاذ بْنِ جَبَلِ بنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِ نْسَان کَذِئْبِ الْغَنَم یَاْ خُذُ الشَّا ۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَاب وَ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ

(ترجمہ) ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ شیطان انسانوں کے لیے اُس بکری کے بھیڑیے کی طرح ہے جو گلے سے بچھڑ جائے اور گلے سے دور ہونے والی ہو۔ کیونکہ بھیڑیا گلے کے کنارہ والی بکری کو آسانی سے پکڑ لیتا ہے۔ لہٰذا تم گروہ بندیوں سے بچو۔ اور تم پر لازم ہے کہ جماعت اور عام امت محمدیہ کے ساتھ رہو''۔

یہ تمام احادیث مبارکہ مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل سوم سے ہم نے نقل کی ہیں۔

اہل سنت و جماعت کی صداقت کے لیے چھ امور جو ان احادیث سے واضح ہوئے

ان درج بالا احادیث مبارکہ سے درج ذیل چھ امور روز روشن کی طرح واضح ہو گئے۔

1. امت محمدیہ قیامت تک کسی دور میں بھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔
2. اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔
3. جو مسلمانوں کے کسی بھی متفقہ اور اجماعی عقیدہ سے جدا ہو گیا وہ آگ میں گیا۔
4. فرمایا سواد اعظم یعنی میری امت کی بڑی جماعت کی پیروی کرو۔
5. فرمایا گلے اور ریوڑ سے بچھڑنے والی بکری اور دور رہنے والی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے لہٰذا ایسی غلطی کہ ساری امت سے الگ الگ فرقہ بنانا یہ غلطی نہیں کرنی چاہیے۔ اور فرمایا تم پر لازم ہے کہ جماعت اور اجماع امت کے دامن میں رہو۔
6. فرمایا جو ایک بالشت بھر بھی جماعت سے ہٹا تو حقیقت میں اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سی اتار دیا۔

ان احادیث مبارکہ میں ذرا غور و فکر کریں اور اب پوری امت کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس بات پر اجماع امت نقل فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آج تک باوجود کثرت مذاہب کے

کسی ایک عالم نے بھی مسئلہ مذکور میں اختلاف نہیں کیا۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں ۔آج کے وہابی یا جو بھی اپنے اعمال پر حضور ﷺ کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے انہیں محولہ بالا احادیث مبارکہ پکار پکار کر دعوت عمل دے رہی ہیں اور امت کا اجماع کہ حضور اقدس ﷺ اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں دعوت ایمان دے رہا ہے۔

اے عزیز سوچنا چاہیے کہ ساری امت اور وہ بھی مسلسل گیارہ صدیاں تک تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتی ۔ ذرا اپنی طرف دھیان کرنا چاہیے ۔کہیں تیرے ساتھ ہی شیطانی معاملہ تو نہیں ہے۔آج وقت ہے۔آقا کی بارگاہ اقدس میں گنبد خضریٰ کا تصور جما کر' یوں سمجھ کہ میں آپ کی بارگاہ اقدس میں ہوں حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کی نیت سے درود شریف پڑھ اور آپ کا لطف و کرم مانگ حضور پرنور ﷺ تجھے فیض عطا کریں گے اللہ کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

دلیل نمبر ۳

اعمال امت پر حضور اقدس کے حاضر و ناظر ہونے کے لئے مشکوٰۃ شریف کی صریح حدیث مبارکہ

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں ۔ جس میں خصوصیت سے یہ ثابت ہے کہ حضور پرنور ﷺ امت کے اعمال پر ہر وقت حاضر و ناظر ہیں خواہ کوئی امتی چھپ کر عمل کرے یا دور بیٹھ کر کرے یا دور کھڑا

ہو کر کرے وہ نگاہِ نبوت سے پوشیدہ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَ فِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَآءَ الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اَنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ

(مشکوٰۃ شریف باب صفۃ الصلوٰۃ مترجم ج اول ص ۱۷۴، ۱۷۵)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی امامت کرائی۔ سب صفوں سے پچھلی صف میں ایک شخص نے غلط طریقہ سے نماز ادا کی۔ سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ اس سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ اے شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے تم نہیں دیکھتے کہ تو کس طرح نماز ادا کرتا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح آگے دیکھتا ہوں''۔

اس حدیث مبارکہ سے چند امور ثابت ہوئے۔

۱۔ یہ حدیث حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو صحیح اور مرفوع حدیثیں روایت کرتے ہیں کیونکہ انہیں حفظ کی دولت میرے آقا نبی کریم ﷺ نے لپ بھر کر چادر میں عطا کی۔ (بخاری شریف)

مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث مبارک موجود ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے قبول فرمائی ہے۔ اس حدیث مبارک پر محدثین کی قطعاً کوئی جرح درج نہ ہے اس طرح یہ غیر مجروح حدیث ہے۔ اور اس مضمون کی موید احادیث بخاری ومسلم میں موجود ہیں۔

۲۔ ظہر کی نماز میں فِیْ مُؤَخِّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَآءَ الصَّلٰوۃَ

''سب سے آخری صف میں ایک آدمی تھا اس نے نماز میں کوئی غلطی کی''

صفوف صف کی جمع ہے اور عربی کا قانون یہ ہے کہ کم از کم تین یا تین سے زیادہ پر جمع کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ہمارے آقا ومولیٰ وملجا حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہیں۔ پتہ نہیں کتنے ہزار صحابہ اس جماعت میں موجود تھے۔ کیونکہ صفوف جمع کا لفظ آیا ہے۔ بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ جس صحابی نے نماز میں کوئی غلطی کی وہ فِیْ مُؤَخِّرِ الصُّفُوْفِ آخری صفوں میں تھا اور اس کی نماز میں غلطی کو حضور پرنور ﷺ مشاہدہ فرمارہے ہیں حالانکہ آپ خود جماعت کرا رہے تھے۔

۳۔ حضور پرنور ﷺ نے نماز کے بعد صرف اس ایک شخص کو ہی آواز دی۔ اس اکیلے سے ہی مخاطب ہوئے۔ سارے صحابہ کے مجمع پر سکوت طاری ہے امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کی مبارک زبان ہلتی ہے۔ اس صحابی کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ تُو نے نماز میں یہ غلطی کی جبریل وحی نہیں لے کر آیا۔ بلکہ نبی پاک ﷺ نے اپنی قوت مشاہدہ اور اعمال امت پر حاضر وناظر ہونے کی خود ہی تصریح کرتے ہوئے دو باتیں فرمائیں۔

۱۔ ''تمہیں خوف خدا نہیں کہ نماز غلط طریقے سے ادا کرتے ہو''

۲۔ اَنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنَّهٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ

(ترجمہ) ''کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے''

جو لوگ اعمالِ امت پر نبی پاک ﷺ کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے انہیں یہ الفاظ مبارک بار بار دہرانے چاہئیں اور اپنے نفس امارہ پر لعنت برساتے ہوئے حضور اقدس کے حاضر و ناظر ہونے کے عقیدہ کا قائل ہو جانا چاہیے یعنی حضور اقدس اپنے امتیوں کو جمع کے صیغے سے کُل اُمت کو فرما رہے ہیں کہ ''کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے''

۲۔ پھر جو فرمایا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہ مشاہدہ جبریل کے بتانے سے نہیں بلکہ بارگاہ الٰہی سے آپ کو جو **اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا** بنا کر بھیجا گیا اس کے مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں آگے کی طرف دیکھتا ہوں خدا کی قسم اسی طرح میں پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ یہی الفاظ مسلم شریف میں بھی موجود ہیں۔

۳۔ حدیث مبارک میں **اَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَىَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ** میں **شَيْءٌ** نکرہ ہے جو عموم کیلیے آتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ امتی دنیا کے کسی کونے پر کتنا چھوٹے سا چھوٹا عمل ہی کیوں نہ کرے حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں۔ ''تمہارا وہ عمل بھی مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے''۔ اللہ تعالیٰ اس حدیث مبارکہ پر عقیدہ و عمل رکھنے کی توفیق فرمائے۔

دلیل نمبر ۴

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

کی تفسیر مبارکہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''یعنی باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابیکہ بدان از ترقی مجوب ماندہ است کدام است پس او شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص ونفاق شمارا لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع درحق امت مقبول و واجب العمل است۔ (تفسیر عزیزی جلد اول ص ۵۸۶)

(ترجمہ) ''یعنی تمہارے رسول تم پر گواہ ہیں اس لیے کہ آپ نور نبوت کے ساتھ اپنے دین کے ہر دین دار کے رتبہ پر مطلع ہیں کہ میرے دین میں کون کس درجہ پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور جس حجاب کی وجہ سے وہ ترقی سے مجوب ہو گیا ہے وہ کونسا ہے؟ پس آپ پہچانتے ہیں۔ تمہارے گناہوں اور تمہارے ایمان کے درجوں کو اور تمہارے اچھے اور برے اعمال کو اور تمہارے اخلاص ونفاق کو۔ اس لیے آپ کی شہادت دنیا میں شرع کے حکم سے امت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔

دلیل نمبر ۵

روح مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہر گھر میں موجود ہے

شفا شریف کی شرح میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ لِاَنَّ رُوْحَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ

حَاضِرٌ فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ.

(شرح شفاء لملاعلی قاری جلد دوم ص ۱۱۷)

(ترجمہ) ''یعنی اگر کسی مسلمان کی ملاقات کو جاؤ وہ گھر میں موجود نہ ہو تو کہو کہ میرا اسلام و رحمت و برکت ہو۔ نبی کریم ﷺ پر' کیونکہ حضور پرنور ﷺ کی روح مبارک ہر اہل اسلام کے گھر میں حاضر رہتی ہے۔

دلیل نمبر ۶

مساجد میں حضور اقدس پر سلام کرنے کی وجہ

مرقاہ شرح مشکوۃ میں حضرت ملا علی قاری مساجد میں داخلہ کے وقت حضور پرنور ﷺ پر درود و سلام عرض کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ الْغَزَالِیْ سَلِّمْ عَلَیْهِ وَاِذَا دَخَلْتَ فِی الْمَسَاجِدِ فَاِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَحْضُرُ فِی الْمَسَاجِدِ

(ترجمہ) ''امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب مسجدوں میں جاؤ تو حضور ﷺ پر سلام عرض کرو۔ کیونکہ آپ مسجدوں میں موجود ہوتے ہیں۔''

دلیل نمبر ۷

حدیث تَنَامُ عَیۡنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلۡبِیۡ کی شرح

از مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۹۹ میں حدیث تَنَامُ عَیۡنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلۡبِیۡ کے تحت بیان فرماتے ہیں۔

تَنَامُ عَیۡنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلۡبِیۡ کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آ گاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت احوال خویش لہذا نوم درحق آن سرور ناقض طہارت نگشت۔ وچوں نبی دررنگ شبانست در محافظت است خود غفلت شایان منصب نبوت اونباشد“

(ترجمہ) حدیث مبارکہ ”یعنی میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا“ جو لکھی ہوئی ہے اس میں دوام آ گاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اپنے اور اپنی امت کے احوال سے غافل نہ ہونے کی خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیند آنحضرت ﷺ کے حق میں وضو کو توڑنے والی نہ ہوئی اور جبکہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کی محافظت میں محافظ کی طرح ہیں تو پھر غفلت منصب نبوت کے مناسب اور شایان شان ہی نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۸

قرآن پاک سے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونیکی صراحت

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

(ترجمہ) ''اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا۔''

چونکہ آپ ہیں ہی شاہد لہذا درود شریف پڑھتے حضور پرنور رؤف و رحیم ﷺ کا اپنے ہر امتی کا مشاہدہ فرمانا ایک بدیہی امر ہے۔

شَاهِدًا بمعنی حاضر مختلف نظائر سے ثابت ہے مثلاً ہم نماز جنازہ میں پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَآئِبِنَا

(ترجمہ) ''اے اللہ ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے''

یہاں حاضر غائب کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے۔ اور یہی شاہد بمعنی حاضر ہونے کی اصل ہے اور جو حاضر ہو وہ ناظر بھی ہوتا ہے یعنی دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کو تمام جہانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور آپ سب کے لیے شاہد ہیں۔ ویکون الرسول علیکم شھیدا کی تفسیر آپ تفسیر عزیزی سے اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

دلیل نمبر ۹

شاہد کا معنیٰ حاضر بخاری شریف سے

خطبہ حجۃ الوداع میں آخر پر حضور پرنور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ

(ترجمہ) ''خبردار ہر حاضر غائب کو میری یہ باتیں پہنچا دے۔''

(بخاری شریف حدیث نمبر ۶۹۹۳ مشکوٰۃ مترجم جلد ۱ ص ۶۰۲)

دلیل نمبر ۱۰

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا کی تفسیر روح البیان سے

علامہ سیّد اسماعیل حقی اپنی تفسیر روح البیان پارہ ۲۶ سورہ فتح تحت آیت **اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا** میں فرماتے ہیں

قَالَ بَعْضُ الْکَبَائِرِ اِنَّ مَعَ کُلِّ سَعِیْدٍ رَفِیْقَهٗ مِنْ رُوْحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الرَّقِیْبُ الْعَتِیْدُ عَلَیْهِ ..... الخ

(ترجمہ) ''بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر نیک بخت کے ساتھ حضور ﷺ کی روح مبارک ہر وقت موجود رہتی ہے اور رقیب وعتید سے یہی مراد ہے''۔

دلیل نمبر ۱۱

سلسلہ سہروردیہ کے بانی کا عقیدہ مبارکہ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''پس باید کہ بندہ بچنان کہ حق سبحانہ' را پیوستہ بر جمیع احوال خود ظاہراً و باطناً واقف و مطلع بیند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را نیز ظاہر و باطن داند''۔

(ترجمہ) ''یعنی چاہیے کہ جس طرح حق تعالیٰ کو ہر حال میں ظاہر و باطن طور پر واقف جانے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ظاہر و باطن میں حاضر و ناظر جانے۔''

(مصباح الہدایت ترجمہ عوارف المعارف ص ۱۶۵)

دلیل نمبر ۱۲

حدیث بخاری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا یُخْفِیْ عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ

(صحیح بخاری جلد اول ص ۱۰۲)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف تمہارے سامنے دیکھتا ہوں۔ قسم ہے بخدا' نہ مجھ پر تمہاری نماز کی ظاہری حالت پوشیدہ ہوتی ہے اور نہ باطنی خضوع

وخشوع۔ بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ سے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

امام الانبیاء ﷺ کیلئے قرب و بعد کا کوئی فرق نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۱۳

حضور اقدس مدینہ شریف میں تشریف فرما لیکن ہاتھ جنت میں

حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی نورانیت و روحانیت کائنات کے ذرہ ذرہ کے لیے ثابت ہے۔ روح مصطفےٰ ﷺ پوری کائنات میں اور تمام جہانوں میں اپنے جمالِ جہاں آرا اور نورانی تابش کے ساتھ ہر جگہ جلوہ فرما ہے۔ اس لحاظ سے محبوب اقدس کے لیے قریب و بعید اور دور و نزدیک کی کوئی حیثیت اور اہمیت ہی نہیں۔ روح اقدس کے ساتھ جسم اطہر بھی اتنا لطیف اور نورٌ علیٰ نور بلکہ سراپا سراجاً منیراً ہے کہ وہاں بھی قرب و بعد برابر ہیں۔

ہمارے اس مدعا پر یہ صحیح حدیث مبارکہ شاہد و عادل ہے کہ آپ ﷺ نماز میں تھے۔ دوران نماز ہی دست مبارک آگے بڑھایا جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی دیکھا بعد میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دست مبارک کیوں بڑھایا۔ ارشاد فرمایا۔ میں نے جنت کو دیکھا۔ پھر میں نے جنت کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا۔ اگر میں اس خوشے کو توڑ لیتا تو رہتی دنیا تک تم اس کو کھاتے رہتے

(بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا آپ ہیں مدینہ شریف میں لیکن دست مبارک جنت میں پہنچ گیا جو سات آسمانوں سے اوپر ہے۔ پھر درود

شریف پڑھنے والے تک فاصلہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟

دلیل نمبر ۱۴

صحیح مسلم شریف و ترمذی کی حدیث کہ اللہ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی ہے

یہ سچ ہے کہ اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے اس کے مشرق و مغرب میں بہت زیادہ فاصلہ ہے لیکن جب کسی چیز کو سمیٹا جائے تو بُعد قرب میں بدل جاتا ہے۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قریب و بعید کی کوئی حیثیت نہیں جس کے دلائل میں سے ایک بہت بڑی دلیل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح مسلم شریف اور ترمذی شریف میں وہ قولی حدیث مبارکہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے میرے لیے زمین سمیٹ کر رکھ دی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَ مَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْھَا

(رواہ مسلم، ترمذی شریف مترجم ج ۲ ص ۳۷ مشکوٰۃ شریف باب فضائل سیّد المرسلین صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ فصل اول جلد سوم مترجم ص ۱۲۱)

(ترجمہ) ''حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی ہے تو میں نے

اس کے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کو دیکھ لیا ہے اور عنقریب میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے لیے سمیٹی گئی ہے۔''

اس حدیث مبارکہ کی تائید اور تفصیل میں ایک اور حدیث صحیح کچھ اس طرح ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ رَفَعَ لِیَ الدُّنیَا فَاَنَا اَنظُرُ اِلَیھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِن" کَاَنَّمَا اَنظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ اِلٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(کنز العمال بحوالہ مقالات کاظمی ج ۳ ص ۱۱۰، شرح مواہب الدنیہ للزرقانی بحوالہ جاء الحق حصہ اول ص ۷۲)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری دنیا کے حجابات اٹھا دیئے ہیں اور اسے میرے سامنے پیش فرما دیا ہے۔ پس میں اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھ رہا ہوں اس حدیث مبارک کی موجودگی میں درود شریف پڑھنے والا پوری روئے زمیں پر بظاہر کتنی دور ہو حضور پر نور ﷺ کے لیے یہ فاصلہ کیا حیثیت رکھتا ہی جبکہ امتی کا درود شریف پڑھنا اپنے آقا ﷺ کے ساتھ ایک بلا واسطہ رابطہ ہے جو پوری امت کے نزدیک مسلمہ ہے۔ اور حضور پر نور ﷺ جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

دلیل نمبر ۱۵

بخاری و مسلم کی صریح حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرب و بُعد برابر ہونے کا ثبوت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اس حدیث مبارک کے راوی ہیں موضوع سے متعلقہ متفق علیہ حدیث مبارک کی عبارت مع ترجمہ پیش خدمت ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے۔

فَقَالَ اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرْطٌ وَاَنَا عَلَیْکُمْ شَهِیْدٌ وَاِنِّیْ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا

(ترجمہ) ''ارشاد فرمایا میں تمہارے لیے آگے چل کر بندوبست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور بے شک تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے اور بے شک میں اس جگہ کھڑے کھڑے اب اس کو دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری، مسلم، مشکوۃ شریف (مترجم) جلد سوم ص ۲۰۴)

مشکوۃ شریف کی اسی باب میں آگے ایک اور حدیث مبارکہ کے الفاظ اس سے بھی زیادہ ہمارے موضوع کو روز روشن کی طرح ثابت کر رہے ہیں۔

قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِیْ هٰذَا

(ترجمہ) ''فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں حوض کوثر کو اس جگہ سے کھڑے ہو کر دیکھ رہا ہوں۔

(مشکوۃ شریف جلد سوم ص ۲۰۹)

ان دونوں احادیث مبارکہ میں اَنْظُرُ مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال دونوں کو شامل ہے اور یہ اس بات پر دلالت ہے کہ دوامی طور پر حضور اقدس ﷺ کے لیے مدینہ شریف بیٹھ کر حوض کوثر دیکھنا ثابت ہے اس طرح سات آسمانوں سے اوپر جنت اور حوض کوثر تک کا فاصلہ سرکار مدنی ﷺ کے لیے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔

دلیل نمبر ۱۶

حدیث صحیح بخاری، حضور اقدس ﷺ جنگ کے تفصیلی حالات مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بیان کرتے ہیں

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَ جَعْفَرًا وَابْنُ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ خَبْرُ ھُمْ فَقَالَ اَخَذَالرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَالرَّایَۃَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَالرَّایَۃَ بْنُ رَوَاحَۃُ فَاُصِیْبَ وَ عَیْنَاہ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَالرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ۔

(رواہ البخاری، مشکوۃ جلد ۳ ص ۱۷۲)

(ترجمہ) ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے جنگ موتہ میں حضرت زید، حضرت جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اسی وقت ہی عطا فرمادی جبکہ ان کی طرف سے ابھی کوئی خبر (مدینہ شریف) نہ آئی تھی۔ پس آپ حضور پر نور ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا کہ لو جھنڈا زید نے اٹھایا اور وہ شہید کر دیے گئے پھر فرمایا اب جھنڈا جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید کر دیے گئے ہیں اور حضور پر نور ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ پھر فرمایا حتی کہ اب جھنڈا سیف من سیوف اللہ یعنی اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید کے ہاتھ میں ہے یہاں

تک کہ اللہ نے اہل اسلام کو دشمنوں پر فتح عطا فرما دی ہے''۔
(مشکوٰۃ شریف جلد سوم ص ۱۷۲)

دلیل نمبر ۱۷

نجاشی کے وصال کی خبر مدینہ منورہ بیٹھ کر بیان فرمادی

بخاری و مسلم و دیگر کتب احادیث و تفاسیر اور سیر و تاریخ کی کتب میں یہ واقعہ موجود ہے کہ حضور پرنور رؤف ورحیم ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی کے دنیا سے جانے کا اس روز ذکر کیا جس روز ان کی وفات ہوئی اور آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرو۔

دلیل نمبر ۱۸

حضور اقدس ﷺ بلا واسطہ بھی درود و سلام سنتے ہیں

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں لہٰذا درود شریف پڑھتے وقت بارگاہ رسالت میں حاضری کی نیت ہو حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت جلد دوم ص ۱۰۷۴ پر ارشاد فرماتے ہیں۔
''حضور اکرم ﷺ کا خوب ذکر کرو اور آپ پر درود و سلام بھیجو اور آپ کے ذکر کی حالت میں ایسے بن جاؤ گویا کہ حضور پرنور ﷺ تمہیں ملاحظہ فرما رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں اور تم حضور اقدس حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جلال و عظمت اور حیا و ادب کے ساتھ دیکھ رہے ہو''
چونکہ حضور اقدس ﷺ کے لیے قریب اور بعید میں کوئی فرق ہی نہیں

۔لہٰذا جب بھی ہم درود وسلام پڑھیں ہمارا رابطہ مدینہ پاک میں ہو جاتا ہے۔ اس پر حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جنہیں ہم دو دیگر جلیل القدر محدثین کے علاوہ امام الوہابیہ علامہ ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام سے بھی نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ کسی وہابی کو بھی اس کی تصدیق میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَیۡسَ مِنۡ عَبۡدٍ یُصَلِّیۡ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیۡ صَوۡتُہٗ حَیۡثُ کَانَ

(جلاء الافہام ص ۶۵ از امام الوہابیہ ابن قیم، الجواہر المنظم ص ۱۲ از محدث کبیر ابن حجر، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۱۳)

(ترجمہ) ''جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو مجھ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی موجود ہو۔

دلیل وہ جو چمکتے سورج سے زیادہ روشن ہو۔ بعد از وصال بلا واسطہ درود وسلام سننے پر جلاء الافہام ص ۷۳ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیر یہ اور انیس الجلیس مصنفہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی ص ۲۲۲ پر یہ صریح حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

صَلُّوۡا عَلَیَّ فِیۡ کُلِّ یَوۡمِ الۡاِثۡنَیۡنِ وَالۡجُمۡعَۃِ بَعۡدَ وَفَاتِیۡ فَاِنِّیۡ اَسۡمَعُ صَلٰوتَکُمۡ بِلَا وَاسِطَۃٍ

(ترجمہ) ''فرمایا ہر جمعہ و پیر کو مجھ پر میری وفات کے بعد زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں''۔

دلیل نمبر ۱۹

نگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت

علمِ تدریس کا ایک بنیادی اصول ہے آسان سے مشکل کی طرف جب عام مضامین جیسے فزکس ریاضی یا دیگر علوم میں آسان اور عام فہم کلیات کی پہلے سمجھ ہو تو پھر بڑے کلیات اور حقائق سمجھ میں آسکتے ہیں تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ کئی بدبخت براہ راست حضور اقدس علیہ السلام کے تصرفات کا انکار کرتے ہیں۔ کاش! وہ اس بارگاہ کی بات کرنے سے پہلے اولیاء پھر صحابہ پھر جملہ انبیاء کے مقامات کو دیکھتے اور پھر اپنے آقا کی وسعت ملاحظہ کر لیتے تو شاید کبھی انکار کی جرأت نہ ہو سکتی۔ آئیں! اس مسئلہ مشاہدۂ اعمالِ امت' حاضر و ناظر اور تصرفِ مصطفے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی تدریجی طریقے سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

(۱) قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک ولی اللہ حضرت آصف بن برخیا کے تصرف اور وسعت نگاہ ولایت کا واقعہ موجود ہے۔ کہ آپ نے آنکھ جھپکنے سے پہلے بلقیس کا تخت حضرت سلیمان کے دربار میں حاضر کر دیا۔ یہ خواب نہیں بلکہ سرِ دربار دن دیہاڑے دیکھتی آنکھوں کے سامنے واقعہ ہوا جو قرآن مجید میں ہمیشہ تلاوت کیا جاتا رہے گا۔

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینۃ المنورہ میں جمعہ شریف کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں لیکن روحانی قوت کا یہ عالم ہے کہ ہزاروں میل دور سے حضرت ساریہ کو آواز دی کہ پہاڑ کے پیچھے دیکھ اور حضرت ساریہ نے یہ آواز سن بھی لی۔ یہ واقعہ مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

(۳) قرآن مجید سورہ نمل میں فرماتا ہے کہ تین میل کے فاصلے سے حضرت

سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز سن لی اور مسکرا دیئے۔

(۴) حضرت آصف بن برخیا، حضرت عمر فاروق اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے حقیقت پر مبنی واقعات کے بعد دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کوئی ہزاروں میل سے بھی آتا تو آپ اسے فرماتے۔

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ

(ترجمہ) ''یعنی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھا کر آئے ہو اور کیا گھر میں باقی چھوڑ کر آئے ہو۔ (القرآن)

(۵) درج بالا ہستیوں کے تصرف کی وسعت کے بعد اب ذرا بنظر ایمان اپنے آقا ﷺ کے تصرف کا دائرہ دیکھیں کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کسی ایک قوم یا علاقے کی طرف نبی نہیں بن کر آئے بلکہ جمیع انسانیت کے لیے نبی اور تمام جہانوں کے لیے رحمۃ اللعالمین ہیں۔

لہٰذا تمام جہان ہر وقت آپ کی نگاہ میں اور آپ کے تصرف میں ہیں جہاں جہاں اور جس جس کو رحمت کی ضرورت ہوتی ہے آپ ﷺ کو ان کا علم بھی ہے۔ اور آپ ان پر رحمت فرماتے بھی ہیں۔ ورنہ تو آپ کو رحمۃ اللعالمین کے منصب پر فائز کرنے کا کوئی معنی ہی نہیں بنتا۔ اللہ کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

دلیل نمبر ۲۰

حدیث معراج سے انبیاء کا امکنہ متعددہ میں حاضر و ناظر ہونے کی صراحت

مسلم شریف جلد اص ۹۶ مطبع انصاری دہلی باب الاسراء برسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور دیگر کتب حدیث میں واقعہ معراج تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ جس میں سرکار اقدس نور مجسم' رحمت ہر عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَھُوَ قَآئِمٌ يُصَلِّي فِيْ قَبْرِهٖ

(ترجمہ) ''میرا گذر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ وہاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں''۔

پھر فرمایا

۲۔ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ اِمَامًا ثُمَّ عُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا

(ترجمہ) ''فرمایا پھر ہم چلے یہاں تک کہ بیت المقدس میں پہنچے میں نے وہاں تمام نبیوں اور رسولوں کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ پھر مجھے پہلے آسمان کی طرف لے جایا گیا''۔

(مواہب اللدنیہ جزو ۲ ص ۱۶'۱۷ مطبوعہ مصر' صحیح مسلم جلد ا ص ۹۶ مطبع انصاری دہلی' تفسیر ابن جریر جزو ۵ ص ۳)

۳۔ بیت المقدس میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھا کر آپ ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں مختلف آسمانوں پر حضرت آدم' حضرت یحیٰ ' حضرت عیسیٰ' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت ہارون' حضرت موسیٰ' اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور ان سب سے ملاقات ہوئی۔
(دیکھئے بخاری شریف جلد ا ص ۵۴۹'۵۴۸ باب المعراج۔ مسلم شریف جلد ص ۳ باب الاسراء)

یہاں انبیاء علیہم السلام جن کا وصال ہو چکا ہے ان کا اپنی قبروں میں موجود ہونا' بیت المقدس میں تمام نبیوں اور رسولوں کا حضور پرنور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنا' کیونکہ ارواح انبیاء نے نماز نہیں پڑھی بلکہ واضح الفاظ ہیں۔

"فَصَلَّیْتُ فِیْهِ بِالنَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِمَامًا"

(ترجمہ) ''کہ میں نے نبیوں اور رسولوں کی امامت کرائی۔

اور پھر مختلف انبیاء کا آسمانوں پر بیک وقت موجود ہونا صراحت سے ثابت ہے۔ پھر یہ بھی امر واقعہ ہے کہ معراج شریف میں پچاس نمازوں کا تحفہ ملا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار عرض کرنے پر حضور اقدس واپس تشریف لے جاتے رہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد سے پانچ رہ گئیں یعنی بار بار حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرنا اور حضور سید عالم ﷺ کا واپس جانا اور نتیجہ یہ ہونا کہ پچاس سے پانچ نمازیں رہ گئیں۔

اب جو آدمی ان احادیث صحیحہ پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے۔

۱۔ کہ حیات الانبیاء بعد از وصال کا اقرار کرے کیونکہ احادیث صحیحہ میں حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں۔

"فَصَلَّیْتُ فِیْهِ بِالنَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِمَامًا"

ان الفاظ میں کہیں ارواح انبیاء کے نماز پڑھنے یا ان کے اجسام کے متشکل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ صراحتاً نبیوں اور رسولوں کو حضور پرنور ﷺ نے نماز پڑھائی۔

۲۔ بیک وقت مختلف جگہوں بلکہ مختلف جہانوں میں حاضر و ناظر ہونے اور تصرف کرنے کی انبیاء کی قوت ماننا پڑے گی یا واقعہ معراج کا انکار کرنا پڑے گا جو کہ نصِ قرآنی سے ثابت ہے۔

۳۔ بعد از وفات استمداد یعنی وفات کے بعد مدد کر سکنا کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ پچاس سے پانچ نمازیں حضرت موسیٰ کی مدد و نصرت سے ہوئیں جو کہ قبل ازیں وفات پا چکے تھے۔ اگر کوئی آدمی استمداد بعد از وصال کا منکر ہے تو اسے پچاس نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ پانچ تو فوت شدہ کی مدد سے پچاس سے کم ہو کر ہوئیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ حیات النبی' حاضر و ناظر اور فوت شدہ کی مدد کے انکار سے احادیث صحیحہ کا انکار۔ واقعہ معراج کا انکار اور پانچ کی بجائے پچاس نمازیں پڑھنا لازم آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عقائد اہلسنت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دلیل نمبر ۲۱

التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے اولیاء کاملین' محدثین' فقہاء اور خود وہابی دیوبندی علماء کا اس سے نبی پاک کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال کرنا

التحیات میں ہر نمازی اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھتا ہے۔ اولیاء کاملین اسلاف اکابر حفاظ محدثین اور ہر مسلک کے جلیل القدر فقہاءِ کرام التحیات میں اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا مراد لیتے ہیں۔ ہم غزالی زماں حضرت سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق کو فخر سے پیش کرتے ہوئے ذیل میں انیس کتب اور ان کے مصنفین کا ذکر کر رہے ہیں جنہوں نے یہ لکھا کہ التحیات میں جب آدمی اللہ کریم کی بارگاہ بے نیاز میں حاضر ہوتا ہے اور ہر قسم کی عبادت کا تحفہ اللہ کی بارگاہ بے نیاز میں پیش کرتا ہے تو کوئی ایسا لمحہ نہیں ہوتا جب حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بھی وہاں اللہ کریم کی بارگاہ میں تشریف فرما نہ ہوں پس حبیب کریم ﷺ بھی حرمِ حبیب میں حاضر موجود ہوتے ہیں تو اللہ کی بارگاہ میں التحیات پیش کرنے کے بعد ہر نمازی انشاء کے طریق پر اور بالمشافہ سمجھ کر بلاواسطہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے ہدیہءِ سلام پیش کرتا ہے۔ فاذالحبیب فی حرم الحبیب حاضر یعنی نمازی کے نماز پڑھتے ہوئے حضور پرنور ﷺ بھی حرم حبیب میں حاضر و موجود ہوتے ہیں۔ التحیات کی تشریح میں یہ الفاظ فاذالحبیب فی حرم الحبیب حاضر محدثین عظام قطب ربانی غوث صمدانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی، حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی، حضرت امام بدرالدین عینی، حضرت امام قسطلانی، حضرت امام زرقانی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت علامہ جلال الدین محقق دوانی کے علاوہ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی اور مخالفین کے پیشواؤں جیسے مولانا شبیر احمد عثمانی، نواب صدیق حسن بھوپالوی اور صاحب عون المعبود اور صاحب تیسیر القاری شرح بخاری نے بھی بعینہٖ فاذالحبیب فی حرم الحبیب حاضر کے الفاظ التحیات کی شرح میں ذکر کیے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل

کتابوں کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

(۱) قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانی کی مبارک تصنیف کتاب المیزان ص ۱۴۵ مطبوعہ مصر۔

(۲) فتح الباری جلد ۲ ص ۲۵۰ مطبوعہ مصر حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۱۱ حضرت امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) مواہب اللدنیہ ج ۲ ص ۲۳۰ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۷ ص ۳۲۹ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) زرقانی شرح موطا امام مالک جلد نمبر ۱ ص ۱۷۰ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) اشعۃ اللمعات جلد نمبر ۱ ص ۴۰۱ مطبوعہ نولکشور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) اخلاق جلالی ص ۲۵۷-۲۵۶ مطبوعہ نولکشور حضرت علامہ جلال الدین محقق دوانی رحمۃ اللہ علیہ

چند جید فقہاء کرام جنہوں نے التحیات میں مجرد حکایت واخبار کے قول کو رد فرما کر انشاء سلام کے قصد کو متعین فرما دیا ہے۔

(۹) شامی جلد اول ص ۳۷۷ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) عالمگیری جلد اول ص ۳۷ مطبوعہ مجیدی کانپور

(۱۱) درمختار جلد اول ص ۳۷۷ مطبوعہ مصر

(۱۲) الدرالمنتقی فی شرح الملتقی جلد اول ص ۱۰۰ میں لکھا ہے۔

لا بدان یقتصد بالفاظ التشہدالا نشاء ضروری ہے کہ نمازی تشہد میں ان الفاظ سے انشاء سلام کا قصد کرے۔

(۱۳) مراقی الفلاح ص ۱۵۵

اب مخالفین کی چند کتب ملاحظہ فرمائیں جن میں فاذ الحبیب فی حرم الحبیب حاضر کے الفاظ ان کو بھی چاروناچار درج کرنے پڑے۔

(۱۴) سعایہ جلد دوم ص ۲۲۷ از مولانا عبدالحی لکھنوی
(۱۵) فتح الملہم شرح مسلم ج ۲ ص ۱۴۳ از مولانا شبیر احمد عثمانی
(۱۶) اوجز المسالک جلد اول ص ۲۶۵
(۱۷) تیسیر القاری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۲۸۱ مطبع علوی لکھنو از علامہ نورالحق دہلوی
(۱۸) عون المعبود جلد اول ص ۳۶۵ از شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد
(۱۹) مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۲۴۴ نواب صدیق حسن بھوپالوی

جملہ محولہ بالا محدثین عظام کی عبارات کا جامع مضمون محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۰۱ پر درج فرمایا ہے۔ اصل عبارت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"حضورﷺ ہمیشہ مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور اس کے آخر میں کہ نورانیت اور انکشاف کا وجود اس مقام میں بہت زیادہ اور نہایت قوی ہوتا ہے اور عرفاء نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام موجودات کے ذرات اور افراد ممکنات میں جاری وساری ہے بس آنحضرتﷺ نمازیوں کی ذوات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور حضور پرنورﷺ کے حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تاکہ انوار قرب اور اسرار معرفت سے روشن اور فیضیاب ہو"

تقریباً یہی عبارت تیسیر القاری شرح بخاری ج ا ص ۱۷۲-۱۷۳ میں موجود ہے اور لطف والی بات یہ ہے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۲۴۴ پر نواب صدیق حسن غیر مقلد بھوپالوی نے بھی یہی عبارت اشعۃ اللمعات سے نقل کر کے آگے ایک شعر بھی لکھا ہے جو یہ ہے۔

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بنیمت عیاں و دعا می فرستمت

عالمگیری جلد نمبر ا ص مطبوعہ مجیدی کانپور کے الفاظ ملاحظہ ہوں

''نمازی کے لیے الفاظ تشہد کے معانی موضوعہ کا اپنی سے بطور انشاء مراد لینا اور ان کا قصد کرنا ضروری ہے۔ گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحفے پیش کر رہا ہے اور حضور پرنور نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کر رہا ہے۔''

فقہا کی تمام عبارات کا تجزیہ کرتے ہوئے دیوبندیوں کے مقتداء صاحب اوجز المسالک جلد اول ص ۲۶۵ پر رقمطراز ہیں۔ اصل عبارت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔''

''اس توجیہ کاف خطاب ''ک'' حکایت کو اس کی اصل پر باقی رکھنے کے لیے ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اس وقت نمازی ان الفاظ سے انشاء سلام کا قصد کرے مجرد حکایت کا ارادہ ہرگز نہ ہو۔ علامہ شامی نے کہا کہ نمازی الفاظ تشہد سے ان کے مرادی معنے کا انشاء کے طریقے پر قصد کرے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحفے پیش کر رہا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کر رہا ہے اور اس واقعہ کی نقل و حکایت کا بالکل ارادہ نہ کرے جو حضور ﷺ سے معراج میں واقعہ ہوا تھا''

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم جلد اول باب چہارم فصل سوم میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیّ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَ شَخْصِهِ الْکَرِیْم
وَ قُلِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَ کَاتُهُ

(ترجمہ) ''اور اپنے دل میں نبی علیہ السلام کو اور آپ کی ذات مبارک کو حاضر جانو اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَ کَاتُهُ

دلیل نمبر ۲۲

ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہونے پر واضح حدیث

بظاہر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب ہم دیکھ رہے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں آرام فرما ہیں تو یہ کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ کے بغیر بھی کبھی دوسری جگہ جلوہ افروز ہو سکتے ہیں ؟ اس کا قدرے تفصیلاً جواب اسی باب یں دلیل نمبر ۲۰ میں ہم صراحت کے ساتھ حدیث معراج سے دے چکے ہیں کہ جس میں یہ امر واقعہ انبیاء کے لیے اس حدیث صحیح سے ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاء کے لیے یہ طاقت ثابت اور امر واقعہ ہے کہ معراج کی رات حضرت موسیٰ اپنی قبر انور میں بھی تھے ۔ بیت المقدس میں بھی تھے اور سرکار اقدس ﷺ کے پیچھے بھی نماز ادا کی اور پھر یہی حضرت موسیٰ آسمانوں پر بھی تشریف فرما تھے اور آپ آسمانوں پر ہی تھے اور نمازیں کم کرنے لیے حضور پرنور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بار بار عرض کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پچاس سے کم ہو کر پانچ رہ گئیں۔

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سید عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنے ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ حاضر ہوا

کرتا تھا آگے حدیث مبارک کے الفاظ یوں ہیں۔

فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَّا تَأْتِيَ بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ

(مشکوۃ شریف باب البکاء علی المیت، مسند احمد بن حنبل)

(ترجمہ) ''پس وہ بچہ حضور پرنور نبی کریم ﷺ نے چند دن نہ دیکھا تو آپ نے پوچھا وہ بچہ کیوں نہیں آتا۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ وہ تو فوت ہو چکا ہے۔ تو سید دو عالم ﷺ نے (اس کے باپ کو) فرمایا کہ جنت کے جس دروازے سے بھی تو آئے تو اس بچے کو اپنے استقبال کے لیے وہاں انتظار کرنے والا پائے گا۔ یہ بشارت سن کر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ بشارت صرف اسی کے لیے خاص ہے یا سب امت کے لیے ہے؟ فرمایا نہیں تم سب کے لیے ہے''

اس حدیث کی شرح دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک فاضل مصنف و عالم علامہ قاضی زاہد الحسینی سے پیش خدمت ہے وہ لکھتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اس روایت میں مندرجہ ذیل امور واضح ہیں۔

(۱) مسلمان کی نابالغ اولاد اس کی شفاعت کرے گی جیسا کہ دوسری روایات میں بھی ہے

(۲) اس بچے کے استقبال کی شہادت خود سید دو عالم ﷺ نے دی۔

(۳) وہ بچہ جنت کے ہر دروازے پر اپنے باپ کا استقبال کرے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

جیسا کہ سید دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ (مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم) تو بیک وقت نابالغ اولاد اپنے والدین کا انتظار جنت کے آٹھوں دروازوں پر کرے گی۔ یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ وجود مثالی متعدد ہو سکتے ہیں اور ان کا وہی حکم ہے جو وجود حقیقی کا ہے۔

(۴) قیامت کے دن اسی دنیاوی بدن کے ساتھ وہ اٹھایا جائے گا۔

شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا۔

وَفِیْهِ اِشَارَةٌ اِلٰی خَرْقِ الْعَادَةِ مِنْ تَعَدُّدِ الْاَجْسَادِ الْمُکْتَسِبَةِ حَیْثُ اِنَّ الْوَلَدَ مَوْجُوْدٌ فِیْ کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

(رحمت کائنات ص ۲۳۵ از علامہ قاضی زاہد الحسینی دیو بندی)

(ترجمہ) ''اور اس میں ایک جسم کے متعدد اجسام میں متشکل ہونے کے خرق عادت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ بے شک وہ بچہ جنت کے تمام دروازوں میں سے ہر دروازے پر ہوگا۔''

اندازہ فرمائیں جب ایک بچہ اس حدیث صحیحہ کی روشنی میں بیک وقت جنت کے آٹھ دروازوں پر موجود ہو سکتا ہے تو امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کے لیے ایسا ماننا تو بدرجہ اولیٰ صحیح بلکہ صحیح ترین ہے۔

دلیل نمبر ۲۳

وجود مثالی کی بحث اور تصرفِ مصطفیٰ ﷺ کی وسعت

انبیاء کرام کے بیک وقت کئی مقامات پر موجود ہونے کی حدیث صریح اور دوسرے دلائل کی تاویل میں بعض ناسمجھ صرف یہ کہہ کر بھولے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصلی وجود تو ایک ہی ہے باقی انبیاء کرام کے مثالی وجود ہیں۔ مثالی وجود سے ایسے کم بخت خیالی وجود مراد لیتے ہیں ہم یہاں اس دھوکے کی قلعی کھولنا چاہتے ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ وجود مثالی ہے کیا؟ وجود مثالی کی وسعت وتعدد اپنی نورانیت وروحانیت کی بنا پر ہوا کرتا ہے۔ لیکن تصرف، فیض اور شرعی حکم کے اعتبار سے وجود حقیقی حسی اور وجود مثالی بس دو اصطلاحیں ہیں لیکن تصرف فیض اور شرعی حکم کے اعتبار سے ان دونوں میں بالکل کوئی فرق نہیں۔ بالخصوص جب بات امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین جناب سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات بابرکات کے متعلقہ ہوگی تو ہوش کے ناخن لینا ہوں گے اور بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا ہوگا کیونکہ حضور پرنور نبی کریم ﷺ کا وجود مثالی درحقیقت تصرف فیض اور شرعی حکم کے اعتبار سے حضور پرنور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا ہی وجود مبارک ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کی مثل بن کر آنا تو خواب میں بھی ممکن نہیں اور اس پر متفق علیہ حدیث مبارک موجود ہے۔ جس کا انکار آج تک کسی مسلمان نے نہیں کیا امام بخاری' اور امام مسلم صحیح سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰیٔ حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطٰنُ بِیْ

(بخاری ومسلم)

(ترجمہ) ''فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس اس نے مجھے ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری مثالی شکل خواب میں بھی نہیں بن سکتا اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا اور شیطان میری مثالی شکل بھی نہیں بن سکتا۔''

میرے آقا حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے غلام دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ اور حضور اپنے ان گنت محبوبوں او پیار والوں کو شرف زیارت بخشتے ہیں اور متفق علیہ حدیث مبارک میں فرمایا جسے خواب میں میں ملتا ہوں وہ میں ہی ہوتا ہوں۔ جو کچھ خواب میں حضور اقدس فرمائیں وہ حضور ہی فرماتے ہیں۔ آئیں اس پر دیوبند کے استاذ المحدثین مولانا سیّد انور شاہ کشمیری کی گفتگو بھی ملاحظہ فرمالیں

وَقَدْ تَکُوْنُ رُوْحُہُ الْمُبَارَکَۃُ بِنَفْسِھَا مَعَ الْبَدْنِ الْمَثَالِیْ ثُمَّ قَدْ تَکُوْنُ یَقْظَۃَ اَیْضًا کَمَا اَنَّھَا قَدْ تَکُوْنُ مَنَامًا وَیُمْکِنُ عِنْدِیْ رُؤْیَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْظَۃَ لِمَنْ رَّزَقَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ کَمَا نَقَلَ عَنِ السُّیُوْطِیْ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْنَیْنِ وَ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَّسَالَہٗ عَنْ اَحَادِیْثِ ثُمَّ صَحَّحَھَا بَعْدَ تَصْحِیْحِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّعْرَانِیُّ

اَیْضًا کَتَبَ اَنَّہٗ رَاٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَرَءَ عَلَیْہِ الْبُخَارِیُّ فِیْ ثَمَانِیَۃِ رُفْقَۃٍ مَعَہٗ ثُمَّ سَمَّا ھُمْ فَکَانَ وَاحِدٌ مِنْھُمْ حَنَفِیًّا وَ کَتَبَ الدُّعَآءَ الَّذِیْ قَرَآءَہٗ عِنْدَ خَتمِہ

(فیض الباری ج ا ص ۲۰۴)

(ترجمہ) ''اور حضور پر نور ﷺ کی روح مبارکہ اپنے مثالی بدن کے ساتھ ظاہر ہوا کرتی ہے اور یہ زیارت کبھی بیداری میں بھی ہو جاتی ہے بالکل اسی طرح جیسا کہ نیند میں ہوتی ہے اور میرے نزدیک آپ ﷺ کا بیداری میں دیکھنا ہو سکتا ہے جس کے نصیب میں اللہ کریم کر دے۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی کے متعلق پایا جاتا ہے کہ آپ نے بائیس مرتبہ حضور پر نور ﷺ کو بحالت بیداری دیکھا اور آپ ﷺ سے چند احادیث کے بارے میں پوچھا اور پھر آپ نے ان کی تصحیح بھی فرمائی۔ اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی نے بھی لکھا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی حالت بیداری میں زیارت کی اور آپ کے سامنے بخاری شریف پڑھی۔ حضرت امام شعرانی کے ساتھ آپ کے آٹھ ساتھی

بھی تھے جن کے نام تک امام شعرانی نے بتائے ہیں ان دوستوں میں سے ایک حنفی بھی تھا۔ امام شعرانی نے وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو بخاری شریف ختم کرنے پر کی تھی''۔

مولانا سید انور شاہ کاشمیری شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند اب آگے واضح الفاظ میں اپنا فیصلہ لکھتے ہیں۔

فَرُؤْیَتُہٗ یَقْظَۃً مُتَحَقَّقَۃٌ وَاِنْکَارُھَا جَھْلٌ ثُمَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ

فِیْ لَفْظِ اٰخِرُ فَسِیر انیُ فِی الْیُقْظَة

(ترجمہ) ''پس حالت بیداری میں نبی پاک ﷺ کی زیارت ہونا تحقیق شدہ بات ہے اور اس کا انکار محض جہالت ہے پھر اس کی بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ بخاری و مسلم کی حدیث کے آخری الفاظ بھی یہی ہیں۔

فَسَیَرَ انیُ فِی الْیُقْظَة

(ترجمہ) ''کہ عنقریب میرا امتی مجھے حالت بیداری میں دیکھ لے گا''

(۲) مولانا محمد ذکریا بانی تبلیغی جماعت

صوفیاء کا قول ہے کہ دونوں طرح زیارت ہوتی ہے بعض لوگوں کو بعینہٖ ذات اقدس کی زیارت ہوتی ہے۔ (خصائل ص ۲۶۰ رحمت کائنات ص ۲۴۰)

(۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں'' حضور پرنور ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ اپنے روح کو اپنے بدن مبارک میں ظاہر فرما سکتے ہیں۔

(فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۳۲)

قرآن پاک سے وجودِ مثالی کا ثبوت

وجود مثالی شرعاً معتبر ہے دین میں اس کو خیالی تصور نہیں کیا جاتا ہے بلکہ فیض، تصرف اور شرعی حکم کے اعتبار سے حقیقی خیال کیا جاتا ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس مثالی صورت میں تشریف لائے ارشاد قرآنی ہے۔

فَاَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا

(ترجمہ) ''پھر بھیجا ہم نے اس کے پاس فرشتے کو' پھر بن گیا اس کے سامنے آدمی پورا''۔ فرشتے کا یہ انسانی وجود مثالی تھا اس آیت کریمہ میں فَتَمَثَّلَ لَهَا سے حضرت جبریل کا لباس بشری میں مثالی وجود ثابت ہو رہا ہے۔

۲۔ قرآن کریم فرقان حمید حضرت جبریل علیہ السلام اپنے مثالی وجود کے ساتھ لے کر آتے رہے تقریباً چوبیس ہزار مرتبہ حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جبریل امین حاضر ہوئے۔ جس میں صرف دو مرتبہ اپنی ملکوتی صورت میں تشریف لائے۔

۳۔ مشکوٰۃ شریف کی پہلی حدیث پاک جسے حدیث جبریل بھی کہتے ہیں۔ اس میں حضرت جبریل علیہ السلام ایک اجنبی انسان کی صورت میں تشریف لائے اور ایمان' اسلام اور احسان کے بارے میں بڑے باادب ہو کر سوالات عرض کیے۔ آقا نے جواب دیئے جب چلے گئے تو حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

هٰذَا جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ

(ترجمہ) ''یہ حضرت جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

ان تینوں دلائل سے ثابت ہوا کہ وجود مثالی شرعاً معتبر ہے۔

اب ملاحظہ کیجیے رحمت کائنات ص ۲۳۴ از قاضی زاہد الحسینی

''وجود مثالی کا متعدد مکانات میں ایک وقت میں ظہور کر دینا بھی جائز اور ممکن ہے۔ جیسا کہ ایک انسان کے اردگرد مثلاً دس آئینے رکھ دیے جائیں تو بیک وقت دس آئینوں میں نظر آئے گا۔ اور آج کی جدید ترقیات نے تو اس کو ممکن ہی نہیں بلکہ امر واقع بھی بنا دیا ہے''

عصر حاضر میں عالم عرب کے عظیم مفکر الشیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی ساکن مکۃ المکرّمہ (جن کے تفصیلی حالت دررسول کی حاضری کے مقدمہ میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں) اپنی بے مثل کتاب الذخائر المحمدیہ جس کا اُردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت ہر جگہ موجود ہے پس آپ کی روح طیبہ مجالس ذکر و فکر اور خیر میں حاضر رہتی ہے۔''

ذخائر محمدیہ ص ۱۵۵ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

''علماءِ امت نے بیان کیا ہے کہ تمام اہل زمین کے لیے ایک ہی رات میں حضور کا دیدار ممکن ہے کیونکہ تمام عالم آئینہ کی مانند ہے اور حضور علیہ السلام کی حیثیت ایک سورج کی طرح ہے اور جب یہ سورج چمکتا ہے تو ہر ایک آئینے کی مقدار کی مطابق اس میں سورج کی صورت نظر آتی ہے۔ اب یہ آئینے پر منحصر ہے کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا صاف ہے یا گندا۔ لطیف ہے یا کثیف' پس جس طرح کا شیشہ ہوگا سورج بھی اسی لحاظ سے اس میں چمکے گا۔''

آگے مزید لکھتے ہیں۔ کہ

''خواب میں زیارت نبوی کی احادیث مبارکہ بخاری مسلم' ابوداؤد' ترمذی' مسند احمد اور ابن ماجہ سب میں موجود ہیں۔ مذکورہ بالا تمام کی تمام احادیث صحیح ہیں اور اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ جس حدیث پر امام بخاری و مسلم اتفاق کرلیں وہ صحیح کا درجہ رکھتی ہے۔ پھر زیارت نبوی کی احادیث تو ان دونوں کے ساتھ امام احمد' ترمذی' ابن ماجہ اور ابوداؤد نے بھی نقل کی ہیں۔ یوں یہ احادیث مبارکہ صحت کے درجے سے ترقی کر متواتر کے مقام پر فائز ہو جائیں گی''۔ (ص ۱۵۴)

''بعض اوقات سرکار دو عالم ﷺ دو یا دو سے زیادہ مقامات پر

دیکھے جاتے ہیں' تو یہ دکھائی دینے والی حضور اقدس ﷺ کی ہی ذات مبارک ہوگی' کیونکہ احادیث زیارت نبوی درخواب کے ہر باب میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کہ شیطان خواب میں بھی آپکی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ جو مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیَ' لَا یَتَکوننی' لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ.

اندازہ کریں تمثیل کے لیے جتنے الفاظ مستعمل تھے ان میں حضور اقدس ﷺ نے کوئی بھی نہیں چھوڑا۔ لہٰذا شیطان کی عدم مماثلت کے بارے میں کوئی شبہ نہ رہا۔ نہ بیداری میں اور نہ ہی خواب میں

(ص ۱۵۴ از خاتمہ محمدیہ)

ہم اس بحث کو حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی اس نورانی عبارت پر سمیٹتے ہیں۔ جس میں آپ نے ان درج بالا تمام دلائل کا احاطہ کر دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

''بعد ازاں گوید کہ حق تعالیٰ جسد شریف را حالتے وقدرتے بخشیدہ است کہ در ہر مکانے کہ خواہد تشریف بخشندہ خواہ بعینہٖ خواہ بمثال خواہ برآسمان وخواہ برزمین خواہ درقبر''

(ترجمہ) ''اس کے بعد یوں کہیں کہ رب تعالیٰ نے حضور پرنور نبی کریم ورؤف ورحیم ﷺ کے جسم پاک کو ایسی حالت وقدرت بخشی ہے کہ جس مکان میں چاہیں تشریف لے جائیں خواہ بعینہٖ اس جسم سے خواہ جسم مثالی سے خواہ قبر میں تو درست ہے۔'' (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۵۰)

باب نمبر۴

درود خوانوں کو دیدارِ مصطفےٰ ﷺ کے نظارے

قرآن وحدیث کی روشنی میں فضائل درود شریف اور حیات النبی با تصرف الآن کما کان اور ہر آن مشاہدۂ اعمال امت کی حقیقت کے ساتھ درود شریف کا بیان روشن دلائل کے ساتھ پچھلے ابواب میں گزر چکا ہے۔ لیکن عقل تقاضا کرتی ہے کہ درود خوان کی محبتوں کو صدا ملے۔ جس کے ذکر میں محو ہوں۔ اس جان کائنات کو تو خبر ہے ہی لیکن امتی کو بھی تو دیدارِ بے حجاب نصیب ہو۔ جس طرح کہ تیسرے باب میں متفق علیہ حدیث مبارک بیان کی گئی ہے' کہ جانِ جان وجانِ عالمیان حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ خواب میں ملیں۔ تو وہ حضور پرنور ﷺ ہی ملتے ہیں۔ کوئی اور آپ کی مثل خواب میں بھی ممکن نہیں۔

اَن گنت خوش نصیب ایسے ہیں کہ جب سوتے ہیں تو قسمت بیدار ہو جاتی ہے۔ درود وسلام کا صلہ ملتا ہے اور عاشقِ مصطفےٰ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے حیاتُ النبی ﷺ با اختیار و با تصرف ہونے کا اور ہمارے جمیع اعمال پر سرکار اقدس ﷺ کے شاہد اور حاضر و ناظر ہونے کا عملی ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ ذیل میں چند واقعات انتہائی معتبر کتب سے نقل کیے جا رہے ہیں جنہیں پڑھ کر بے اختیار آنکھیں تر ہو جاتی ہیں۔ اور درود وسلام پڑھنے میں ایک نیا ولولہ اور ذوق پیدا ہوتا ہے۔ حضرت علامہ نور الدین سمہودی کی کتاب ''الوفا'' سے مقربین مصطفےٰ کریم ﷺ کو سرکار مدینہ کا زیارت کرانا اور کرم فرمانے کے چار

چار واقعات۔

۱۔ ابن الجلاء کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ آیا اور سخت بھوک لگی تو قبرانور کے پاس آ کر درخواست کی حضور شہنشاہ کونین کا مہمان حاضر ہے اتنے میں مجھ کو نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضور پرنور نبی کریم نور مجسم ﷺ نے مجھ کو ایک چپاتی عنایت فرمائی ہے جو میں نے کھانی شروع کی ابھی آدھی کھا چکا تھا کہ میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ جب میں جاگا تو اپنے ہاتھ میں آدھی روٹی کو موجود پایا۔

۲۔ ابوالخیر اقطع کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ گیا پانچ دن تک بھوکا رہا آخر پانچ یوم کے بعد دربار سید دو عالم ﷺ اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھ کر کہا کہ حضرت میں تو جناب کا مہمان ہوں یہ کہہ کر قبرانور کے پیچھے سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ دائیں حضرت ابوبکر اور بائیں حضرت عمر اور آپ کے آگے حضور مولا علی کرم اللہ وجہہ بھی تھے۔ انہوں نے مجھے ہلاتے ہوئے فرمایا کہ اُٹھ جناب سردار دو جہاں ﷺ تشریف لائے ہیں چنانچہ میں اٹھا۔ اور اپنے رحیم و کریم آقا حضور پرنور نور الانوار ﷺ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سید المرسلین ﷺ نے مجھے ایک چپاتی دی جو میں نے کھا لی' ابھی آدھی کھائی تھی کہ جاگ پڑا اٹھا تو میرے ہاتھ میں باقی چپاتی موجود تھی۔

۳۔ محمد ابن ابی زرعہ شیرازی کا بیان ہے کہ میں اپنے باپ اور عبداللہ بن حنیف کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ ہم مفلس و قلاش ہو گئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے اپنے والد ماجد سے بھوک کی شکایت کی' چونکہ میں ابھی بچہ تھا اس لیے میری بھوک سے سخت بے تابی دیکھ کر میرے والد ماجد حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں روضہ شریف پر مراقب ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ علیک وسلم یا حبیب اللہ ہم سب آپ کے مہمان ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد میرے باپ نے جو مراقبے سے سر اٹھایا تو میں نے دیکھا میرے والد ہنس رہے ہیں اور رو بھی رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مالک و مختار آقا نبی مکرم نور مجسم ﷺ نے میرے ہاتھ میں کچھ نقدی دی ہے۔ یہ کہہ کہ جو والد صاحب نے مٹھی کھولی تو ان کے ہاتھ میں روپے موجود تھے۔ اللہ کریم نے ان میں اس قدر برکت ڈالی جب ہم شیراز واپس لوٹے تو وہی ہمارا سرمایہ رہا۔

۴۔ علامہ نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب ''الوفا'' فرماتے ہیں کہ نے خود شیخ محمد ابن ابی امان سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں محراب فاطمہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ شریفِ مکہ بعد زیارت روضۂ اطہر سے واپس لوٹ کر آیا اور بڑا ہشاش بشاش تھا۔ روضۂ اطہر کے خادم شمس الدین صواب نے اس سے پوچھا کہ کیوں ہنس رہے ہو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دربار سید دو عالم ﷺ میں اپنی بھوک کی شکایت کی تو رحیم و کریم آقا ﷺ نے مجھ کو دودھ کا ایک پیالہ پلایا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اور اس کا اثر ابھی تک میرے منہ میں موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہتھیلی پر تھوک ڈالا تو وہ دودھ تھا۔

۵۔ ''اے یحییٰ بن معین'' ہمارا قرب چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو''

حضرت یحییٰ بن معین محدّث جنہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث لکھیں۔ ۲۳۳ھ کو مدینہ منورہ کی حاضری کے بعد مکہ مکرمہ جانے لگے تو پہلی ہی منزل پر جانِ رحمت حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ فرمایا۔ ''ہمارے قرب کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو''؟ واپس مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ تین دن کے بعد رحلت فرما گئے اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ روز قیامت مدینہ منورہ سے ہی اٹھیں گے زہے نصیب و قسمت اور کرم کی انتہا۔

۶۔ دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم حضرت سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے مجھ پر یہ بھی احسان اور انعام ہے کہ اپنے آقا حضور اقدس ﷺ کے دربار عالی شان کا حاضر باش ہوں۔ اکثر اوقات یوں ہوتا ہے کہ میرے درمیان اور روضۂ اقدس کے درمیان فاصلہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔ میں اپنے ہاتھ کو روضۂ اقدس پر پاتا ہوں اور اس طرح محبوب کریم ﷺ سے کلام کرتا ہوں جس طرح اپنے پاس بیٹھے ہوئے سے بات کی جاتی ہے۔ (المنن الکبریٰ مطبوعہ مصر ص ۱۴۲)

۷۔ تیونس کے عالم کو حکم ''تو نے کس طرح ہماری جدائی کو پسند کرلیا''

تیونس کے ایک عالم باعمل جن کا نام ایمن ابوالبرکات بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد (چودہ پشت کے اجداد کا نام محمد ہی تھا) نے مدینہ منورہ میں کافی زمانہ گزارا۔ جب وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو سید عالم ﷺ نے خواب میں فرمایا ''تو نے کس طرح ہماری جدائی کو پسند کرلیا'' چنانچہ مدینہ منورہ سے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنا نام عاشق النبی رکھا۔ ۷۳۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہی وصال فرمایا۔

(درر کامنہ ج ۱ ص ۴۳۱)

یہ واقعہ بانی وہابیہ شوکانی نے بھی لکھا ہے اور مزید لکھا ہے کہ تیونس کے والی نے آپ سے وطن آنے کی درخواست کی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اگر مجھے مشرق و مغرب کی حکومت بھی دی جائے تو سید دو عالم ﷺ کا قرب نہ چھوڑ وں گا۔ (البدر الطالع ج ۱ ص ۱۶۰)

۸۔ مصر کی عظیم مسجد کے قبلہ کا تعین سرکار اقدس نے خود کر دیا

تیسری صدی ہجری میں والی مصر احمد بن طولون نے جب جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو خواب میں سلطان الانبیاء والمرسلین رحیم وکریم آقا حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ تو حضور پر نور ﷺ نے مسجد کا خط اپنے دست مبارک سے کھینچ کر متعین فرمادیا اور حکم فرمادیا کہ اسی پر قبلہ کا رخ رکھا جائے۔ صبح کو احمد بن طولون بیدار ہوتے ہی جب اس جگہ پہنچے تو زمین پر اسی طرح خط کشیدہ پایا۔ اسی پر عمارت بنائی جس پر اس زمانے میں ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ آئے اور وہ مصر کی عظیم مسجد ہے۔

(حسن المحاضرہ فی اخبار مصر وقاہرہ ص ۱۸۱)

۹۔ امام نافع کے منہ سے وقت قرات خوشبو آنے کی وجہ

امام نافع مدنی بھی ہیں۔ حضرت امام نافع ہیں تو اصفہانی الاصل لیکن ساری عمر مدینہ منورہ شریف میں رہے۔ آپ تابعی ہیں۔ صحابہ میں سے ابوالطفیل وابن ابی انیس رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔ آپ امام جلیل، ثقہ، عابد، قاری مقری اور سید الفقرا والفقہاء ہیں کیا کہنے کہ روایت کرتے ہیں حضرت فاطمہ بنت علی ابن ابی طالب وزید بن اسلم اور ربیعہ جیسی ہستیوں سے اور قرات پڑھی ابو میمونہ مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نیز ان کے علاوہ ستر تابعین سے قرات پڑھی۔ جگہ کی تنگی پیش نظر ہے۔ ورنہ جی کرتا ہے کہ دل کھول کر ان عاشقان مصطفیٰ ﷺ پر لکھا جائے جو علماء آپ کے احوال تفصیل پڑھنا چاہتے ہوں، ان کی سہولت کے لیے گزارش ہے کہ یہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب المعارف ص ۵۸۲ وتہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۴۰۷ مراۃ الجنان

ج اص ۳۶۸ شذرات ج اص ۲۷۰ میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ص ۲۴۲ عبر الذہبی ج اص ۲۵۷ غایۃ النہایہ ج ۲ص ۳۳۹ ابن خلقان لکھتے ہیں کہ آپ صحابہ کے بعد طبقہ ثالثہ سے ہیں اور امام اہل مدینہ ہیں۔ سب آپ کی بارگاہ میں رجوع کرتے (الوفیات ج ۵ص ۳۶۸) آپ فنا فی اللہ وفنا فی الرسول تھے۔ بوقت وصال بیٹوں نے وصیت کی درخواست کی تو تقوٰی اور اللہ ورسول کی اطاعت کا حکم فرمایا۔ وہ جب تلاوت فرمایا کرتے تھے تو ان کے منہ سے خوشبو آیا کرتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام الانبیاء حضور پرنور نبی کریم ﷺ نے خواب میں ان کے منہ میں قرات فرمائی تھی۔ علامہ شاطبی نے یوں فرمایا۔

فَاَمَّا الْکَرِیْمُ السِّرَّ فِی الطِّیْبِ نَافِعٌ

فَذَاکَ الَّذِی اخْتَارَ الْمَدِیْنَۃَ مَنْزِلاً

۱۰۔ مشارق الانوار کی حدیثوں کے متعلق حکم

ہندوستان کے جلیل القدر عالم شیخ شمس الدین خواجگی کو حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی زیارت اقدس کا خواب میں شرف حاصل ہوا۔ تو آپ نے مشارق الانوار کی احادیث مبارکہ کے متعلق پوچھا تو سرکار نے فرمایا۔ احادیث مشارق کلھا صحیحۃ مشارق کی سب احادیث صحیح ہیں۔

(نزہۃ الخواطر ج ۳ص ۶۵)

۱۱۔ حضرت امام احمد بن حنبل کو خوشخبری

ایک دفعہ حضرت امام شافعی نے خواب دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ "اس نوجوان احمد بن حنبل کو خوشخبری دو

کہ عنقریب اسے اللہ کے دین کے بارے میں آزمائشوں سے گزرنا ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق کہو پھر اس کے انکار پر اسے سخت سزائیں دی جائیں گی اور ان ہی سزاؤں کی جزاء میں اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے ذکر کو عام کردے گا۔

حضرت سیدنا امام شافعی نے مصر سے یہ خواب لکھ کر اپنے شاگرد رشید ربیع کو دے کر امام ابن حنبل کے پاس بغداد بھیجا۔ اس بشارت کو پڑھ کر حضرت امام بن حنبلؒ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اپنے بدن سے ایک کپڑا اتار کر ربیع کو بطور انعام کے دے دیا۔ (طبقات سبکی ج ا ص ۲۰۵)

۱۲۔ حضرت امام مالک کو روزانہ زیارت

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ والوں کے امام اور عاشق رسول ہیں اگر آداب مدینہ سیکھنا ہوں اور عشق مصطفےٰ کریم ﷺ کا درس لینا ہو تو کوئی آپ کے قدموں میں بیٹھے نہیں تو کم از کم آپ کی حیات طیبہ کا ہی مطالعہ کرلیں۔ آپ کے مقام کو دیکھیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ حضور والا شان ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں اگر آپ نے علم حدیث کا سماع کیا تو حضرت نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ' اور حضرت محمد بن المنکدرؒ اور حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی ہستیوں سے اور آپ سے جو ائمہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن جریج واوزاعی وثوری' وابن عُیَیْنَہ وشعبہ وابن المبارک اور حضور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی پاکیزہ اور نادر روزگار ہستیاں ہیں حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں' وہ عاشق رسول ہیں' وہ امام اہل مدینہ ہیں اور دیار محبوب کے وہ عظیم المرتبت مودب ہیں اور ہر وقت خاموش رہنے والے حضور پر نور نبی کریم ﷺ کے ایسے پیارے ہیں کہ محبوب

کریم نبی رؤف و رحیم ﷺ نے جن کی پیدائش مبارک سے پہلے ہی اپنے اس پیارے کی شان و عظمت بیان یوں کر دی تھی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ(قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

(ترجمہ) ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کو سرپٹ دوڑائیں گے لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔''

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے جامع ترمذی جلد دوم ص ۲۴۲ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

علما و مجتہدین فن حدیث و ائمہ مذاہب کہتے ہیں کہ اس صحیح حدیث مبارک کے مصداق حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت سیدنا امام ترمذی صاحب جامع ترمذی نے حضرت امام بخاری کے استاذ فی الحدیث حضرت امام عبدالرزاق کا قول درج فرمایا۔ مزید یہ کہ حضرت ابن عیینہ کا قول درج فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امام مالک ہیں۔ کتاب تزیین الممالک بمناقب مالک ص ۶ پر حضرت حافظ سیوطی قدس سرہ' نے اس حدیث مبارک کے درج کرنے کے بعد ابن جریج کا قول درج فرماتے ہیں۔ امام نووی تہذیب الاسماء ج ۲ ص ۷۶ پر بھی ائمہ حدیث کی رو سے اس

سے مراد حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی لیتے ہیں۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے لیکن

عَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (مشکوٰۃ شریف)

کی شان والے نبی رحمت ﷺ نے امام مالک کے متعلق پہلے ہی سب کچھ ارشاد فرما دیا۔ اس ہستی کی کیا شان کہ جس کے علم کی شان فخریہ پیشگوئی کے طور پر حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ خود فرما دیں کہ ان سے بڑا عالم روئے زمین پر کوئی نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس حدیث مبارک سے حضور اقدس کا علم مافی الارحام' پھر امام مالک کی پیدائش کا علم پھر جوانی کا علم پھر امام مالک کے علم حاصل کرنے کا علم اور پھر مسند مسجد نبوی پر بیٹھنے والے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے جمیع احوال کا علم تقریباً سو سال پہلے حضور اقدس ﷺ کے لیے تسلیم کرنا پڑے گا۔

ابن مہدی کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری امام فی الحدیث ہیں۔ امام فی السنۃ نہیں۔ حضرت اوزاعی امام فی السنۃ ہیں لیکن امام فی الحدیث نہیں۔ قربان جائیں حضرت امام مالک بن انس کے کہ حدیث وسنت کے جامع امام ہیں۔

آپ کے علم کا مقام وشان کیا بیان کریں۔ ایک اور عاشق صادق محمد بن رمح کہتے ہیں۔ میری زندگی کی چالیسویں بہار تھی میں سویا تو قسمت بیدار ہو گئی حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے جمال جہاں آراء کی زیارت ہوئی میں نے ایک مسئلے کے بارے میں عرض کیا جو امام مالک اور حضرت لیث کے درمیاں مختلف فیہ تھا۔ اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول ﷺ حق کدھر ہے۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِک مَالِک وَرِثَ جَدِّی یَعْنِی اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

(ترجمہ) ''فرمایا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے مالک مالک
اور مالک کی طرف حق ہے جو میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا وارث ہے''۔
(اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل ص ۱۷۱)
اللہ اللہ یہ وہ ہستیاں ہیں کہ آج ہمیں جن کے علم کی روش اپنانا ہوگی۔
ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں آیا کہ میں نے علم حاصل کرنا ہے۔ فرمایا

تَعَلَّمِ الْاَدَبَ قَبْلَ اَنْ تَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ

یعنی فرمایا علم حاصل کرنے سے پہلے ادب سیکھو۔ میرے استاد محترم
جناب غلام حسین واصف کنجاہی مرحوم و مغفور مدفون حضرت کیلیانوالہ شریف
درقد مین اعلیٰ حضرت قدس سرہ' تاجدار حضرت کیلیانوالہ شریف نے اسی فرمان
کی کیا خوب ترجمانی کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

نبی کی محبت کی ہر درس گاہ میں
سکھاتے ہیں پہلے ادب کا قرینہ

لیکن افسوس صد افسوس! آج جو درس و تدریس کے شعبے کی حالت ہے
اس میں انگریزی طرز تعلیم کی تباہی میں تو پہلے ہی شبہ نہ ہے۔ بلکہ اس کے
موجدین نے خود اس تعلیم کی تباہی کا منظر کھینچا ہے۔ جارج برنارڈ شا اپنے
ایک ڈرامہ BACK TO MATHUSALEH کے پیش لفظ میں لکھتا ہے
'' ہماری تعلیم سکولوں اور کالجوں میں جلیل القدر فاتحوں قزاقوں
سرمایہ داروں اور کامیاب تاجروں کو اس شکل میں پیش کرتی ہے کہ گویا وہ
قابل تقلید ہیں''۔
ایک اور مغربی مفکر ALDOUS HUXLEY اپنی کتاب AND
SAND MANS میں مغربی تعلیم کے بارے میں لکھتا ہے۔ (یاد رہے یہ کتاب دوسری جنگ

عظیم سے پہلے لکھی گئی)

''اس تعلیم سے مختلف اقوام پہلے سے زیادہ مستعدی اور کوشش کے ساتھ منظم طور پر قتل وخونریزی کے لیے تیار ہو رہی ہیں۔ انسانیت کا جذبہ حیوانیت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ظالموں اور جابروں اور آہن دستوں کی پرستش کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ بین الاقوامی سیاسیات میں درندگی عدم دیانت اور آدمیت سوز اخلاق کے نمونے نظر آرہے ہیں۔ اور یہ ہماری تعلیم کے اثرات ہیں۔''

موجودہ حیا سوز تعلیم کا منظر تو مغربی مفکرین کے اپنے قلم سے آشکار ہو چکا لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ملکی سطح پر دینی تعلیمی اداروں کی کیا صورتحال ہے وہاں بھی نورِ علم پھیلانے کی بجائے عالم ومناظر اور مباحث تیار کرنے پر ہی کام ہو رہا ہے جو حرص وہوا اور فخر وتکبر کے مجسمے ہوتے ہیں۔ میرے آقا ومولا حضور شمس العارفین سراج السالکین، غوث الاغیاث مراد حضور شیر ربانی رضی اللہ عنہ اعلیٰ حضرت پیر کیلانی حضرت سیدنا ومرشدنا حضور پیر سیدنا نور الحسن شاہ صاحب بخاری تاجدار آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ارشاد فرماتے ہیں۔

'ہیہات' آج کل تو معاملہ الٹ ہو رہا ہے عمل صالح تو درکنار علم کے حصول میں نیت ہی درست نہیں ہوتی۔ عالم اور مناظر ومباحث بننے، فخر اور تکبر کی دستار باندھنے، حصول دنیا کا ذریعہ بنانے کے لیے عمر ضائع کر بیٹھتے ہیں اور فقط اسی یافت ویاب کو معراج کمال سمجھ لیتے ہیں تعجب تو یہ ہے کہ صرف اسی پر ہی بس نہیں ہے۔ اولیاء اللہ اور انبیائے کرام کے علم کو بھی اسی پر حصر کرتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ان سے اکمل وافضل جانتے ہیں اور اپنے زعمی مراتب کی وجہ سے جہالت کے دریا میں ایسے مستغرق ہوئے کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ سے سر نکالنا ناممکن ہو گیا ہے۔

(الامان) (کتاب مبارک ''الانسان فی القرآن''ص ۱۴۱)

کاش کہ ہمیں عالم مدینہ مصداق حدیث ترمذی فلا یجدون احد اعلم من عالم المدینۃ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی علم کی روش نصیب ہو کہ آپ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنے سے پہلے ادب سیکھو۔ ایک اور مقام پر ابن وہب کی روایت سے حضرت امام مالک کا قول نقل کیا گیا ہے۔

قَالَ مَالِکُ اَلْعِلْمُ نُوْرٌ یَجْعَلُهُ اللّٰہُ حَیْثُ یَشَآءُ لَیْسَ بِکَثْرَةِ الرِّوَایَةُ

(ترجمہ) حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ علم ایک نور ہے اللہ تعالیٰ جس میں چاہتا ہے اسے رکھتا ہے اور یہ علم محض کثرت روایت سے حاصل نہیں ہوتا ہے''۔

تکبر و رعونت سے بھرے ہوئے علماء سو کے لیے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اپنے دور کی اعلم یعنی سب سے زیادہ عالم شخصیت کے تقویٰ اور احتیاط کا عالم یہ ہے کہ ہیثم بن جمیل کہتے ہیں میں امام مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے اڑتالیس مسئلے پوچھے ان میں بتیس مسئلے وہ تھے جن پر حضرت امام مالک نے فرمایا لا ادری یعنی میں نہیں جانتا۔

یہ عجز اس عاشق صادق میں محبت رسول کریم ﷺ کی وجہ سے پیدا ہوا۔ اور درود و سلام کا وظیفہ نورانیت ازلی کا سبب بنا محبت مدینہ منورہ کا یہ عالم کہ پوری زندگی سوائے ایک دفعہ حج بیت اللہ شریف کے مدینہ منورہ سے جدائی گوارا نہ کی۔ پوری زندگی مدینہ منورہ کی گلیوں کے درمیان نہ چلے کہ کہیں حضور پرنور ﷺ کے لگے ہوئے قدم مبارکوں پر میرا قدم نہ آ جائے۔ ایک دفعہ اہل

مدینہ نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ آپ ظاہر دورِ نبوت کی ایک بوسیدہ' شکستہ کچی دیوار سے اپنے سینے مبارک کو رگڑ رہے ہیں۔ سوال کرنے پر فرمایا اس دیوار کی خوش قسمتی ہے کہ اس پر پیارے مصطفٰے کریم ﷺ کے جلوے پڑے۔ نورانیت مصطفٰے کے اثرات اس میں تا ابد روشن رہیں گے۔ ان انوار و برکات سے اپنے جسم خاکی میں تمسک و تبرک حاصل کر رہا ہوں۔ اگر کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا تو تشریف لاتے۔ اگر سائل نے مسئلہ پوچھنا ہوتا تو فوراً جواب ارشاد فرما دیتے لیکن اگر وہ سماع حدیث مبارک کے لیے آتا تو فرماتے ساتھ والے کمرے میں تشریف رکھو۔ پھر آپ غسل فرماتے اعلیٰ کپڑے زیب تن فرماتے' خوشبو لگاتے۔ آپ کے لیے ایک خوشبو بھرا منبر بچھایا جاتا اور اس ذوق و عشق سے حدیث مبارک کا درس مبارک شروع کرتے کہ جو بیان سے باہر ہے۔

ایک دفعہ یوں ہوا کہ قرات حدیث مبارک شروع کی ایک سرخ بچھو نے آپ کی پشت مبارک پر ڈنگ لگایا۔ آپ کا رنگ متغیر ہوا۔ شدت درد کا احساس چہرے سے نمایاں ہو رہا تھا۔ لیکن آپ نے حدیث مبارک منقطع نہیں کی حتیٰ کہ بچھو نے دوسرا' تیسرا حتیٰ کہ سولہ ڈنگ لگائے۔ قریب تھا کہ جان جان آفرین کے سپرد کر دیتے لیکن ادب و تعظیم مصطفٰی کریم ﷺ کہ یہ حدیث حضور پرنور ﷺ کا مبارک کلام ہے اس کو منقطع نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ درس حدیث مبارک ختم ہوا۔ نشست گاہ سے اٹھے کپڑے کو جھاڑا بچھو باہر نکلا جسم مبارک پر سولہ ڈنگ گنے جا سکتے تھے اللہ اللہ! حضور پرنور ﷺ کے مدینہ منورہ کی سرزمین قرب مصطفٰے کریم ﷺ نصیب اور امام موصوف کے لبوں پر بروقت درود و سلام جاری رہتا۔ یا مصطفٰے یا مصطفٰے کہتے ہوئے سونے والوں کو کریم آقا پھر کیوں نہ شرف دیدار عطا فرمائیں۔

رَوٰی اَبُوْنُعَیْمٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

مَالِكًا یَقُوْلُ مَابِتُّ لَیْلَةً اِلَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) ''حافظ ابو نعیم اپنی اسناد سے مثنیٰ بن سعد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے سنا فرماتے تھے۔ کوئی رات ایسی نہیں گذرتی کہ جس رات مجھے حضور پر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوتی ہو۔''

(اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل ص ۱۷ ا تذکرہ المحدثین ج ا ص ۳۷)

۱۰۔ حضرت امیر معاویہ کے بارے معمولی لغزش پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تنبیہ فرمانا

اس دور پرفتن میں دیگر کئی فتنوں کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کا فتنہ بھی سر اٹھا رہا ہے میرے شیخ کامل مرشد برحق حضور قبلہ عالم الحاج حضرت پیر السید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف اکثر یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جس میں حضور پرنور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے معمولی لغزش پر خود بنفس نفیس خواب میں تنبیہ فرمائی اکثر کتابوں میں یہ واقعہ چھپ چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ۔

''اکثر لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی اور گستاخی کے دروازہ سے بدعت رفض میں داخل ہوتے ہیں۔ ہاں جس پر خدا تعالیٰ رحم وکرم فرمادے تو اس کو تنبیہ ہو جاتی ہے اور توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی

ہے۔ چنانچہ قبلہء عالم حضور والد ماجد صاحب عرس رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے چند ماہ بعد کی بات ہے کہ ایک بیلی نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جنگ کرنے کا ذکر کیا تو میں نے بھی نسبی حمیت کے جذبہ کے تحت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ ناپسندیدگی کے الفاظ کا اظہار کیا منہ سے الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ یک لخت طبیعت منقبض ہوگئی اور باطن کا سرور اور کیف بے کیفی اور بے لذتی کے ساتھ تبدیل ہوگیا اور اسی پریشانی کے عالم میں توبہ استغفار کرنا شروع کیا۔ رات کو جب نیند آئی تو عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہء عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک شریف میں بیٹھا ہوں۔ تو رحمت عالم نورِ مجسم سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں اور آپ کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور ان کے پیچھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گلے میں تلوار لٹک رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزر کر میرے پاس تشریف لائے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے مجھے فرمایا کہ ان کے متعلق تو نے ایسے الفاظ کیوں کہے ہیں؟۔ میں نے عرض کیا۔ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ تو نے یہ لفظ کیوں کہے ہیں؟۔ میں نے عرض کیا غلطی ہوگئی ہے۔ پھر حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد میں نے توبہ استغفار کرنی شروع کی۔ چنانچہ اس دوران حضور قبلہ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی کئی بار زیارت بھی نصیب ہوئی۔ تاہم طبیعت کی بے چینی دور نہ ہوئی۔ انہی ایام میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ مُرشد حقانی حضرت قبلہ شیر ربانی سرکار اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ میں بھی حاضر ہوں۔ چند اور

بیلی بھی آپ کے پاس حاضر ہیں۔ سامنے دریا ہے جو کہ کناروں تک بھرا ہوا ہے۔ حضور قبلہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریا کس طرح پار کریں گے میں نے عرض کیا حضور میں تیرنا جانتا ہوں آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں میں تیر کر دریا پار کرلوں گا۔ چنانچہ جناب نے میری درخواست منظور کر لی اور دریا میں اترنے کے لیے جو گزرگاہ بنی ہوئی ہے اس میں بیٹھ گیا اور حضرت شیر ربانی سرکار شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اونچی جگہ پر کھڑے ہوکر مجھ پر سوار اس طرح ہوئے کہ جناب کا دایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے دائیں حصہ پر اور جناب کا بایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے بائیں حصے پر اور میں نے اپنے ایک ہاتھ سے جناب کو تھاما ہوا ہے۔ اور دوسرے ہاتھ سے تیر رہا ہوں۔ اور جناب نے میرا سر پکڑا ہوا ہے۔ جب نصف دریا کے قریب ہم پہنچے تو حضور قبلہ عالم شیر ربانی نے فرمایا لالیا! سنبھل کر چلنا اب میرا بوجھ بھی تجھ پر ہی ہے۔ میں نے عرض کیا جناب کی دعا کی ضرورت ہے پھر کوئی فکر نہیں۔ چنانچہ اسی حال میں دریا عبور کیا۔ ان تمام زیارتوں اور بشارتوں کے باوجود دل میں ایک بات بیٹھ گئی تھی کہ تنبیہہ کے وقت سرکار دو عالم ﷺ خود تشریف لائے تھے۔ لہٰذا یقینی معافی اس وقت ہوگی جب سرکار ابد قرار ﷺ خود اپنے جمال با کمال سے نوازدیں گے۔ چنانچہ ایک رات سویا تو قسمت جاگ اٹھی مکۃ المکرّمہ میں حرم کعبہ شریف میں حضور پرنور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور ﷺ اپنی آغوش مبارک میں لیے کمال رحیمی کریمی سے بغل گیر رہے اور اور پھر اسی حالت میں سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے مجھے آقا و مولیٰ ﷺ نے شفقت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا آؤ جماعت کے ساتھ نماز ادکریں۔ عصر کی جماعت تیار تھی۔ اس طریقے سے حضور اقدس ﷺ نے شرف زیارت سے

نوازا۔اور بے سکون دل کو سکون اور قرار کی دولت سے مالا مال کیا تب جا کر مجھے اطمینان ہوا کہ حضور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں جو معمولی سی نا مناسب بات میں نے کی تھی آج اس کی معافی ہوگئی ہے

باب پنجم

درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے دلائل

صحابہ کا منقول درود وسلام الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ہے

دلیل نمبرا۔ یہ درود شریف پڑھنا جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت مبارکہ ہے۔ صحابہ کرام جب بھی اپنے محبوب اقدس ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوتے تو انہی الفاظ سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی ظن، خیال اور محض قیاس سے ثابت نہیں بلکہ نقل سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہی درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے تھے۔

علامہ خفاجی علیہ الرحمہ نسیم الریاض شرح شفا میں درج فرمارہے ہیں

وَالْمَنْقُولُ اَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِيْ تَحِيَّةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

ترجمہ☆ اور منقول ہے کہ (تمام) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں سلام اس طرح عرض کرتے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ج ۳ ص ۴۵۴)

دلیل نمبر ۲۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک اور صلوٰۃ وسلام بھی یہی ہے۔

وہابیوں نجدیوں کا ماہنامہ ''حرمین'' جہلم جنوری ۱۹۹۲ صفحہ نمبر ۲۰ پر جلی سرخی ''قبر پر کھڑا ہو کر کیا پڑھا جائے'' کے تحت رقمطراز ہے۔

'' حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ وہ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کرتے تھے۔''

دلیل نمبر ۳۔

ابن تیمیہ کے نزدیک اس درود پر اجماع صحابہ ہے۔

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی اپنی کتاب رحمت کائنات ص ۳۰۵ پر لکھتے ہیں ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ عبداللہ بن عمر جیسے صحابی جب بھی سفر سے واپس آتے تو روضہ انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ کام دیکھا مگر انکا رنہ کیا اس لیے اس امر پر اجماع صحابہ کرام ہو گیا''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ طریقہ صلوٰۃ وسلام صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ سب صحابہ کا تھا اور ابن تیمیہ نے وضاحت کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ صلوٰۃ وسلام لکھنے کے بعد لکھا ھکذا کان الصحابۃ یسلمون علیہ .''اور اسی طرح جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی سرکار اقدس ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا کرتے۔

(رسائل ابن تیمیہ نمبر ۱۶ ص ۳۹ مطبوعہ مصر، رحمت کائنات ص ۲۲۱۳)

محدثین کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' پڑھنا۔

دلیل نمبر ۴۔

یہ وہ درود شریف ہے جسے محدث نبہانی نے سعادۃ الدارین ص ۲۶۰ مطبوعہ بیروت پر نو مختلف صیغوں سے بیان فرمایا ہے۔مزید یہ کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نے افضل الصلوٰۃ'' صفحات نمبر ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۸۲ پر بھی مختلف صیغوں سے اسے درج فرمایا ہے۔

دلیل نمبر ۵۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔وہ درود شریف ہے جو مفسر قرآن علامہ سید اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر روح البیان نمبر جلد ۷ ص ۲۳۶ پر چالیس مختلف صیغوں سے درج فرمایا ہے۔

دلیل نمبر ۶۔ محدث ابن جوزی لکھتے ہیں۔

'' الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وہ درود شریف ہے جو بارگاہ مصطفیٰ کریم ﷺ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے لیے بہترین انتخاب ہے''

(مولد العروس ص ۲۴)

دلیل نمبر ۷۔: علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں۔

''قرون اولیٰ اوراس کے بعد بھی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کا کوئی منکر نہ تھا۔'' (فتح القدیر جلد اول ص ۸۲)

دلیل نمبر ۸: شارح جلالین شریف امام سلیمان الجمل علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۰۴ھ

جن کی کنیت ابوداؤد اور اسم گرامی سلیمان بن عمر بن منصور ہے۔مصر

کے مشہور مفسر فقیہہ اور علامہ ہیں (معجم المولفین ج ۴ ص ۱۷۱) آپ کے اس مختصر تعارف کے ساتھ آپ کی ایمان افروز عبارت ملاحظہ ہو۔ ''حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ مبارکہ میں اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ التزام کے ساتھ اور خاص اہتمام کے ساتھ کہا جاتا تھا۔ جو ہمیشہ سے اب تک چلا آرہا ہے'' (فتوحات الوہاب ج ۱ ص ۳۱۰)

یادرہے کہ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ مبارکہ میں اذان کے بعد التزام سے درود شریف پڑھنا کوئی بدعت سیئہ نہ تھی بلکہ صحیح مسلم شریف کی اس صریح حدیث مبارک پر اہتمام کے ساتھ عمل تھا جس میں حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ ......
حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

(ترجمہ) ''جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہے وہی تم بھی کہتے جاؤ۔ اذان کے بعد پھر مجھ پر درود شریف پڑھو اور پھر اس کے بعد میرے مقام وسیلہ کے لیے دعا مانگو۔ (یعنی اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ .. الخ) جس نے ایسا کیا اس پر میری شفاعت لازم ہوگئی۔''

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کا مختصر تعارف
دیوبندیوں کی زبانی

دیوبندی محقق علامہ ابوالحسن ندوی اپنی کتاب ''تاریخ دعوت وعزیمت

'' جلد اول میں جا بجا حضرت سلطان موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں رطب اللسان ہیں۔

'' سلطان صلاح الدین ایوبی کی ذات آنحضرت ﷺ کا مستقل معجزہ اور اسلام کی صداقت و ہدایت کی روشن دلیل ہے'' (ص ۲۴۱)

پھر لکھتے ہیں۔

'' سلطان نہایت صحیح العقیدہ اور راسخ الاعتقاد مسلمان تھا۔ آپ کے دور میں ہی مصر سے شیعیت اور رفض کے خاتمے سے سنت کو فروغ حاصل ہوا۔ اور جا بجا مدارس اسلامیہ قائم ہوئے جہاں علماء سنت علوم دینیہ کی تعلیم دیتے تھے

(تاریخ دعوت و عزیمت جلد اول ص ۲۴۵۔)

دلیل نمبر ۹ علامہ شامی فرماتے ہیں۔

'' دمشق میں باقی نمازوں کی اذانوں کے بعد اور جمعہ کے دن جمعہ کی اذان سے قبل حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا ہے۔ جسے یہاں کی اصطلاح میں '' تذکیر'' کہا جاتا ہے۔

(یعنی یاد دلانا کہ غافل دلو۔ اپنے آقا پر درود شریف پڑھو۔)

(فتاویٰ شامی جلد دوم ص ۳۹۰)

دلیل نمبر ۱۰

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کشف الغمہ جلد اول ص ۷۸

'' موذن مصر میں روافض کی حکومت کے دوران اذان کے بعد خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب حاکم بامر اللہ فوت ہوا۔ اور اس کی بہن تخت نشین ہوئی تو موذن اس حکمران عورت اور اس

کے وزیروں پر سلام بھیجتے تھے۔ جب ملک عادل سلطان صلاح الدین ایوبی نے عنان حکومت سنبھالی تو بدعت کی بجائے موذنوں کو حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا کریں۔ اور شہریوں اور دیہاتیوں کے نام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ اس کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین"

دلیل نمبر ۱۱

محدث حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بعینہٖ حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ پاک میں اذان کے بعد درود وسلام کی تفصیل بیان فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔

"اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کے متعلق درست قول یہ ہے کہ یہ اچھا کام ہے اور اس کے کرنے والے کو حسن نیت کی بنا پر ثواب ملے گا۔" (القول البدیع ص ۱۹۳ مطبوعہ مدینہ منورہ شریف)

دلیل نمبر ۱۲۔

حضرت امام فخرالدین رازی نے حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الخلق بعد از انبیاء کے جنازہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روضہ انور پر حاضر ہوکر سلام عرض کرنے کا منظر یوں بیان فرمایا ہے۔

"صحابہ کرام نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ یہ ابوبکر دروازے پر حاضر ہیں۔ فوراً دروازہ کھل گیا اور آواز آئی دوست کو دوست سے ملا دو"

(تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۵)

دلیل نمبر ۱۳

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے سے چودہ سواولیاء کی ولایت سے حصہ ملتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۲۴ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہے اگر اس کی کیفیت درج ذیل ہو جائے۔ بلفظہٖ۔

''ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت وصفائی آن مشاہدہ خواہد نمود واز ولایت ہزار و چہار صد اولیاء کی نصیب یابد''

(ترجمہ) ''فرمایا کہ جو خشوع وخضوع کے ساتھ اس درود شریف کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لے تو اس کی برکت وصفائی کا وہ خود مشاہدہ کر لے گا اور چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ پائے گا''۔

آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سید علی کبیر ہمدانی قدس سرہٗ العزیز بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم رحمتہ اللعالمین سلطان الانبیاء والمرسلین باعث تخلیق آدم وبنی آدم صلی اللہ علیہ حبیبہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے اپنے جمال جہاں آراء سے راحت بخشی اور خواب میں زیارت اقدس ہوئی آپ نے حکم فرمایا کہ اوراد فتحیہ پڑھا کرو۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ تمام سلاسل کے اولیاء اللہ بالخصوص ہمارے آقا ومولا حضور اعلیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری قدس سرہٗ العزیز کے وظائف میں ہمیشہ سے اوراد فتحیہ شامل رہے ہیں اور اوراد فتحیہ میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کئی صیغوں سے درج ہے۔

اس درود شریف پر معترضین (دیوبندیوں۔ وہابیوں) کے کچھ حوالے

دلیل نمبر ۱۴۔

تمام دیوبندیوں کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''ضیاء القلوب'' ص ۸۳ پر فرماتے ہیں۔

''جس کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ عشاء کی نماز کے بعد پاک وصاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہ الٰہی میں حضور پر نور ﷺ کے جمال مبارک کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات و وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور پر نور ﷺ بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور دل پر الصلوٰۃ علیک یا نبی اللہ کی ضربیں لگائے اور جس قدر ہو سکے اس درود شریف کو پے در پے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔''

بلفظہٖ

دلیل نمبر ۱۵

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے ہی ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' ص ۱۲ پر یہی درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بطور وظیفہ لکھا ہے۔

دلیل نمبر ۱۶

مولانا اشرف علی تھانوی کی تحریر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔ (امداد المشتاق ص ۵۹)

اشرف علی تھانوی نے ہی اپنی کتاب شکر النعمۃ میں لکھا۔

''یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ''

(شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص ۱۸)

دلیل نمبر ۱۷

مولانا حسین احمد مدنی کی تحریر

''وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب سے پیش کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ ندا ہی کیوں نہ ہوں کو مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۵)

دلیل نمبر ۱۸

مولانا محمد ذکریا سہارنپوری اپنے تبلیغی نصاب کی کتاب فضائل درود شریف ص ۲۸ پر لکھتے ہیں ''بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ کے الصلوٰۃ

والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اور اسی طرح آخر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھا دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

دلیل نمبر ۱۹

غلام اللہ خان آف راولپنڈی کی تحریر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اگر بطور درود شریف پڑھے اور عقیدہ درست رکھے تو جائز ہے۔ (تعلیم القرآن ستمبر ۱۹۶۰)

دلیل نمبر ۲۰

غلام اللہ پنڈی والے کے استاد مولوی حسین واں بھچروی کی تحریر

مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی والے کے استاد مولوی حسین علی واں بھچروی اپنے پیر کے مبشرات میں ذکر کرتا ہے کہ انہوں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ سے بارگاہ محبوبی میں سلام عرض کیا۔

(مبشرات بلغۃ الحیران ص ۸)

نوٹ۔ ان درج بالا حوالہ نمبر ۱۴ تا نمبر ۲۰ کو پڑھ کر تمام دیوبندی مکتبہ فکر سے ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ دیوبندی اکابر کی یہ تحریریں اپنی تفسیر آپ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا ابہام نہیں۔ اپنی عبارت اور اپنی مراد میں یہ ہر لحاظ سے واضح ہیں۔ لہذا ان عبارات کو پڑھنے والا خود بھی اور دوسرے ہم مکتب فکر بھائیوں کو بھی دعوت عمل دے کہ وہ کثرت سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کریں تا کہ حضور پرنور ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ اور جن کی قسمت میں حضور پرنور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی زیارت کی خواہش ہی نہیں ہمارا ان کی طرف روئے سخن ہے ہی نہیں۔ ہمارا کام تو تبلیغ وترویج درود شریف مخالفین

کی اپنی کتب سے کرنے سے مقصود صرف اتمام حجت کرنا ہے۔

دلیل نمبر ۲۱

اگر چہ یہ حوالہ پہلے بھی درج ہو چکا ہے لیکن غیر مقلدین کے لیے اسے دوبارہ درج کر رہے ہیں۔

سرخیل وہابیہ ماہنامہ ''حرمین جہلم جنوری ۱۹۹۲ص ۲۰ پر رقمطراز ہے کہ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا کرتے''

دلیل نمبر ۲۲

وہابی جو پاکستان میں سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے خود کو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ان کے عوام یا کم علم نیم حکیم یا یک چشم جہلاء کا نہیں بلکہ اس فرقے کے جو علماء ہیں ان کا تو اب اس بات پر اتفاق اور تقریباً اجماع ہو چکا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ درود شریف ہی ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ وہابی اہل حدیثوں کے عظیم عالم اور فقیہہ مولوی ابوالحسنات علی محمد سعیدی مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال نے کئی جلدوں میں '' فتاویٰ علماء اہلحدیث'' مرتب کیا ہے جس کے ورق اول پر پاکستان بھر کے ایک سو چھتیس وہابی علماء نے اس کی تصدیق و تائید کی ہے اس فتاویٰ علماء اہل حدیث'' جلد ۹ص ۱۵ پر پہلے ہی سوال کے جواب میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود شریف لکھا گیا ہے اور ان الفاظ سے انہوں نے روضہ انور حضور پرنور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

''آنحضرت ﷺ کے روضے پر اس طرح درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں''

اس عبارت سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ یہ کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ کو وہابی علماء نے درود تسلیم کرلیا۔ تب ہی لکھا کہ ''روضے پر اس طرح درود پڑھنے میں ۔۔۔۔ الخ

۲۔ روضۂ انور خاص مقام قرب پر حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کی وہابی علماء نے اپنے ماننے والوں کو'' کوئی حرج نہیں'' کے الفاظ کے ساتھ اجازت عام دی۔

۳۔ ''اس طرح درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں'' کی عبارت سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا فی نفسہ درود ہونا اور پڑھنا ثابت ہوگیا تو بدعت اور نیا درود ہونے کا الزام خود بخود ختم ہوگیا۔

اندازہ کریں کہ یہ وہ عبارت ہے کہ جس پر ملک کے نامور ایک سو چھتیس علماء اہل حدیث متفق ہیں اور یہ ان کی زبانی نہیں بلکہ سوچی سمجھی اور تحریری رائے ہے جوانہوں نے اہل حدیثوں کے لیے لکھی ہے۔ لہٰذا قارئین سے میری گذارش ہے کہ وہ اہل حدیث کہلانے والوں کو حرمین جنوری ۱۹۹۲ ص ۲۰ اور ''فتاویٰ علماء اہلحدیث'' جلد ۹ ص ۱۵ والے یہ دو حوالے ضرور دکھائیں اور اگر کوئی اہل حدیث کہلانے والا یہ حوالے پڑھے تو آج کے بعد اس درود مبارک جو کہ صحابہ والا درود ہے پر زبان طعن دراز نہ کرے ورنہ حجت تمام ہونے کے بعد حق قبول نہ کرنے والا روز قیامت خود جواب دہ ہوگا۔

اذان کے بعد درود وسلام کا ثبوت

اذان کے فوراً بعد درود وسلام پڑھنے پر صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک موجود ہے جس میں اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر پھر مروجہ دعا

"اللھم رب ھذہ الدعوۃ"..... الخ پڑھنے کا حکم ہے۔اس کے بعد اس پر اعتراض کی گنجائش ہرگز ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ جمیع اہل اسلام کا قبل و بعد اذان درود و سلام پڑھنا اپنے آقا سے محبت کی دلیل ہے۔آئیں اس کا تاریخی نقطہ نظر سے بھی جائزہ لیں تاکہ اس درود و سلام پر بدعت کا لیبل چسپاں کرنے والوں کو کم از کم معلوم ہو جائے کہ ان کے فتویٰ کی زد میں کتنے اہل سلام آتے ہیں۔مزید یہ کہ اس تاریخی جائزے کے بعد ہم خود مودودی اور دیوبندی علماء کی بدعت کے متعلق گفتگو درج کریں گے جس سے پتہ چلے گا کہ اہل سنت و جماعت ہی حق پر ہیں۔

علامہ سخاوی لکھتے ہیں یاد رہے علامہ سخاوی نے ۹۰۲ھ میں وصال فرمایا ۔

''موذنوں نے جمعہ اور مغرب کے علاوہ فرائض کی تمام اذانوں کے بعد ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا شروع کر دیا ہے۔وہ ان نمازوں میں صلوٰۃ وسلام کو اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں صلوٰۃ وسلام بالکل نہیں پڑھتے کیونکہ اس کا وقت تنگ ہوتا ہے۔ اس کی ابتدا سلطان ناصر الدین ابوالمظفر یوسف بن ایوب کے زمانہ میں ہوئی اس سے پہلے جب حاکم ابن العزیز کو قتل کیا گیا تھا تو ابن العزیز کی بہن جو بادشاہ کی بیٹی تھی اس نے حکم دیا کہ اذان کے بعد اس کے بیٹے ظاہر پر سلام پڑھا جائے جس کی یہ صورت تھی۔ ''السلام علی الامام الظاہر'' پھر اس کے بعد یہ طریقہ اس کے خلفاء میں جاری رہا تا آنکہ سلطان صلاح الدین نے اس کو ختم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے گا۔اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اب سوال یہ ہے کہ یہ مستحب ہے؟

مکروہ ہے؟ بدعت ہے؟ یا جائز ہے' تو اس کے استحباب پر اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا گیا ہے۔

(ترجمہ) ''نیکی کے کام کرو'' اور یہ بات واضح ہے کہ صلوٰۃ وسلام عبادت کے قصد سے پڑھا جاتا ہے۔ خصوصاً جب اس کی ترغیب میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ علاوہ ازیں اذان کے بعد دُعا کرنے اور تہائی رات کے اخیر میں دُعا کرنے کی فضیلت میں بھی احادیث ہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے اور اس کے فاعل کو حسن نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔

(القول البدیع ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ از حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی)

''جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے۔''

حضرت امام سخاوی متوفی ۹۰۲ ہجری نے آج سے پانچ سو سال قبل اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے۔ ہم بدعت حسنہ کی تائید خود معترضین کی عبارات سے پیش کررہے ہیں۔

بدعت اور بدعت حسنہ کا تجزیہ مودودی کے قلم سے

غلاف کعبہ کی نمائش کے سلسلے میں مودودی موصوف بانی امیر جماعت اسلامی (جو درحقیقت جماعت مودودی ہے کیونکہ اس جماعت کے نزدیک اسلام کی ہر وہ تعبیر ہی درست ہے جو ان کے بانی مودودی نے کی ہے) پر اعتراض کیا گیا کہ غلاف کعبہ کی نمائش وزیارت اور اسے جلوس کے ساتھ روانہ کرنا ایک بدعت ہے کیونکہ حضور پرنور نبی پاک ﷺ اور خلافت راشدہ کے دور میں کبھی ایسا نہیں کیا گیا۔ حالانکہ غلاف اس زمانے میں بھی چڑھایا جاتا تھا۔ تو مودودی اس کا جواب یوں لکھتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو ایشیا لاہور جلد ۲۷ شمارہ ۱۸، ۴ مئی ۱۹۸۰)

''کسی فعل کو بدعت مذمومہ قرار دینے کے لیے صرف یہی بات کافی نہیں ہے۔ کہ وہ نبی ﷺ کے زمانے میں نہ ہوا تھا۔ لغت کے اعتبار سے تو ضرور ہر نیا کام بدعت ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں جس بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے لیے شرع میں کوئی دلیل نہ ہو جو شریعت کے کسی حکم یا قاعدے سے متصادم ہو۔ جس سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرنا یا کوئی ایسی مضرت دفع کرنا متصور نہ ہو جس کا شریعت میں اعتبار کیا گیا ہے جس کا نکالنے والا اسے خود اپنے اوپر یا دوسروں پر اس ادعا کے ساتھ لازم کر لے کہ اس کا التزام نہ کرنا گناہ اور کرنا فرض ہے۔ یہ صورت اگر نہ ہو تو مجرد اس دلیل کی بنا پر کہ فلاں کام حضور کے زمانے میں نہیں ہوا۔ اسے ''بدعت'' یعنی ضلالت نہیں کہا جا سکتا۔ بخاری نے کتاب الجمعہ میں چار حدیثیں نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ عہد رسالت اور عہد شیخین میں جمعہ کی صرف ایک اذان ہوتی تھی۔ حضرت عثمان نے اپنے دور میں ایک اذان کا اور اضافہ کر دیا لیکن اسے بدعت ضلالت کسی نے بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ تمام امت نے اسی نئی بات کو قبول کر لیا۔ بخلاف اس کے انہی حضرت عثمان نے منیٰ میں قصر کرنے کی بجائے پوری نماز پڑھی تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر صلوٰۃ ضحیٰ (نماز چاشت) کے لیے خود بدعت اور احداث کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ''احسن ما احدثوا'' (یہ ان بہترین نئے کاموں میں سے ہے جو لوگوں نے نکالا لیے ہیں)۔

"بدعت و نعمت البدعة"

یعنی بدعت ہے اور اچھی بدعت ہے۔

ما احدث الناس شیئا احبالی منها

یعنی لوگوں نے کوئی ایسا نیا کام نہیں کیا ہے جو مجھے اس سے زیادہ پسند

ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کے بارے میں وہ طریقہ جاری کیا جو نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں نہ تھا۔ وہ خود اسے نیا کام کہتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں۔

''نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ''

یہ اچھا نیا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ مجرد نیا کام ہونے سے کوئی فعل بدعت مذمومہ نہیں بن جاتا بلکہ اسے بدعت مذمومہ بنانے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ امام نووی شرح مسلم کتاب الجمعہ ''میں کل بدعۃ ضلالۃ'' کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ علماء نے کہا کہ بدعت (یعنی باعتبار لغت نئے کام) کی پانچ قسمیں ہیں۔ ایک بدعت واجب۔ دوسری بدعت مندوب ہے (یعنی پسندیدہ) ہے جسے کرنا شریعت میں مطلوب ہے۔ تیسری بدعت حرام ہے' چوتھی مکروہ ہے اور پانچویں مباح ہے اور ہمارے اس قول کی تائید حضرت عمر کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے نماز تراویح کے بارے میں فرمایا۔

علامہ عینی عمدۃ القاری (کتاب الجمعہ) میں عبد بن حمید کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ '' جب مدینہ شریف کی آبادی بڑھ گئی اور دور دور مکان بن گئے تو حضرت عثمان نے دوسری اذان کا یعنی جو اب جمعہ کے روز سب سے پہلے دی جاتی ہے کا حکم دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا مگر منیٰ میں پوری نماز پڑھنے پر اعتراض کیا گیا۔

علامہ ابن حجر فتح الباری کتاب التراویح میں حضرت عمر کے قول "نعمت البدعۃ ھذہ" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' بدعت ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو کسی مثال سابق کے بغیر کیا گیا ہو۔ مگر شریعت میں یہ لفظ سنت کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے اور اس بنا پر بدعت کو مذموم کہا گیا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جو نیا کام شرعاً مستحسن کی تعریف میں آتا ہو وہ اچھا ہے اور جو شرعاً برے

کام کی تعریف میں آتا ہو۔وہ برا ہے۔ورنہ پھر مباح کی قسم سے ہے۔''
(ایشیالاہور جلد ۲۷ شمارہ ۱۸، ۴ مئی ۱۹۸۰ بمطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۰ ہجری)

دیوبندیوں کے پیشواؤں کی عبارات''فتاویٰ رشیدیہ میں دلچسپ سوال وجواب''

مولانا رشید احمد گنگوہی کی تصنیف فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول کتاب البدعات ص ۸۲ سے یہ دلچسپ سوال و جواب ملاحظہ ہو جو بدعت حسنہ پر ہمارے موقف کی پرزور تائید ہے۔

سوال۔ کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرنا قرون ثلثہ سے ثابت ہے یانہیں اور بدعت ہے یانہیں''

الجواب۔قرون ثلاثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگراس کا ختم درست ہے کیونکہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔اس کی اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں (فقط رشید احمد عفی عنہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ بخاری شریف کے ختم کا ثبوت گو قرون ثلاثہ میں نہیں ملتا۔مگراس کا ختم درست ہے کیونکہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اور ذکر خیر کے بعد دعا کا قبول ہونا شرع سے ثابت ہے۔

اسی طرح تمام اختلافی مسائل آن واحد میں حل ہو سکتے ہیں۔مثلاً گیارھویں شریف ختم ایصال ثواب' بزرگان دین کے عرس کی محافل درود وسلام اور قبل و بعد اذان صلوٰۃ وسلام کا موجودہ ہیئت سے ثبوت گو قرون ثلاثہ میں نہیں ملتا۔مگران کا انعقاد درست ہے کیوں کہ ان سب کی اصل ذکر خیر ہے جو عند الشرع مطلوب ہے بلکہ گنگوہی کے نزدیک تو یہ بدعت بھی نہیں کیونکہ ان کی

اصل ذکر خیر ہے جو شرع سے ثابت ہے۔

اشرف علی تھانوی کی واشگاف تحریر

جو دیو بندی بضد ہوں کہ ہر بدعت گمراہی ہے بدعت کی کوئی قسم نہیں اور کوئی بدعت اچھی نہیں ہوتی تو وہ مولوی اشرف علی تھانوی کی آخری تالیف ''بوادرالنوادر'' ص ۷۷۷ ملاحظہ کریں۔ جہاں اشرف علی تھانوی سنت کی اقسام بیان کرتے ہوئے بدعت حسنہ کو بھی سنت کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ حدیث رسول بھی ہے ''مَنْ سَنَّ سُنَّۃً الْحَسَنَۃَ .... الخ ''یعنی جس نے کوئی نیا اچھا کام جاری کیا یعنی سنت حسنہ جاری کی جب تک وہ کام کیا جاتا رہے گا اسے اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

مولٰنا عبدالرحمٰن اشرفی دیو بندی کے فتوے

مولٰنا عبدالرحمٰن سالہا سال سے روزنامہ جنگ لاہور میں دینی مسائل کے کالم میں سوالوں کے جواب لکھتے ہیں۔ لیجئے ختم و درود، رسم قل و رسم چہلم کے جائز ہونے کا فتوٰی۔

(۱) روزنامہ جنگ لاہور (میگزین) ۷ تا ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء

سوالنمبر ا۔: ہم لوگ ختم اور درود کی مجالس کروا کر مرحومین کو ایصال ثواب بخشتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا یہ ثواب ان کو پہنچتا ہے؟

الجواب: میت کو ثواب پہنچتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ رسم چہلم وغیرہ اللہ تعالٰی کے واضح احکامات اور سنت نبوی کے ہوتے ہوئے ان رسومات کو مذہب اسلام میں کیا اہمیت حاصل ہے؟ کیا حضور

ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں بھی یہ رسومات ادا کی جاتی تھیں؟

الجواب: اگر ان کو شریعت میں ضروری نہ سمجھا جائے بلکہ انتظام کے طور پر آسانی سے لوگوں کو جمع کرنے کے لیے دنوں کو مقرر کرلیا گیا تو اس میں گنجائش ہے اس لیے ان کو رسم کہا جاتا ہے سنت نہیں کہا جاتا اس میں تو شک نہیں کہ قرآن پاک پڑھ کر یا ذکر کر کے یا کلمہ کا ثواب میّت کو پہچانا باعث ثواب ہے اگر یہ سمجھا جائے کہ بغیر تیسرے دن کے ثواب ہی نہیں پہنچتا تو ناجائز ہوگا۔ مگر ایسا کوئی مسلمان بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں وسعت پیدا فرمائے۔

(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

باب ششم

تمام دکھوں، بیماریوں، پریشانیوں کا درود شریف سے علاج

ہر جائز مقصد کیلئے ''درود فتح'' کا استعمال

تفسیر روح البیان ایک معرکہ آراء تفسیر قرآن مجید ہے۔ یہ شمس الائمہ زبدۃ المحققین حضرت علامہ سید اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔

صاحب روح البیان نے اپنی تفسیر مبارک جلد ۷ ص ۲۳۶ جز نمبر ۲۲ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ والا درود شریف چالیس مختلف صیغوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ درود فتح ہے۔

ہر جائز مقصد کے لیے اس درود فتح یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا طریقۂ استعمال بھی آپ نے درج فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''علماء نے لکھا ہے کہ یہ درود شریف حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اپنے سامنے تشریف فرما سمجھ کر اور خود کو آپکی بارگاہ اقدس میں حاضر سمجھ کر نہایت ادب واحترام سے پیش کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی جائز مقصد کے لیے فرض نماز کے بعد چالیس مرتبہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ کر دعا کرے تو انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔

(تفسیر روح البیان جلد ۷ ص ۲۳۶ جز ۲۲)

امام الانبیاء جس درود پر خوش ہو گئے

حافظ ابن تیمیہ کا شاگرد ابن قیم جوزی جلاء الافہام میں رقمطراز ہے

''حضرت ابو بکر بن مجاہد کے پاس حضرت شبلی تشریف لائے تو آپ نے انکو سینے سے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ کسی نے کہا آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟ حالانکہ سارے بغداد والے اسے دیوانہ خیال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت شبلی آئے اور حضور سید عالم ﷺ ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

اور پھر تین مرتبہ کہتا ہے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ'' اس وجہ سے ہم نے اس پر یہ شفقت فرمائی۔ (جلاء الافہام مطبوعہ امرتسر ص ۳۶۰)

یہی واقعہ تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا سہارنپوری نے فضائل درود شریف میں بھی نقل کیا ہے۔

پریشانی میں بے اختیار ہو کر حضور اقدس کو پکاریں تو آپ ضرور کرم فرماتے ہیں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں قحط پڑا یہ سال ''عام الرمادہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ انسان تو انسان جانوروں کے لیے چارہ تک ملنا محال ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جانوروں پر بھی گوشت نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی بھلا کوئی چیز ملے تو جزو بدن بنے۔ ایک صحابی رسول حضرت سیدنا بلال ابن حارث المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز بکری ذبح

کی۔کھال اتاری تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بکری میں گوشت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں۔تو صحابیٔ رسول چلائے بے اختیار اپنے آقا کو پکارا ''یا محمداہ'' کہ یارسول اللہ ﷺ امت پر کیسے دن آ گئے کہ جانوروں میں بھی ہڈیوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا؟

صحابیٔ رسول نے بے اختیار پریشانی میں اپنے آقا کو پکارا تھا۔وہ رحیم وکریم آقا اپنے غلاموں کی فریاد پر کیوں نہ پہنچتے؟ کیسے ممکن ہے کہ جن کا لقب ہی قرآن میں رحمۃ اللعالمین اور حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ہو وہ پکار پر نہ پہنچیں۔حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اسی رات اپنے اس پیارے صحابی کو خواب میں ملے اور خوشخبری عطا فرمائی کہ قحط دور ہو جائے گا۔
(البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۹۱ طبع بیروت' جذب القلوب مترجم ص ۲۳۸ فتح الباری ج ۲ ص ۴۹۵)

پھر کیوں نہ کہیں۔

اگر ہو جذبہء کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے
وہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
محمد مصطفےٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

غیر مقلدین سے حرف ''یا'' کے ساتھ ندا کا ثبوت

چونکہ ''صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد'' اور حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ میں ندائے ''یا محمد'' موجود ہے اور یہ دونوں واقعات معتبر ترین کتب سے مکمل احتیاط کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں اور یہ بات طے شدہ ہے

کہ صاحب مطالعہ اور عالم آدمی گفتگو میں نہ صرف احتیاط برتتا ہے بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے۔ کہ اگر حقائق اور دلائل ناقابل تردید اور مسلم ہوں تو مخالف بھی بے اختیار اس کا اقرار کر جاتا ہے۔ کچھ یہی صورت حال ندائے ''یا محمد'' یا دیگر مواقع پر حرف ''یا'' سے ندا کے موقع پر غیر مقلد صاحب مطالعہ عالم علامہ وحید الزمان سے پیش آئی ہے، وہ کھل کر انبیاء اولیاء کو پکارنے اور ندا دینے کے متعلق لکھتے ہیں۔

ا۔ انبیاء وصلحاء کو مدد کے لیے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِی کہہ کر پکارنا شرک نہیں ہے۔
(ہدیۃ المہدی ص ۲۷)

۲۔ انبیاء اور اولیا کی ارواح بت کی طرح نہیں ہیں بلکہ یہ ارواح ملائکہ کی جنس سے ہوتی ہیں اور بت تو ناپاک ہوتے ہیں۔ (ہدیۃ المہدی ص ۲۸)

۳۔ اگر کوئی کہے ''یا نبی اللہ یا کہے ''یا ولی اللہ'' آپ اللہ تعالیٰ سے میری مشکل کشائی کے لیے دعا فرمائیں اگر اللہ تعالیٰ میری مشکل آسان فرما دے گا تو میں فلاں صدقہ کا ثواب آپ کو بخشوں گا تو یہ جائز ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۴۱)

بغیر حساب کے جنت والا درود

یہ درود شریف وہ ہے جس کی سند خود حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے عطا فرمائی ہے۔ یہ درود شریف اوراد فتحیہ میں بھی درج ہے جو کہ تمام سلاسل کے اولیاء اللہ کا معمول ہے اور ان کے اوراد و وظائف میں شامل ہوتا ہے یہ درود شریف کچھ اس طرح سے ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ٥

تفصیلی واقعہ بابت درود شریف ہذا

امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابوالحسن شافعی علیہ الرحمۃ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ حضرت امام شافعی نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

آپ جناب اقدس کی طرف سے ان کو کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ تو حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ بغیر حساب جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے"۔

(فضائل درود ذکریا سہارنپوری ص ۱۲۳، رحمت کائنات ص ۲۲۱)

دوسری طرف حضرت امام شافعی بھی اپنے کئی تعلق والوں کو خواب میں ملتے ہیں اور اس درود شریف کی برکتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے آپ کی زندگی بھر کی نیکیاں اور بھی ہیں اور بے شمار ہیں۔ آپ اہلسنت کے مجتہدین ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ آپ کا زہد اور ریاضت ضرب المثل حد تک ہے لیکن

۱۔ امام اسماعیل بن ابراہیم مدنی نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ سے کیا معاملہ کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اس درود شریف کی برکت سے مجھے تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جایا گیا۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن حکم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا پوچھا فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا۔

رَحِمَنِیْ وَ غَفَرَلِیْ وَ زَفَّنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ کَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ وَ نُثِرَعَلَیَّ کَمَا یُنْثَرُ عَلَی الْعُرُوْسِ

(ترجمہ) ''فرمایا میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا۔ مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر درہم و دینار نچھاور کیے جاتے ہیں۔ فرمایا میری عزت افزائی کی وجہ وہ خاص درود پاک

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ہے

جو میں نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں لکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں بیدار ہوا تو کتاب ''الرسالہ'' میں بعینہٖ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا پایا۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

سلطان محمود غزنوی تیری قسمت پر قربان اور تیرے ہدیہ درود و سلام پر قربان

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے اپنے آقا حضور پرنور نبی

کریم رؤف ورحیم ﷺ پر یہ درود شریف روزانہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلْوَانِ وَ تَعَاقَبَ الْعَصْرَ انِ وَ کَرَّ الْجَدِیْدَ انِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَ انِ وَ بَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحِ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّةُ وَالسَّلَامُ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک عالم دین متقی اور پرہیز گار کافی مقروض اور تنگ دست ہو گئے تو خواب میں حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو حضور اقدس امام الانبیاء والمرسلین بالمومنین رؤف ورحیم سچے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم نے اس کو ارشاد فرمایا کہ وہ سلطان محمود کے پاس چل کر یہ کہے کہ اس کو جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اتمہا واکملہا نے اس کے پاس مالی اعانت اور امداد کے لیے بھیجا ہے فرمایا اگر سلطان تجھے سچا نہ سمجھے تو اس سے یہ کہہ دینا کہ تو سید عالم جان عالم ﷺ پر مندرجہ ذیل درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلْوَانِ وَ تَعَاقَبَ الْعَصْرَ انِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَ انِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَ انِ وَ بَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحِ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّةُ وَالسَّلَامُ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا

اور اس کا علم صرف تجھے اور سید دو عالم ﷺ کو ہی ہے چنانچہ سلطان

محمود غزنوی نے اس کا بہت احترام کیا اور اس کی بیش بہا مالی امداد کی۔
(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۳۴)

حضرت غوث علی شاہ پانی پتی کے فرمودہ الفاظ درود شریف مشکلات میں امدادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب بن گئے

واقف اسرار معرفت حضرت السیّد غوث علی شاہ صاحب قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حضرت شاہ گل حسن حاضر ہوئے جو بعد ازاں آپ کے خلیفہ مجاز ہوئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے۔ یہ درود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

پیر کامل کے حکم سے عاشق صادق نے جب یہ درود شریف پڑھا تو پہلی ہی رات میں زیارت حضور پر نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ اور آپ کی جماعت میں حاضری کا شرف پایا۔ قدم بوسی کی تو سرکار اقدس ﷺ نے قرآن پاک کا آخری پارہ بھی عطا فرمایا۔ پیر و مرشد کی بارگاہ میں صبح سب کچھ عرض کیا تو فرمایا آج پھر پڑھنا۔ پھر یہی درود شریف پڑھا۔ رات کو پھر زیارت اقدس نصیب ہوئی اور اب مکمل قرآن شریف عطا فرمایا گیا۔ صبح پیر و مرشد کی بارگاہ سے حکم ہوا ' پھر یہی درود شریف پڑھنا فرماتے ہیں جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے فراق میں دریا صحرا' کوہ و بیابان طے

کرتا ایک ریگستان میں تڑپ رہا ہوں کہ اچانک محبوب کردگار نبی مختار احمد مجتبیٰ حضرت سیدنا و مولا محمد مصطفیٰ رحیم و کریم آقا ﷺ ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لاتے ہیں میرا سر اپنے مبارک زانوؤں پر رکھ کر عاشق صادق کا غبار صاف فرماتے ہیں میری چہرہ والضحیٰ ﷺ پر نظر پڑی تو عرض کیا حضور میری فریادرسی فرمایئے۔ رحیم و کریم آقا رحمتوں والے نبی پاک ﷺ کے لب مبارک ہلے فرمایا خاطر جمع رکھو۔ تھوڑے ہی عرصہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

حضرت شاہ گل حسن نے سارا حال سرکار قلندر میں عرض کیا فرمایا مبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔ تم کو حج بھی نصیب ہوگا۔ اور مدینہ منورہ کی زیارت کو جاتے ہوئے صاحب مدینہ منورہ ﷺ کی زیارت حالت بیداری میں ہوگی۔ سرکار تمہاری فریادرسی بھی فرمائیں گے۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں پھر وہ وقت بھی آیا کہ عاشق صادق حضرت شاہ گل حسن کو حج بیت اللہ کا شرف نصیب ہوا۔ بیت اللہ شریف کی زیارت اور ارکان حج سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ منورہ مقدسہ کو چلے تو خیال آیا بارگاہ سلطان الانبیاء والمرسلین میں سوار ہوکر جانا بے ادبی ہے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہوئے۔ دوران سفر ایک دنبل پاؤں میں نکل آیا۔ تمام ٹانگ سوج گئی اور درد کی شدت نے بے ہوش کر دیا کچھ ہوش آیا تو زندگی سے مایوس لیکن فراق محبوب کریم ﷺ میں درد اور چنگیرا ہو گیا۔ فرماتے ہیں پس کیا دیکھتا ہوں زرق برق لباسوں والی ہستیاں گھوڑوں پر سوار تشریف فرما ہیں۔ سالار قافلہ نے میرے سر کو اپنے زانو مبارک پر رکھ کر ایک رومال سے گرد و غبار صاف فرمایا اور حکم دیا اے شیخ اٹھو قافلہ جا رہا ہے عرض کی آقا سخت بیمار ہوں اور دنبل کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا "میرے آقا مرض شدید ہے" تو آقا و مولا صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم کے دست مبارک مجھے مس ہوئے تو مرض غائب ہو گیا۔ ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ انہیں با آرام مدینہ منورہ پہنچا دو۔

جنہوں نے مطابق حکم مجھے مدینہ منورہ باہر قافلے کے ساتھ ملا دیا اور غائب ہو گیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ پیرومرشد قدس سرہ' العزیز نے تو یہ سب کچھ سرکار کی آمد اقدس کے متعلق پہلے بتا دیا تھا کہ مدینہ منورہ کی راہ میں تم انہیں حالت بیداری میں دیکھو گے لیکن پہچان نہ سکو گے۔ واہ رے قسمت یہ تو مدینے والے آقا کی فریادرسی اور دستگیری تھی اور وہ بھی بلاواسطہ خود کرنا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ''

جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا

امام محمد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روایت بحوالہ ''مفاخرالاسلام'' نقل کی ہے

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا

(ترجمہ) ''جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا''

امام محمد المہدی فاسی مطالع المسرات لجلاء دلائل الخیرات میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''جو شخص جمعرات کو بعد نماز عصر اسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے رب کریم جل جلالہ' سبحانہ تعالیٰ واعظم شانہ' اس کو اپنے پیارے محبوب کریم و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی زیارت عطا فرماتے ہے جو تمام اجروثواب سے عظیم تر ہے درود شریف یہ ہے''

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مِنَّا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

یہ درود شریف تین مرتبہ پڑھے اور تیسری مرتبہ یہ کہے۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

درود فضیلت بالخصوص جمعہ شریف کو پڑھنے کیلئے

درج ذیل درود' درود فضیلت ہے' امام محی السنتہ ابو شامہ نووی علیہ الرحمتہ نے اسے اذکار میں ذکر کیا۔ اس کی فضیلت کی ایک وجہ صحیحین بخاری و مسلم کی روایت کی وجہ سے بھی ہے اور یہ خصوصاً جمعۃ المبارک کے لیے ہے۔

ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ نے صحیح حدیث مبارک درج فرمائی کہ فرمایا رسول پاک ﷺ نے۔

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

(ترجمہ) ''فرمایا بے شک تمہارے سب ایام میں سے افضل دن جمعہ شریف کا ہے''

پھر فرمایا

فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ

(ترجمہ) ''پس اس روز مجھ پر درود پاک زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو''

فرمایا یہ یوم مشہود ہے پھر فرمایا درود پڑھنے والے کے درود پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود مبارک میری بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹)

سبحان اللہ جمعہ شریف کا دن ہو جس دن خود سرکار اقدس ﷺ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا حکم فرمارہے ہیں۔ اور پھر منقول درود فضیلت ہو۔ ہم یہ درود شریف تحفتہ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۵۴۴ سے درج کر رہے ہیں۔ یہ درود شریف بے شمار فوائد و برکات کا حامل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْ لِکَ النَّبِیِّ الْاُ مِّیِّ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

درود شفاعت جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا

درج ذیل درود پاک ''درود شفاعت'' کے نام سے موسوم ہے حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے امت کو خود یہ درود شریف تعلیم فرمایا اور پڑھنے والے کی اپنے اوپر شفاعت واجب ہو جانے تک کی خوشخبری سنائی۔

وَعَنْ رُوَیْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول ص ۱۹۹)

(ترجمہ) ''حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ انہیں قیامت میں اپنا قرب عطا فرما تو اس درود خوان کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

چونکہ فرمان اقدس میں لفظ ہیں **مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ**
جس نے درود شریف پڑھا اور پھر یہ کہا

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

لہٰذا چاہیے کہ اس حکم اقدس کے مطابق جب بھی درود شریف سے فارغ ہوں تو یہ الفاظ فرمودۂ نبوی علیہ وسلم پڑھے جائیں اور جلدی ہو تو یہ درود شریف ایسے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اکثر کتابوں میں درود شفاعت ایسے ہی لکھا ہوا پایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

اس درود شریف کی خاص تاثیر **وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ** ہے یعنی درود شریف کے بعد حضور اقدس علیہ وسلم کے فرمودہ دعائیہ الفاظ پڑھنے سے آپ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو اپنے پیارے محبوب کریم رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین امام المرسلین حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث ابوداؤد سے پیمانے بھر بھر کر ثواب دینے والا درود

ابوداؤد شریف میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درود

شریف پڑھنے کی وجہ سے ناپ تول کر اور مکمل پیمانے بھر بھر کر ثواب دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ درجہ ذیل درود شریف پڑھے۔ اس سے اس مغالطے اور وہم کی بھی تردید ہو گئی کہ درود شریف صرف درود ابراہیمی ہے بلکہ صحاح ستہ سے ہی اور حدیث ابوداؤد سے ثابت ہو گیا کہ اور بھی درود شریف ہیں اور ان کی فضیلتیں بھی زبان نبوت علیہ التحیۃ والثناء اتمہا واکملہا سے منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(رواہ ابوداؤد)

(بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۱۹۹ مترجم مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی طرف سے ہدایا پیش کرنے پر اجر و بدلہ عطا فرمانا

قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

''یعنی احسان (نیکی کا کم از کم بدلہ) یہ ہے کہ اسی طرح کا بدلہ جواباً احسان یعنی نیکی سے دیا جائے'' حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تو کئی گنا اس سے زیادہ اجر و بدلہ عطا فرماتے ہیں مثلاً ملاحظہ ہو۔

ا۔ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور سید دو عالم ﷺ کی طرف سے عمرہ شریف کرتے رہتے تھے۔ مشہور محقق عالم دین ابن السراج سید دو عالم ﷺ کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے۔ مزید یہ کہ انہوں نے حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے حضور پیش کرنے کے لیے دس ہزار قرآن مجید ختم کیے تھے۔ بہت ہی بڑے ولی کامل ابن الموفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور پرنور ﷺ کی طرف سے ستر حج کیے اور ہر حج کے احرام پر یوں کہتے لبیک من محمد ﷺ۔ (شامی جلد اول ص ۶۲۶)

''ابن الموفق کہتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو لجپال اور رحیم و کریم آقا حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن الموفق! تو نے میری طرف سے حج کیے؟ میں نے عرض کیا حضور! جی۔ پھر فرمایا تو نے میری طرف سے لبیک کہا؟ عرض کیا جی۔ تو حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا کہ حشر کے میدان میں تیرا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں گا اور لوگ اپنا حساب کتاب کرتے رہ جائیں گے'' (فضائل حج از مولانا ذکریا سہارنپوری ص ۵۱ مطبوعہ کراچی)

۲۔ احادیث مبارکہ میں اسی قبیل سے آیا ہے مولا مشکل کشا مظہر العجائب و الغرائب مولائے کائنات شہنشاہ ولایت حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی طرف سے ہر سال قربانی کا ہدیہ پیش کرتے رہتے تھے اور جس طرح کہ اوپر شامی جلد اول ص ۶۲۶ کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام اور علماء اسلام کا معمول رہا ہے اور آج تک ہے کہ وہ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہِ انور میں اپنی عبادت بطور ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں۔

۳۔ حضور اقدس سلطان الانبیاء والمرسلین بالمؤمنین رؤف و رحیم حضور پرنور ﷺ

نے اذان کے بعد درود شریف پڑھنے اور پھر آپ کے لیے وسیلہ کی دعا کرنے کی خود ترغیب فرمائی ہے اور فضیلت کے طور پر اور اجر عطا کرنے کے حوالے سے دونوں مواقع پر دریائے رحمت جوش میں نظر آتا ہے۔ دونوں مواقع پر فرمایا اس کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہو گی ملاحظہ فرمائیں دونوں احادیث مبارکہ مشکوٰۃ شریف سے۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا اور آپ کے وسیلہ کیلئے دعا مانگنا

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ (رواہ مسلم)

(ترجمہ) ”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو موذن نے کہے ہیں۔ پھر اذان کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جو شخص میری بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔ کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اور کسی کو نہیں ملے گا سوائے اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کو اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں۔ پس جس

نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی''
(اسے مسلم شریف نے روایت کیا) (مشکوٰۃ شریف باب فضل الاذان واجابة الموذن ج۱ص۱۴۳)

(۲) مشکوٰۃ شریف کی حدیث مبارک ہے فرمایا

قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

(ترجمہ) ''جس نے مجھ پر درود پڑھا اور کہا اے رب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز قیامت اپنا قرب خاص عطا فرما تو ایسے آدمی کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔ (مشکوٰۃ شریف ج۱ص۱۹۹)

ان دونوں احادیث مبارکہ کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا حکم اور اس کے بعد مقام وسیلہ کے لیے دعا اور درود شریف کے بعد مقام خاص کے لیے جناب کے لئے دعا کرنے کی ترغیب دینا محض سرکار کا غلاموں پر کرم ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ مقام وسیلہ، روز قیامت آپ کو اپنے اللہ کریم کے ہاں قرب خاص ملنا اور مقام محمود ملنا کچھ ہماری دعاؤں پر تو منحصر نہیں؟ ان چیزوں کے تعلق تو وعدہ ہو چکا۔ قرآن فرماتا ہے۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

پھر فرمایا

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

ان آیات مبارکہ کی نص قطعی کے باوجود حضور پر نور ﷺ کا ارشاد فرمانا کہ میرے لیے مقام وسیلہ اور قرب خاص کی دعا کرو تو یہ صفت رحمۃ اللعالمین کی رو سے غلاموں کو جنت عطا کرنے کا بہانہ ہے کہ جو ایسا کرے گا فرمایا۔

"وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ"

ترجمہ "اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

درحقیقت آپ کے وسیلے سے ہمیں جنت مل رہی ہے۔ درمیان میں واسطہ اللہ رحیم وکریم کی بارگاہ میں اس کے پیارے محبوب مدنی ﷺ کا ہے رب دیکھتا ہے کہ میرے محبوب اقدس کے لئے بندے کی زبان ہل رہی ہے۔ تو ہر چیز معاف فرمادیتا ہے اور حضور مصطفیٰ کریم ﷺ دیکھتے ہیں کتنا ہی گناہگار ہے عقیدت اور خلوص سے اس کے لب تو میرے لیے ہل رہے ہیں۔ بس دریائے رحمت جوش میں آجاتا ہے۔ اور حکم ہوتا ہے قیامت کو اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی۔ لہذا بخشش کا آسان ترین طریقہ درود شریف اور اذان کے بعد درود شریف کے ساتھ منقول دعائے وسیلہ مانگنا اور جملہ ہدایا حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنا ہیں۔

جناب راغب نے کیا خوب کہا ہے۔

ہو نامِ محمد کا کیا وصف بیاں ہم سے ۔۔۔ یہ نامِ مبارک تو ہر آنکھ کا تارا ہے
ہے عشقِ نبی زینہ ایوانِ تقرب کا ۔۔۔ اس نام پہ مر مٹنا ایمان ہمارا ہے
انوار برستے ہیں ساجد ہیں فرشتے بھی ۔۔۔ کیا خوب مدینے میں جنت کا نظارا ہے
کیا خوف ہو محشر میں پرسش کا ہمیں راغب ۔۔۔ دن رات درودوں پر جب اپنا گذارا ہے

درود مفتاح الجنۃ

اس درود شریف کو لکھتے ہوئے بے اختیار زبان پر یہ شعر آ گیا ہے۔

ہر کہ باشد حاملِ صَلٰوۃً مدام   آتش دوزخ بود بروے حرام

اس درود شریف کے متعلق قطب الکبیر' بدر الا ساتذہ بحر معارف الٰہیہ حضرت محمد البکری نور اللہ مرقدہ ارشاد فرمایا کرتے کہ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک مرتبہ پڑھے گا اگر وہ دوزخ میں ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کی جناب میں پکڑ لے۔ ایک مرتبہ آپ کو خبر دی گئی کہ بلوا میں آپ کا مرید مارا گیا ہے۔ آپ فوراً مراقب ہوئے فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اسے کہیں نہیں پایا عرض کیا گیا۔ حضور دوزخ میں دیکھنا تھا؟ فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ میرے سب مرید درود شریف پڑھتے ہیں۔ پھر چند روز بعد وہ غلام اور مرید حاضر خدمت بھی ہو گیا۔ برکت کے لیے آپ کا ایک فرمان بھی لکھ دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

ا۔ جسم کی سلامتی قلت طعام میں

۲۔ روح کی سلامتی ''ترک آثام یعنی گناہ ترک کرنے میں اور

۳۔ فرمایا تیرے دین کی سلامتی صلوٰۃ بر خیر الانام یعنی حضور نبی پاک پر درود شریف پڑھنے میں ہے۔

آپ کا آزمودہ درود مفتاح الجنۃ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ الْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ مِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ○

۸۰ برس کے گناہ بخشوانے والا درود

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسّی ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو اس کے ۸۰ سالوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

(دلائل الخیرات شریف)

شدت کی گرمی میں پیاس سے کفایت کرنے والا درود

حضرت امام عارف باللہ حضرت الشیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں اس درود شریف کو آزمایا۔ اگر قیامت کی گرمی ہو تو پھر بھی پیاس سے یہ کفایت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ اَفْضَلُ

الصَّلَوَاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِيْمَاتِ عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَيَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ

(منقول از الطلعۃ البدریہ علی القصیدۃ البدریہ)

تمام مصیبتیں رفع کرنے والا درود

بزرگان دین ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر پہاڑ جتنی مصیبت بھی ہوگی تو روئی کی طرح اڑ جائے گی۔

یہ درود شریف سلسلہ عالیہ قادریہ کا فرمودہ اور آزمودہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے

قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ يَا سَيِّدِيْ يَا مُسْتَنَدِيْ يَا مُعْتَمَدِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (منقول از پنج گنج صغیر)

درود کوثر

یہ درود شریف حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ العزیز کا فرمودہ ہے۔ آپ کوئی معمولی ہستی نہیں کیونکہ آپ وہ ہیں جو کاشانہ نبوت سے براہ راست فیضیاب ہوئے۔ وہ اس طرح کہ آپ نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کا دودھ مبارک پیا ہے۔ علماءِ امت کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے ایک سوتیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی بلکہ بعض نے یہ تعداد تین سو صحابہ تک بھی لکھی ہے۔ آپ کا زہد و تقویٰ امامت ' جلالت' محدث کبیر ہونا' فقیہہ اور معلم امت ہونا امت کے نزدیک مسلم ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان مبارک ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے حوض کوثر سے لبالب پیالے بھر کر پیئے تو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے خصوصاً عالم نزع میں بھی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضَاءِ نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادِ کَلِمَاتِکَ

میں بہک سکوں یہ مجال کیا۔
میرا رہنما کوئی اور ہے (درود تریاق)

مفتی دمشق حضرت علامہ حامد قنوجی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم رحمۃ اللعالمین ﷺ نے مجھے خواب میں شرف زیارت بخش کر یہ درود شریف عطا فرمایا جو مصیبتیں بکھیرتا۔ پریشانیاں ختم کرتا۔ جمعیت قلب کو قائم کرتا اور دنیا میں موجود ہر قسم کے فتنوں' آزمائشوں اور آلائشوں سے نجات عطا کرتا ہے۔ اسی لیے اسے درود تریاق کہتے ہیں درود شریف یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ

دفع نسیان کا مجرب نسخہ

دفع نسیان کے لیے یہ درود شریف مغرب اور عشا کے درمیان کسی عدد معین کے بغیر پڑھیں اور معمول بنالیں انشاء اللہ نسیان ختم ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ کَمَا لَا نِہَایَۃَ لِکَمَا لِکَ وَ عَدَدَ کَمَا لِہٖ

درود شریف برائے کشادگی رزق

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو وہ یوں کہا کرے۔ اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

دینی و دنیاوی کامیابیاں قدم چومیں

یہ درود شریف تین مرتبہ صبح و شام پڑھنے سے زبردست دینی و دنیاوی

کامیابیاں ملتی ہیں ہیں اسے درود قرآنی کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِی جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

بدامنی' راہزنی' حادثات اور چوری سے محفوظ رہنے کا علاج درود شریف سے

صلوٰۃ ناصری میں لکھا ہے کہ درود شریف پڑھنے والا بدامنی' راہزنی' خوف' حادثات اور چوری وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے سچ کہتے ہیں فائدہ تو اس کے لیے ہے جو آزما کر دیکھے جنہوں نے آزمایا جو کچھ فوائد ملاحظہ کیے وہ لکھ دیئے اسے درود اعلیٰ بھی کہتے ہیں درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

مشکل جو آ پڑی کبھی تیرے ہی نام سے ٹلی

درود شریف سے غموں' دکھوں اور پریشانیوں کا علاج' پڑھتے ہوئے یہ حسین واقعہ ضرور یاد رکھیے' جسے صاحب معارج النبوۃ نے درج کیا ہے۔

ایک غریب شخص تھا جس پر پانچ سو درہم کا قرضہ تھا۔ ایک رات سرکار مدینہ ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے سرکار اقدس ﷺ میں اپنی پریشانی عرض کی۔ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ابوالحسن کیسانی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے۔ وہ

نیشا پور میں ایک مرد سخی ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے۔ وہ اگر تم سے کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا۔ ''تم ہر روز دربار رسالت ﷺ میں سو بار درود شریف کا تحفہ پیش کرتے ہو مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا''۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسانی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا ساتھ ہی سرکار اقدس ﷺ کا پیغام سنایا۔ تو ابوالحسن سنتے ہی وجد میں آ گئے۔ اور تخت سے اتر کر دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر کہا اے بھائی یہ میرے اور اللہ عزوجل جلالہ کے درمیان ایک راز تھا۔ دوسرا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس کو پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو پھر کہا اے بھائی پانچ سو درہم حضور پُر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور ایک ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا نذرانہ ہے مزید کہا کہ آپ کو آئندہ جب کبھی کوئی ضرورت پیش ہو میرے پاس ضرور تشریف لایا کریں، پھر کیوں نہ کہیں ۔

مشکل جو آ پڑی کبھی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام نبیوں کے سرور و امام

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود خوان کی عید کرا دی

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پابند شریعت اور متبع سنت اور درود کی کثرت کرنے والے بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں مجھ پر

گردش کے دن آ گئے۔ فقر وتنگدستی یہاں تک بڑھی کہ فاقہ کی نوبت آ گئی اسی عالم فاقہ مستی میں عید کی رات آ گئی۔ میں بے حد پریشان تھا کہ صبح عید کا دن ہے بچوں کے لیے نہ کوئی نئے کپڑے ہیں اور اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں۔ ابھی رات کی چند گھڑیاں گزری تھیں کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو ہاتھوں میں قندیلیں اٹھائے کچھ لوگ دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں بے حد پریشان تھا کہ اس وقت نہ جانے یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں کہ ان میں سے ایک خوش پوش شخص جو اس علاقہ کا رئیس تھا آگے بڑھا اور اس نے بتایا الحمد للہ میں ابھی ابھی سو رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارا چمک اٹھا کیا دیکھتا ہوں کہ شہنشاہ کونین ﷺ غریب خانے پر تشریف لاتے ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں ''ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگ دستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں تجھے اللہ عزوجل نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا اور جا کر ان کی خدمت کر۔ اس کے بچوں کے لیے کپڑے بھی ساتھ لیتا جا اور کچھ خرچہ بھی دے آ۔ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں پس یہ کچھ سامانِ عید قبول فرمائیں اور میں درزی کو بھی ساتھ لیتا آیا ہوں۔ آپ بچوں کو بلا لیں تاکہ ان کے لباس کا ناپ لے کر ان کے کپڑے تیار کر دیئے جائیں۔ پھر اس رئیس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو اور بعد میں بڑوں کے۔ لہٰذا صبح ہونے سے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا۔ اور صبح گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین)

تیرے کرم سے اے کریم ہمیں کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

فضیلتِ درود شریف نقش کرنے کے لیے چند احادیث مبارکہ

غموں' دکھوں اور پریشانیوں سے بذریعہ درود شریف نجات حاصل کرنے کے جو واقعات و حقائق بیان کیے جارہے ہیں ۔ ان میں ہر وقت فضیلت درود شریف ضرور ذہن میں رہنی چاہیے ۔ لہٰذا مزید واقعات اور درود شریف ذکر کرنے سے پہلے یہ چند احادیث مبارکہ'' افضل الصلوات علی سید السادات'' سے نقل کی جارہی ہیں۔

۱۔ حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھا کرے۔

۲۔ تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دور کردیتا ہے اور روزی میں برکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔

۳۔ فرمایا سرکار مدینہ ﷺ نے جس پر کوئی تنگی آجائے اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ یہ عقدے حل کرتا ہے اور پریشانیاں دور کرتا ہے۔

۴۔ فرمایا' وہ شخص تم میں سے سب سے زیادہ' روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات یافتہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔

۵۔ حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' حوض کوثر پر مجھے ایسے گروہ ملیں گے جنہیں میں کثرت درود ہی کے سبب پہچانوں گا''

۶۲۔ نیز فرمایا قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے گا۔

درود سعادت

حافظ الحدیث حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ ایک درود شریف چھ لاکھ کے برابر ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیُ عِلُمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَاماً بِدَوَ امِ مُلُکِ اللّٰہِ

منہ کی بدبو زائل کرنے کا نسخہ

کچھ لوگوں کو منہ کی بدبو کی بیماری ہوتی ہے قریب بھی دوسرا انسان نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ درود پاک ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھنے سے بدبو دار چیزیں کھانے سے منہ میں پیدا ہونے والی بدبو بھی دور ہو جاتی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرُ

درود شریف میں حسن و جمالِ محبوب کا تذکرہ سب غم بھلا دیگا

حضرت سیدنا و مولانا امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت میں ہو وہ اس درود پاک کو ہزار مرتبہ

محبت وشوق سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو ٹال دے گا اور ان کو اپنی مراد میں کامیاب کر دے گا' کیونکہ اس درود شریف میں حضور پر نور ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر حُسنِ یوسف کو دیکھ کر انگلیاں کٹیں تو تکلیف محسوس نہ ہو اور قحط زدہ مصری حسنِ یوسف کی زیارت کر لیں تو بھوک محسوس نہ ہو تو عاشقِ صادق جب اپنے محبوبِ کریم ﷺ کے حسن و جمال پر مشتمل درود شریف پڑھے گا تو کیوں نہ غم دور ہو گا درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا

وَ صَلَّیَ اللّٰہُ عَلٰی نورٍ کزوشد نورہا پیدا
زمیں از حُبِّ اُو ساکن فلک درعشقِ اُو شیدا

تُراعزُّ و لولاک تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است
چہ وصفت کندی سعدیِ نا تمام عَلَیکَ السلامُ اے نبی والسلام

درد خوان پر مرتے وقت جنت کا پروانہ گرا

حضرت سید محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''باقیات صالحات'' میں لکھا ہے۔

''میری والدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا اور مجھے دفن کرنے لگو تو چھت سے

میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا۔ فرمایا اسے دھیان سے سنبھال لینا۔ چنانچہ غسل کے بعد رقعہ گرا۔ اور اس پر جنت کی بشارت اور جہنم سے چھٹکارے کی نوید لکھی ہوئی تھی۔ اس رقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرف سے بھی اسے پڑھا جائے سیدھا ہی نظر آتا تھا میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا ''ان کا عمل تھا ہمیشہ کثرت ذکر و کثرت درود شریف''۔

کثرت درود نے ہلاکت سے بچالیا

حضرت شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی یا اللہ عزوجل میں خواب میں ابو صالح موذن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں موذن صاحب کو دیکھا کہ بہت ہی شاندار حالت میں ہیں۔ میں نے سوال کیا ابو صالح ذرا مجھے اپنے یہاں کے حالات تو بتاؤ اس پر انہوں نے کہا۔

''اگر میں نے تاجدار مدینہ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہوگیا ہوتا۔'' (سعادۃ الدارین)

درود پاک کی فضیلت پر کتاب لکھنے والے کو انعام

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے درود پاک کی فضیلت پر ایک کتاب لکھی ہے آپ فرماتے ہیں۔

''میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان سے ایک یہ بھی ہے

کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گویا دوزخ میں ہوں اور وہاں درود پاک پڑھ رہا ہوں۔ دوزخ کی آگ مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کرتی۔ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا جس کا خاوند میرا دوست تھا۔ مجھے دیکھ کر اس عورت نے کہا

''اے شیخ احمد کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں''۔

یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ میں اس کے گھر یعنی دوزخی ٹھکانے اور مقام پر داخل ہوا' اور دیکھا ایک ہنڈیا میں کھولتا ہوا گندھک ہے اس عورت نے بتایا یہ آپ کے دوست کے پینے کے لیے ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیسے ملی۔ حالانکہ وہ بظاہر نیک آدمی تھا۔ تو اس کی بیوی نے جواب دیا اس نے مال جمع کیا تھا اور اس میں حرام حلال کی تمیز نہیں کرتا تھا۔''

پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں دیکھیں اللہ ہمیں اپنی اور اپنے محبوب کریم ﷺ کی پناہ میں رکھے پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے فرشتوں کو سنا وہ اللہ عزوجل کی تسبیح وتقدیس اور تحمید بیان کر رہے ہیں۔ پھر میں نے کسی کہنے والے کو سنا۔

''اے شیخ۔ تجھے مبارک ہو تو اہل خیر سے ہے''

پھر میں نیچے اتر آیا۔ اور اسی جگہ پہنچ گیا جہاں پرواز کی تھی اور وہی عورت کھڑی ہے پھر دروازہ کھلا تو اس کا شوہر نکلا اور کہنے لگا۔

''ہمیں اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے اور تیرے سبب سے دوزخ سے نجات عطا فرما دی ہے۔''

پھر وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچا کہ ایسی بہترین جگہ کسی دیکھنے والی آنکھ نے نہ دیکھی ہو۔

شفاعت کے سوالی کو سرکار کا خواب میں حکم

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں نے خواب میں سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی شفاعت کا سوالی ہوں تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ ''مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو''

درود شریف کی کثرت کرنے والا مالدار ہو گیا

صاحب تحفۃ الاخیار نے یہ حدیث پاک نقل کی ہے۔
''جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود شریف بھیجے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا''
پھر حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا۔
ایک نیک آدمی تھا۔ اس نے یہ حدیث مبارک سنی تو عالم شوق کے ساتھ پانچ سو بار درود شریف کا روزانہ ورد شروع کر دیا۔ اس کی برکت سے اللہ عزوجل نے اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمایا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا' حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس اور حاجتمند تھا۔
پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص مذکورہ تعداد میں درود پاک کا ورد کرے پھر بھی اس کا فقر یعنی محتاجی دور نہ ہو تو اس کی نیت کا فتور اور قصور ہے اور اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے کام نہیں بن سکا۔ دراصل درود پاک پڑھنے میں نیت اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا قرب حاصل کرنے کی ہو۔ پھر انشاءاللہ محتاجی ضرور دور ہو جائیگی۔ اور یاد رکھیے محتاجی صرف مال کی کمی کا نام نہیں بلکہ بسا اوقات مال کی کثرت کے باوجود انسان محتاجی کا شکوہ کرتا ہے

اور یہ مذموم فعل ہے لہٰذا درود شریف کی برکت سے قناعت کی دولت نصیب ہو گی اور قناعت ہی اصل میں غنا اور دولتمندی ہے۔ قناعت یہ ہے کہ جو مل جائے اس پر راضی رہنا۔

اے ہمارے مہربان رحیم وکریم اللہ عزوجل ہمیں درود پاک کی برکت سے مال دنیا کی محبت سے نجات عطا فرما کر قناعت کی لازوال نعمت نصیب فرما اور اتنا عطا کر کہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

شہد کی مکھیوں کا درود شریف پڑھنا اور اس کی برکت

روایت ہے کہ حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں شہد کی مکھیاں حاضر ہوئیں حضور اقدس علیہ التحیۃ والثناء اتمہا واکملہا صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ پیارے آقا ومولا ﷺ نے فرمایا شہد کیسے بناتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا حبیب اللہ ﷺ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے چھتوں میں آ جاتی ہیں اور وہاں اگل دیتی ہیں وہی شہد بن جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ پھولوں کے رس تو پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتا ہے؟ مکھیوں نے عرض کیا۔

گفت چوں خوانیم بر احمد ﷺ درود شے شود شیریں و تلخی را ربود

''یعنی ہمیں قدرت نے سکھا دیا ہے کہ چمن سے چھتے تک راستے بھر آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے آتی ہیں اور شہد کی یہ لذت و مٹھاس درود پاک ہی کی برکت سے ہے''۔ (مقاصد السالکین ص ۵۳)

سبحان اللہ! درود شریف کی برکت سے پھولوں کے پھیکے اور تلخ رس مل کر

ایک ہو گئے اور سب کا نام شہد ہو گیا۔ایسے ہی سرکار مدینہ ﷺ کی غلامی کی برکت سے سارے عربی اور عجمی انسان ایک ہو گئے اور ان کا نام مسلمان ہو گیا ۔جس طرح درود شریف کی برکت سے پھیکا رس میٹھا ہو گیا۔انشاءاللہ ہم درود شریف پڑھتے رہیں گے تو ہماری پھیکی عبادتوں میں بھی درود پاک کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔جس طرح درود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا اسی طرح ہر دعا درود شریف کی برکت سے مرض گناہ کی دوا ہے۔

''دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا'' سرکار کی مدد سے قرض اتر گیا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''جذب القلوب'' میں فرماتے ہیں۔

''بعض صلحاء سے منقول ہے کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار کا قرض ہو گیا قرض خواہ نے قاضی کے ہاں مقدمہ دائر کر دیا۔قاضی نے مہینہ بھر کی مہلت دے دی وہ غریب بڑا پریشان تھا۔عدالت سے لوٹ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تضرع اور زاری کی اور مدنی آقا حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درودوں کی کثرت شروع کر دی چھبیس دن اسی طرح گزر گئے۔ستائیسویں رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرض ادا کر دے گا تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس سے کہہ دے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے قرض کی ادائیگی میں تین ہزار دینار ادا کر دے۔وہ مرد صالح کہتے ہیں کہ میں خواب سے بیدار ہوا تو اپنے وجود کے اندر کافی خوشحالی پائی۔مگر دل میں یہ بات آئی کہ اگر وزیر نے مجھ پر اعتبار نہ کیا تو دلیل کیا دوں گا۔اسی وجہ سے وزیر کے پاس نہ جا سکا۔دوسری رات پھر قسمت

جاگ اٹھی میں سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے مجھ سے وزیر کے پاس نہ جانے کا سبب دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اسے اپنی صداقت کی کیا دلیل پیش کرونگا؟ سرکار اقدس ﷺ نے میری اس بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اگر وزیر دلیل مانگے تو کہہ دینا کہ تم روزانہ بعد نماز صبح مجھ پر پانچ ہزار درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے ہو۔ اور پھر اس کے بعد کسی سے بات چیت کرتے ہو۔ اور تمہارے اس عمل کو سوائے اللہ عزوجل اور کراماً کاتبین کے اور کوئی نہیں جانتا۔ مرد صالح کہتے ہیں جب میں وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس گیا اور اس کو اپنا خواب سنایا اور آپ کی ارشاد کردہ دلیل بھی سنائی تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا مرحبا برسول اللہ حقا'' خوش آمدید! اللہ کے رسول برحق اور سچے ہیں پھر اس نے تین ہزار دینار مجھے دیئے اور کہا جاؤ اس سے اپنا قرض ادا کر دو۔ تین ہزار مزید اخراجات کے لئے اور تین ہزار کاروبار شروع کرنے کے لیے مجھے دیئے اور مجھے قسم دی کہ مجھ سے دوستی کا تعلق نہ توڑنا اور جب کبھی کوئی حاجت ہو بلا تکلف میرے پاس آ جانا۔ چنانچہ میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس عدالت میں پہنچا تاکہ قرض خواہ کو قرض ادا کر دوں۔ قرض خواہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ اتنی رقم کہاں سے آئی۔ میں نے سارا ماجرا قاضی کے سامنے بیان کر دیا۔ قاضی نے کہا سارا ثواب وزیر علی بن عیسیٰ ہی کو کیوں جائے۔ قرض کی رقم میں خود اپنی طرف سے ادا کرتا ہوں۔ قرض خواہ نے کہا واہ میں یہ نعمت کیوں چھوڑ دوں'' میں نے اپنا سارا قرض معاف کیا۔ للہ ولرسولہ ﷺ قاضی نے کہا میں نے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے لئے دینے کی نیت کی تھی وہ تیرے حوالے کرتا ہوں۔ میں اس تمام مال (بارہ ہزار دینار) کو لے کر اپنے گھر آیا اور اللہ عزوجل کا شکر بجالایا۔

حضرت غلام حسین واصف کنجاہی مدفون درقد مین اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ نے کیا خوب کہا۔

نہ عطائے حق کی حد ہے نہ سخائے مصطفٰے کی

مختار کل ہیں مولا دیں جس کو جتنا چاہیں

نورانیت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک والے درود شریف

کسی کے القاب سے اس پر سلام بھیجنا سنت نبوی ہے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بازو جہاد میں شہید کر دیے گئے۔ آپ کی شہادت پر امام الانبیاء والمرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کریم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں دو پر عطا فرمائے ہیں آپ جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سلام کہتے تو ارشاد فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْن پوری حدیث پاک اس طرح ہے۔

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ (بخاری شریف)

(ترجمہ) ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب بھی حضرت جعفر کے بیٹے کو سلام کہتے تو یوں ارشاد فرماتے'' اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلام ہو۔''

(بحوالہ مترجم مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب مناقب اہل بیت نبی فصل اول جلد سوم ص ۵)

بخاری شریف کی اس حدیث مبارک سے صراحت سے ثابت ہوا کہ کسی کے القاب سے اس کو سلام کہنا اور سلام میں القاب کا اضافہ کرنا حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

ہمارے آقا و مولا کا ''نور'' ہونا اور قرآن پاک میں آپ کے اس وصف کا تذکرہ کسی دلیل کا محتاج نہیں پھر بھی بطور برکت اور قرآن واصف رسول ہونے کی حیثیت سے ان آیات مبارکہ کا تذکرہ ضروری ہے جن میں آقا کی نورانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

۱۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ۝

اس آیت کریمہ میں اللہ کریم نے اپنے محبوب کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرمایا ہے۔ میرے آقا و مولا میرے قبلہ کونین میرے کعبہ دارین منبعِ جود و سخا' مظہر انوارِ کبریا' غوث الاغیاث قطب الاقطاب مراد اعلیٰ حضرت قبلہ شیر ربانی شرقپوری قدس سرہ العزیز' شمس العارفین سراج السالکین سیدی و مولائی حضرت اعلیٰ صاحب' حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ' العزیز تاجدار حضرت کیلیانوالہ شریف اپنی مشہور زمانہ تفسیر قرآن با لقرآن ''الانسان فی القرآن ص ۱۶۸ پر ارشاد فرماتے ہیں'

''بعض مفسرین نے سراج کے معنی چراغ کے لیے ہیں اور اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ چراغ سے دوسرا چراغ بلکہ لاانتہا چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور آفتاب سے ایسا فعل سرزد ہونا ناممکن سمجھ کر مفاد کو ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن تطبیق قرآن شریف کی رو سے سِرَاجًا وَّهَّاجًا کے معنی شمس یعنی سورج کے ہیں ۔ گو سراج کے معنی چراغ کے بھی ہو سکتے ہیں لیکن آفتاب کے معنی زیادہ موزوں ہیں کیونکہ جو حقیقت اور مفاد آفتاب

سے عیاں ہے چراغ ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور وہ اس لیے کہ چراغ نے بھی آفتاب ہی سے روشنی حاصل کی ہے کیونکہ چراغ کی روشنی کا اصل سرمایہ کوئی روغن ہے اور یہ روئیدگی جس سے روغن ''تیل'' حاصل کرنا ممکن ہے۔ وہ بھی اپنی نشوونما کے میدان میں آفتاب کی محتاج ہے۔''

حضور آقا و مولا حضرتنا و مرشدنا نے یہاں سراج کا معنی سورج اور آفتاب کیا ہے۔ اس کی مزید تائید میں سورہ فرقان آیت ۶۱ ملاحظہ فرمائیں جسمیں ''سراج'' سورج کے لیے متعین فرما دیا گیا ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ (پ ۱۹ ر ۴ الفرقان ۶۱)

(ترجمہ) ''وہی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور کیے بیچ اس کے سورج اور چاند نور بھرے۔''

میں اپنے قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ ''شاہد''۔ ''بشیر''۔ اور داعیا الی اللہ۔ ''**سِرَاجًا وَّهَّاجًا**'' اور ''**رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ**'' اور حضور سید المرسلین کے اسم مبارک'' کے عنوانات کے تحت'' الانسان فی القرآن '' کے ایمان افروز اور بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں حضوری عطا کرنے والے یہ مقالے ضرور پڑھیں۔ ان کے مطالعہ سے ایمان کو تازگی اور روحانیت کو براہ راست حضور پرنور مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اتم و اکمل کے نور مبارک سے انوار و تجلیات حاصل ہوتے ہیں۔

میرے آقا و مولا حضور رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ العزیز مزید آگے

ارشاد فرماتے ہیں۔

"واضح ہو کہ اَلشَّمْسُ ضِیَآءً کی صفت آفتاب کے لیے ہے لیکن حضور اکرم ﷺ کو سِرَاجاً مُّنِیْرًا فرمایا ہے۔ یعنی خورشید ضیاء سے متصف ہے اور حضور نور پر نور ﷺ سراپا نور۔ سورج دنیا کی تاریکی کو روشنی سے بدلنے والا ہے اور حضور ﷺ روحانیت کی ظلمات کو مٹا کر نور سے منور کرنے والے' سورج موجودات کی نشو ونما کا رہنما اور حضور ﷺ روحانیت کے پودوں کے ہادی پیشوا' سورج ہر بار آور کو ثمر تک پہنچانے والا اور آپ ﷺ ہر مومن تابع کو کعبہ مقصود تک لے جانے والے ہیں"

آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

"زیادہ تحریر بھی سوء ادبی ہے صرف یہ سمجھ لینا کافی ہے کہ جس طرح عالم موجودات کا سب نظام مولیٰ کریم نے آفتاب پر رکھا ہے اور اس کو رہنما فرمایا ہے۔ اسی طرح عالم روحانیت کا سارا نظام حضور پر نور ﷺ پر رکھا ہے"۔

(الانسان فی القرآن ص ۱۷۲)

یہ نورانیت مصطفےٰ ﷺ اور سراجاً منیراً کے متعلق سلطان الاولیاء کا مبارک بیان تھا' آئیں اب سلطان العلماء کا ارشاد بھی سن لیں۔

(۲) سلطان العلماء حضرت علامہ ملا علی قاری جمع المسائل شرح شمائل ص ۳۲۴ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

قَالَ الزَّرْکَشِیُّ بِاَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِرَاجًا وَّ نُوْرَ الشَّمْسِ فِیْ هٰذَا الْعَالَمِ مِثَالُ نُوْرِهٖ فِیْ الْعَوَالِمِ کُلِّهَا فَکَمَا اَنَّ الشَّمْسَ یَرَاهَا کُلٌّ فِیْ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِیْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ وَ صِفَاتُ مُخْتَلِفَةٌ کَذٰلِکَ هُوَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) ''زرکشی نے فرمایا ہے کہ حضور پُرنور ﷺ سراج ہیں اور سورج کا نور اس عالم میں آپ کے نور کی مثال ہے کہ آپ کا نور بھی جملہ عوالم (یعنی تمام جہانوں) میں ہے جیسے سورج کو ہر کوئی مشرق اور مغرب میں دیکھتا ہے ایک ہی گھڑی میں اور مختلف صفات میں بالکل اسی طرح حضور ﷺ کو بھی سمجھئے۔
(۳) ارشاد ربانی ہے۔

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (القرآن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سمیت جمیع مفسرین نے اس آیہ کریمہ میں نور سے مراد حضور پُرنور ﷺ اور کتاب مبین سے قرآن مجید فرقان حمید مراد لیا ہے۔ امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی کے مقالات اس وقت میرے سامنے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کسی مفسر قرآن نے اس کے خلاف نہیں لکھا۔ حضرت علامہ کاظمی جو کہ غزالیٔ زماں اور ایک محقق شخصیت ہیں آپ کے یہ الفاظ حضور اقدس کو نور نہ ماننے والوں کے لئے لمحہ فکر یہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن میں آپ فرماتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں ''نور'' سے مراد حضور پرنور ﷺ ہیں اور اس پر اجماع مفسرین متقدمین نقل کرنا حقیقت سے بعید نہ ہوگا۔'' (مقالات کاظمی)

تفسیر صحابہ اور متقدمین مفسرین عظام کی تفسیر کے مطابق بلکہ تفسیری اجماع کے مطابق ''قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ'' میں نور سے ہمارے آقا نبی پاک ﷺ مراد ہیں تو جو لوگ نئے دور کی پرفتن تحریروں میں اس کے خلاف معنی کرتے ہیں۔ انہیں اپنے متعلق خود ہی سوچنا چاہیے ورنہ قرآن کے معنی تو وہی صحیح ہیں جو صحابہ کرام کریں اور جمیع متقدمین مفسرین جن پر متفق ہوں۔

نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بخاری شریف کی تین احادیث

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِک قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَبْرُقُ فِیْ وَجْھِہٖ مِنَ السُّرُوْرِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَّا سْتَنَا رَ وَجْھُہٗ کَاَنَّہٗ قِطْعَۃٌ مِنَ الْقَمَرِ

(ترجمہ) "حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا تو چہرہ انور فرحت و سرور سے چمک رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ انور ایسے چمکنے لگتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ۵۰۳)

۲۔ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا مَسْرُوْرًا تبرق اسارید وَجْھِہٖ

(ترجمہ) "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش اور مسرور ہو کر میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اقدس کے خطوط نور چمک رہے تھے۔

(بخاری ج ا ص ۵۰۲)

۳۔ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ

اَكَانَ وَجْهُهٗ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ ؟
قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ ۝

(ترجمہ)" ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا حضور پرنور ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے فرمایا بلکہ نہیں آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۳ شمائل ترمذی ص ۳)

علامہ یوسف نبھانی نے فرمایا

اولیاء شاذلیہ کا محبوب وظیفہ یہ درود شریف ہے جسے درود نور کہتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

صحیح مسلم کی حدیث سے حضور اقدس کا نور ہونا صریحاً ثابت ہے۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ والہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

(ترجمہ)" اے اللہ مجھے سراپا نور کر دے۔"
(مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

نعوذ باللہ! اعتراض ہوسکتا ہے کہ اس دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پہلے نور نہ تھے تو گذراش ہے کہ یہ اعتراض محض جہالت پر مبنی ہے۔ دیکھئے نماز میں قیام کے دوران پہلے تکبیر تحریمہ پھر ثناء، پھر تعوذ، پھر تسمیہ، پھر سورۃ فاتحہ کی تین آیات پڑھنے کے بعد کہتے ہیں۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔

(ترجمہ) ''اے اللہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں''۔

کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہنے سے پہلے تکبیر تحریمہ، ثنا، تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیات تک کسی غیر خدا کی عبادت کررہے تھے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ خدا کی عبادت ہی کررہے تھے یہاں محض اظہار تخصیص عبادت ہے۔ مسلم شریف کی درج بالا دعا میں بھی اسی طرح نور بنانے کے ذکر کا اظہار ہے جس طرح اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے پہلے خدا کی عبادت تھی۔ اسی طرح حضور اقدس اول و آخر سراپا، دعا سے پہلے بھی نور ازلی ہیں۔

لیکن اس دعا اور حدیث صحیحہ کے بعد بھی جو حضور اقدس ﷺ کو نور نہیں مانتے انہیں ضرور سوچنا چاہیے۔ ان دلائل سے ہمارا مقصود محض حجت تمام کرنا ہے۔

جہاز اور دیگر سواریوں کے حادثات سے بچنے کیلئے درود شریف

مناہج الحسنات شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ ابن فاکہانی نے اپنی کتاب ''فجر منیر'' میں ذکر کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ نابینا تھے

انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا میں اس میں تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی معلوم ہوئی ۔ اسی وقت جناب فخر موجودات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود شریف تعلیم فرمایا کہ ہزار بار اس کو جہاز والے پڑھیں ابھی تین سو پر نوبت نہیں پہنچی تھی کہ جہاز نے ڈوبنے سے نجات پائی اور ساحل مقصود پر پہنچ گیا۔ وہ درود نجات یہ ہے۔

درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَ حْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَاجَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا

تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا کے لیے درج ذیل درود شریف خصوصی تاثیر کا حامل ہے جو جواہر البحار جلد۳ ص۴۰ پر درج فرمایا گیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) ''یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں تیرے حبیب ہیں' عالی قدر اور بڑے مرتبے والے ہیں اُن کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو ۔

مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے مشک کی خوشبو

حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ نے درود شریف کی بہت ہی جامع کتاب ''دلائل الخیرات'' کے نام سے تحریر فرمائی ۔ جو اولیاء اللہ کے وظائف میں شامل رہی ہے ۔ اہل عشق و محبت میں کافی مقبول ہے چنانچہ صاحب ''مطالع المسرات'' لکھتے ہیں ۔

''یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں جن کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ کی قبر انور سے کستوری (مشک) کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں بہت زیادہ درود شریف پڑھا کرتے تھے ۔

صاحب دلائل الخیرات کی لاش بھی محفوظ رہی

صاحب دلائل الخیرات حضرت شیخ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے ستتر (۷۷) سال بعد آپ کے جسد مبارک کو مقام ''سوس'' سے مراکش منتقل کرنے کے لیے قبر انور سے نکالا گیا تو آپ کا کفن مبارک بھی بوسیدہ نہ ہوا تھا ۔ وصال مبارک سے قبل آپ نے داڑھی مبارک کا

خط بنوایا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے آج ہی خط بنوا کر لیئے ہیں۔ کسی نے آزمانے کے لیے آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ دی۔ جب انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا۔ اور وہ جگہ سفید ہو گئی۔ پھر زندوں کی طرح تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات)

تصویر کا دوسرا رخ

تصویر کا ایک رخ یہ ہے کہ عشق والوں نے درود وسلام کی بے مثل کتاب ''دلائل الخیرات'' تصنیف فرمائی اور پھر انعام یہ ملا کہ وصال مبارک کے بعد بھی ان کی لاش ستتر سال تک محفوظ رہی بلکہ ہمیشہ ہی محفوظ رہے گی۔ جہاں بھی ان کا جسد اطہر دفن ہوا خوشبوئیں وہاں سے آتی رہیں۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ ہو۔ کلمہ گو کہلانے والے کچھ وہ بھی تھے۔ جنہوں نے اس کتاب مبارک کو جلا دیا اور غضب الٰہی کو دعوت دی یہ تاریخی حقائق ہیں جنہیں اب چھپایا نہیں جا سکتا۔

ا۔ ابن سعود کے حکم سے جو کتاب چھپی اور مفت تقسیم ہوئی اس کا نام'' الھدیۃ السنیۃ'' ہے۔ اللہ کرے موجودہ آل سعود اس عبارت اور فعل سے بریت کا اعلان کر دے اس کتاب کی عبارت کچھ یوں ہے۔

ولا نا مربا تلاف شی ء من المؤلفات اصلاالاما اشتمل علی ما یوقع الناس فی الشرک کروض الریاحین وما یحصل بسببہ خلل فی العقائد کعلم المنطق فانہ قد حرمہ جمع من العلما ء علی انالا نفحص عن مثل ذلک

وکالد لائل الخیرات (الھدیۃ السنیہ ص ۴۵، ص ۴۶)

اس عبارت کے مطالب کا خلاصہ یہ ہے کہ ''ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر ہاں ہم اُس کتاب کو تلف کرادیتے ہیں جس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں۔ یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو ایسی کتابوں میں روض الریاحین کتب منطق اور ''دلائل الخیرات'' ہیں ان سب کو تلف کرادیا جاتا ہے۔''

علامہ زین احمد دھلان مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ ترجمہ بلفظہٖ

''ابن عبدالوہاب مسجد درعیہ میں خطبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ جو شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسل کرے وہ کافر ہے۔

(الدرر السنیہ ص ۳۹ مطبوعہ استنبول)

اَلْعَیَاذُ بِاللہِ نقلِ کفر، کفر نباشد پاکستانی وہابیہ کا یہی بڑا عقیدہ درود شریف کی بے مثل کتاب ''دلائل الخیرات کی بارے میں کھل کر اب تو سامنے آگیا ہے وہابیہ نجدیہ کا احمد عبدالغفور لکھتا ہے۔

''کتاب دلائل الخیرات'' آنحضرت ﷺ کے متعلق غلو سے پُر ہے''۔

(حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب ص ۶۷ از عبدالغفور عطار)

اللہ کریم سے دعا ہے کہ مولا کریم درود وسلام سے روکنے کی بجائے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

دو انگلیوں کے سبب مغفرت ہوگئی

حضرت ابو الفضل الکندی رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد عیسیٰ بن

عبادرحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ انہوں نے جواب دیا میرے ہاتھ کی دوانگلیوں نے مجھے نجات دلائی ہے ۔حضرت عیسیٰ بن عباد علیہ الرحمۃ نے تعجب و حیرانی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا 'بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھتا تھا۔تو آپ ﷺ کے اسم گرامی کے بعد ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھا کرتا تھا۔

معلوم ہوا کہ درود پاک لکھنے اور پڑھنے کا بڑا مقام ہے اور ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر بار سرکار مدینہ ﷺ کے نام اقدس کے ساتھ درود شریف ﷺ ضرور لکھے اور صرف لکھنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

درود شریف لکھنا واجب ہے

بہار شریعت تیسرے حصے میں ''درمختار اور'' ''ردمحتار'' کے حوالے سے مسئلہ لکھا ہے کہ جب سرکار مدینہ ﷺ کا نام اقدس لکھے تو درود پاک ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے

فتاویٰ افریقہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں۔

''چودھویں صدی کے بڑے بڑے اکابر کہلانے والوں میں بھی یہ وبا پھیلی ہوئی کہ کوئی صلعم لکھتا ہے۔کوئی فقط ''ص'' کوئی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بجائے صرف '' ؑ '' ایک ذراسیاہی یا ایک انگل کاغذ بچانے کیلیے یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی و بے یقینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔'' اسی طرح کئی لوگ اپنے ناموں میں جب محمد کا لفظ مبارک استعمال کرتے ہیں تو اس کے اوپر '' ؐ '' وغیرہ ڈال لیتے ہیں یہ بھی سخت ممنوع ہے کہ اس مقام پر سرکار کی ذات گرامی مراد نہیں ہے۔ اس پر درود شریف کے اشارہ کا کیا معنی؟ لہٰذا بہار شریعت میں بحوالہ طحاوی وغیرہ لکھا ہے ۔''اللہ تعالیٰ عزوجل کے نام مبارک کے ساتھ بھی جل جلالہ پورا لکھیں آدھے ''ج'' پر اکتفانہ کریں''

مقام حیرت ہے کیسا نازک دور ہے فضول مضامین میں تو ہزارہا صفحات سیاہ کردیئے جاتے ہیں لیکن جب میٹھے من ٹھار آقا کا اسم گرامی آتا ہے تو درود شریف ﷺ لکھنے میں کنجوسی کی جاتی ہے۔جب کہ روز قیامت یہی درود شریف پرچی کی صورت میں جب آقا جیب سے نکالیں گے اور ہمارے نامہ اعمال والے پلڑے میں رکھیں گے تو وہ اتنا بھاری ہو جائے گا کہ گناہوں کا پلڑا خود بخود ہلکا ہو کر اوپر اٹھ جائے گا۔

درود شریف لکھنے کے عادی کا مقام

ابوزرعہ کو بعد موت جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابوزرعہ تو نے یہ درجہ کیسے حاصل کرلیا؟

جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں اور ہر بار یوں لکھا کہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعنی ہر مرتبہ درود شریف لکھا اور حضور پرنور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے۔

(شرح الصدور ص ۱۲۳ سعادۃ الدارین ص ۱۲۸)

ایک خوش کن پہلو

اس کتاب کی تصنیف کے دوران مواد کی تلاش اور تحقیق کے لیے مجھے مختلف کتب خانوں اور لائبریریوں اور کتب فروشوں کے پاس جانا پڑا۔ تو ایک خوش کن پہلو یہ سامنے آیا کہ درود شریف لکھنے کی بجائے نام اقدس کے ساتھ "ؐ" یا "صلعم" لکھنے کو وہابیوں اور دیوبندیوں نے بھی سختی سے منع کیا ہے ۔حتیٰ کہ عبدالغفور اثری جہلمی نے بھی اس سے سختی سے منع کرنا نقل کیا ہے۔ آیئے اسلاف کے اس موضوع پر ایمان افروز فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ نووی لکھتے ہیں۔

جب لفظ نبی لکھے تو اس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل لکھے اس کو مخفف کر کے صلعم یا ص نہ لکھے نہ صلوٰۃ اور سلام میں سے کسی ایک پر اختصار کرے نبی علیہ السلام یا نبی علیہ الصلوٰۃ نہ لکھے بلکہ مکمل علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھے"

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ا ص ۲۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں۔

"جب اللہ کا نام لکھا جائے تو تعظیم سے عزوجل لکھا جائے اسی طرح

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا جائے ۔ اور بار بار لکھنے سے اکتاہٹ نہ کی جائے خواہ اصل کتاب میں صلوٰۃ وسلام نہ لکھا ہو اور زبان سے بھی صلوٰۃ وسلام کہے ۔ صلوٰۃ وسلام میں سے کسی ایک پر اختصار کر کے دوسرے کو نہ لکھنا مکروہ ہے اور ﷺ اور رضی اللہ عنہ کو مخفف کر کے لکھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ ان کو پورا پورا مکمل لکھنا چاہیے ۔

فتاویٰ تاتارخانیہ کے بعض مقامات میں لکھا ہے کہ جس نے علیہ السلام کو مخفف کر کے ؑم لکھا وہ کافر ہو جائے گا ۔ کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف بلاشبہ کفر ہے اور اگر یہ نقل صحیح ہو تو اس میں یہ قید ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف کے قصد سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختصر کر کے ؑم لکھے تو وہ کافر ہو جائے گا ۔ ورنہ بظاہر یہ کفر نہیں ہے ۔ اور لازم کفر کا ہونا اگر تسلیم کر لیا جائے تو وہ لازم بیّن پر محمول ہے ۔ وہاں کفر کے شبہ سے احتراز کرنا اور احتیاط کرنا لازم ہے ۔

(علامہ احمد بن محمد الطحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ' حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار ج ا ص ۶' مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۳۹۵ھ)

اونچی آواز سے درود شریف پڑھنے والے کیلئے جنت ہے

علامہ صفوری نے نزہتہ المجالس میں فرمایا کہ ایک بزرگ نے جنت میں اپنے گنہگار ہمسائے کو دیکھا تو ان سے جنت ملنے کا سبب پوچھا؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی رسول معظم محمد مصطفےٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے ۔ یہ سن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی ۔''

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۱۲)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ''المودر العذاب'' میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے۔ آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔

نمازوں کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی تحقیق

درود شریف ایک عبادت ہے۔ درود شریف ایک ذکر ہے اور ایک بے مثل ذکر ہے اور ذکر بعد از نماز بالاتفاق جائز ہے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ذکر بعد نماز کے زیر عنوان مذکور ہے۔

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَانْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ

(ترجمہ) ''حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں اس ذکر کو سنتا تھا تو معلوم کر لیتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بچپن کیوجہ سے چونکہ گھر میں ہوتے تھے۔ اس لیے ذکر پاک کی آواز اپنے گھر میں سن لیتے تھے۔ اور

معلوم کر لیتے تھے کہ اب نماز ختم ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت نقل فرمایا ہے۔

"فيه دليل على جواز الجهر بالذكر عقب الصلوة"

یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں اسی حدیث مبارکہ کے تحت اسلاف سے نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب نقل فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی نے ''نتیجہ الفکر فی الجہر بالذکر'' حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے توصیل المرید الی المراد بہ بیان احکام الاحزاب والاوراد'' اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے سباحتہ الفکر فی الجہر بالذکر'' کے نام سے ذکر جہر کے جواز میں مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ اگر کہیں ذکر جہر کیخلاف اقوال موجود ہوں تو اس سے مراد حد سے تجاوز کر کے یا چیخ کر پڑھنے اور ریاکاری کے لیے ذکر جہر کرنا مراد ہوگا جسے اصطلاح میں جہر مفرط' جہر فاحش یا جہر مضر کہا جاتا ہے۔ ایسے جہر سے منع کرنے کی وجہ کسی قاری یا نمازی یا نائم کو تشویش میں مبتلا کرنا ہے اور اس بات کو خود ذکر جہر کے مخالفین بھی بانگ دہل تسلیم کرتے ہیں ان کی رائے کچھ یوں ہے۔

'' حلقہ باندھ کو ذکر کی یہ کیفیت مخصوصہ قرآن اور حدیث سے (صراحتہ) ثابت نہیں ہے مگر جب جہر مفرط (حد سے زیادہ) نہ ہو اور ریاء سے پاک ہو اور نمازیوں کیلئے پریشانی نہ ہو تو اس کو منع نہیں کرنا چاہیے۔ مطلقاً حرمت کی نسبت امام ابوحنیفہ کی طرف درست نہیں ہے اور شامی نے ردالمختار جلد اول میں نقل فرمایا ہے کہ سب اہل علم متقدمین اور متاخرین کا اس پر اجماع ہے کہ مل کر ذکر کرنا خواہ مساجد میں ہو پسندیدہ ہے۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن مولوی غلام خان راولپنڈی جولائی ۱۹۴۷ء)

ایک ضروری گذارش

جب بھی نام نامی اسم گرامی لینا مقصود ہو تو باادب ہو کر محبت اور عقیدت سے کم از کم اتنے الفاظ ضرور عرض کر لیے جائیں۔

"حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم سیدنا ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم" بلکہ صاحب جواہر البحار نے تصریح فرمائی ہے کہ

"اکثر علماء کرام نے تشہد میں بھی سیدنا کا کلمہ زیادہ کرنے کو بہتر فرمایا ہے۔

(جواہر البحار ج ۳ ص ۸۳۰)

یہی عبارت دیوبندی مکتبہ فکر نے رحمت کائنات ص ۶۵ پر درج فرمائی ہے۔ اہلسنت و جماعت کی مسائل شرعیہ پر مشتمل کتاب بہار شریعت میں ہر جگہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے التزام کے ساتھ طریقہ نماز اور مندرجات نماز میں ہر جگہ درود ابراہیمی میں اسم پاک کے ساتھ سیّدنا کا لفظ لکھا ہے۔ اور یہی نماز میں پڑھنے کے لیے کہا ہے۔ ردالمحتار میں بھی یہی فتویٰ موجود ہے۔

درود شریف الشفاء

یہ وہ درود شریف ہی جسے گیارہ بار پڑھ کر دم کریں تو ہر بیماری دور ہوگی۔

افضل الصلوٰۃ علی السید السادات میں لکھا ہے کہ درج ذیل درود شریف گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہوگی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا روحانی وجسمانی، قلبی بلکہ ہر لا علاج مرض کے لیے اس درود شریف کا دم تجربہ شدہ ہے درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِھَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَآئِھَا وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ دَآئِمًا اَبَدًا اَبَدًا

کاروبار اور رزق میں برکت کیلئے درود ودودی

میرے حضور غوث الاغیاث قطب الاقطاب سرتاج الاولیاء یہ درود شریف ودودی کاروبار اور رزق میں برکت کے لیے ارشاد فرماتے ہیں۔ ہر غم اور پریشانی بھی اس سے دور ہو جاتی ہے۔ حضور غوث الاغیاث کا ارشاد گرامی ہے اس درود شریف کے پڑھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ہر قسم کے رزق والے دسترخوان پر بیٹھے ہوں اور اس درود شریف کے پڑھنے سے اب یہ آپ کی ہمت ہے کہ جتنا مرضی ہے رزق اس دسترخوان سے اکٹھا کر لیں۔ اس کے آداب سے یہ ہے کہ آپ باوضو ہوں۔ قبلہ رخ ہوں۔ بغیر کسی وقت کی قید کے ہر وقت اسے کثرت سے پڑھ سکتے ہیں اگر آپ حالت سفر میں ہوں تو بھی یہ درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن باوضو ہوں اور جوتے اتار لیں۔ اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی مشکلات و دیگر حاجات کے لیے زیادہ مفید ہے۔

یَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَّدُوْد

خزانوں کی کنجی۔ درود تفریجیہ

احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام میں حضرت شیخ عارف محمد حنفی

آفندی نازلی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے اور ہر قسم کے غم واندوہ اور دکھ بے چینی کو دور کرتا ہے۔ دنیا میں رزق اور قبر کی کشادگی نصیب ہوگی۔ یہ کامل مکمل مجرب اور تریاق ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَآمًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ تُقْضٰی بِہِ الْحَوَآئِجُ وَ تَنَالُ بِہِ الرَّغَآئِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَآئِمُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّ نَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ؕ

درود شریف کے مختلف صیغے اور ان کی توجیہ

القول البدیع میں محدث وامام حضرت شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے درود شریف کے چالیس مختلف صیغے بیان کیے ہیں۔ بعض ان میں وہ درود شریف ہیں جو حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے مقبولان بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے۔ ان میں سے کئی ایک اس کتاب میں درج بھی کیے گئے ہیں۔ بعض دیگر درود شریف مختلف صیغوں سے اولیاء اللہ نے بحالت حضوری حضور اقدس ﷺ میں عرض کیے اور آپ ﷺ نے انہیں پسند فرمایا۔ حضرت الشیخ عاف محمد حنفی آفندی علیہ الرحمۃ نے ''خزینۃ الاسرار'' میں درود شریف چار ہزار اقسام پر مشتمل کہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے سبب اور واسطہ سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص تاثیر رکھتا ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف انداز

میں مختلف صیغوں سے اور مختلف الفاظ سے درود شریف احسن سے احسن انداز میں بارگاہ حضور پرنور ﷺ میں عرض کیے گئے۔ درحقیقت بات یہ ہے جیسے کسی عربی شاعر نے بڑا خوب کہا ہے۔

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَ حُسْنُکَ وَاحِدٌ
فَکُلٌّ اِلٰی ذٰلِکَ الْجَمَالِ یَشِیر

یعنی ہمارے درود شریف کی عبارتیں مختلف ہیں اور سب کا حسن ایک ہے۔ تمام اسی کے جمال باکمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ کے لیے اور صاحب حال کیلیے روزانہ وظیفہ تعداد و مقدار میں بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک لاکھ درود شریف تک ثابت ہے۔

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے۔ سارا وقت درود شریف میں ہی مشغول رہتے جس سے نظام سلطنت میں خلل آنے لگا تو حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ خلل گوارا نہ ہوا تو سلطان کو اپنے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف کر دیا۔ درود لکھی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو تو ایک لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اس طرح درود تاج حضرت الشیخ السید ابوالحسن شاذلی قدس سرہٗ العزیز نے تاجدار اقلیم نبوت و رسالت ﷺ کی حضوری میں مرتب کر کے پیش کیا اور عرض کیا اس درود شریف کی منظوری عطا فرمایئے۔ تاکہ یہ اولیاء اللہ کے ایصال ثواب کے وقت پڑھا جائے تو حضور اقدس شفیع معظم سلطان الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم نے اسے منظور فرمالیا اور ارشاد فرمایا اے ابوالحسن تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے امتی کی

شفاعت کا اختیار دیا جائے گا۔

قاضی محمد زاہد الحسینی اپنی کتاب ''رحمت کائنات'' صفحہ ۲۱۹۔۲۲۰ پر لکھتے ہیں۔

''درود شریف اس محبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سید دو عالم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے اس لیے جن کلمات میں بھی نثر یا نظم کی طرز پر پیش کرلے جائز اور درست ہے صرف اتنا خیال رہے کہ حدود ادب سے تجاوز نہ ہو اور نہ ہی شان خداوندی کا تقابل پیدا ہو دربار نبوت میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں۔

دَعْ مَا ادَّعَتِ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ فِیْهِ مَدْحًا وَّاحْتَکِمْ

(ترجمہ) ''عیسائیوں کی طرح سید دو عالم ﷺ کو شریک خداوند قدوس نہ بنانا باقی جو چاہے اپنے نبی کی شان میں بلا خوف کہتا رہ۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

مخوان اورا خدا   ازبہر امر شرع و حفظ دیں
دگر ہر وصف کش میخو اہی اندر مدحش انشاء کن

(ترجمہ) ''حضور انور ﷺ کو خدائی صفات سے موصوف نہ کر کہ شریعت کا یہی حکم ہے''

''اس کے علاوہ جو وصف اور نعت حضور اقدس کی شان میں کہہ سکتا ہے کہتا رہ''

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سید دو عالم ﷺ کے حضور فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اور فداک روحی جیسے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا۔ اگرچہ اکثر روایات میں قال النبی ﷺ طرز ادا بیان ہو ہے مگر بعض روایات میں۔ اوصانی خلیلی سے بھی حب نبوی سے مزین کلمات کو

بیان فرمایا گیا ہے اس لیے حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ میں درود پاک عرض کرتے وقت محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اپنے نبی پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو''

(جواہر البحار ج ۳ ص ۸۳۰)

چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے۔ اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ﷺ کے حضور شاعر دربار نبوت مؤیّد بہ روح القدس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جو عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں ان ہی میں یہ بھی ہے۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ   وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

(ترجمہ) ''اور آپ سے زیادہ حسین آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت آج تک پیدا نہ ہوا۔
آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے گویا کہ جس طرح آپ نے پسند فرمایا اسی طرح آپ کو پیدا کیا گیا۔''

چنانچہ درود و سلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت نے تالیف کیے ہیں بعض ایسے بھی ہیں جن کی پسندیدگی کی سند سید دو عالم ﷺ نے خواب میں فرمائی ہے۔

مفسر قرآن حضرت علامہ صاوی کا فیصلہ

مفسر قرآن حضرت علامہ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں۔

''درود شریف پڑھنے میں الصلوٰۃ والسلام دونوں کو جمع کیا جائے اور اکٹھا پڑھا جائے۔ اور حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ذات بابرکات پر درود وسلام عرض کرنے کے صیغے کثرت سے ہیں ان کا شمار ممکن نہیں۔ لیکن افضل درود شریف وہ ہے جس درود شریف میں آپکی آل پاک اور اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی ذکر کیا جائے لیکن جس کسی نے درود شریف کے جن صیغوں اور جن الفاظ سے بھی تمسک کیا اور درود شریف پڑھا اس کو خیر عظیم ہی حاصل ہوئی''

یہ آپ کی اس ایمان افروز عبارت کا ترجمہ ہے۔

اَیْ جَمَعُوْا بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَصِیَغُ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَۃٌ لَّا تُحْصٰی وَاَفْضَلُھَا مَاذُکِرَ فِیْہِ لَفْظُ الْاٰلُ وَالصَّحْبُ فَمَنْ تَمَسَّکَ بِاَیِّ صِیْغَۃٍ مِّنْھَا حَصَلَ لَہُ الْخَیْرُ الْعَظِیْمُ (تفسیر صاوی)

آپ کی اس ایمان افروز عبارت سے درج ذیل مسائل کا استنباط ہو رہا ہے۔

۱۔ جب بھی درود شریف پڑھا جائے اس میں الصلوٰۃ والسلام دونوں کو جمع کیا جائے۔

۲۔ حضرت علامہ صاوی مالکی کا تجزیہ مشاہدہ اور نظریہ یہ ہے کہ درود شریف

کے صیغے احسن سے احسن انداز میں عالم اسلام میں کثرت سے مستعمل ہیں اور وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں اور سبھی خیر و برکت اور ثواب کا ذریعہ ہیں۔

۳۔ حضرت علامہ صاوی فرماتے ہیں افضل درود شریف وہ ہے کہ جس میں امام الانبیاء والمرسلین حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی آل پاک اور اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی ذکر مبارک کیا جائے۔

۴۔ آخر پر آپ اپنا فتویٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فَمَنْ تَمَسَّكَ بِاَیِّ صِیْغَةٍ مِّنْهَا حَصَلَ لَهٗ خَیْرُ الْعَظِیْمِ .

(ترجمہ) ''جس کسی نے درود شریف کے جس صیغہ سے بھی درود شریف پڑھا اس کو خیر عظیم یعنی اس کو بہت ہی زیادہ ثواب حاصل ہوا''

دم کٹا درود نہ پڑھو

حدیث مبارک ہے

لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ الصَّلٰوةَ الْبُتَرَآء فَقَالُوْا وَمَا الصَّلٰوةُ الْبُتَرَآء
قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَمْسِکُوْنَ بَلْ قُوْلُوْا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ......الخ.

فرمایا ''مجھ پر دم کٹا درود نہ پڑھو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ الک واصحابک وسلم یا حبیب اللہ وہ دم کٹا درود شریف کون سا ہے؟ تو ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارا صرف اتنا درود بھیجنا ''اللھم صل علی محمد'' اور اس پر بس کر جانا دم کٹا درود ہے پورا درود شریف پڑھا کرو۔ اللھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ ...... آخر

تک''
(صواعق محرقہ ص ۱۶)

اس حدیث مبارک سے پتہ چلا کہ آل پاک کو بھی درود پاک میں شامل کیا جائے۔

درود خضری یہ ہے:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ ہے:۔

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا خضر کا نام اس لیے خضر رکھا گیا کہ وہ ایک خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے کہ یکا یک وہاں سبزہ پیدا ہو گیا اور لہلہانے لگا۔ (بخاری شریف)

یہ درود خضری ہے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کا وظیفہ اور درود شریف کے یہ الفاظ ہیں۔ اس کی برکتیں بے تحاشا ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ وہ جس جگہ بھی تشریف فرما ہوں۔ وہاں سبزہ اور ہریالی اور رونقیں آ جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہو بخاری شریف کی حدیث مبارک جو اوپر درج ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا وظیفہ یہی درود شریف ہے۔ حضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی اعلیٰ حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی اور اعلیٰ حضرت ومرشدنا حضور قبلہ عالم حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور آپ کے خلفاء کہ جن کی شان مبارکہ اپنی اپنی جگہ بے مثل ہے۔ خصوصاً آپ کے خلیفہ اعظم ومراد حضور شیر ربانی حضرت پیر کیلانی رحمۃ اللہ علیہ سب کا وظیفہ عالیہ یہی درود شریف ہے اس سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس درود شریف کی کتنی برکتیں ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ درود شریف پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَ مُحِبِّیْہِ وَ اُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

(شفاالقاضی عیاضؒ ص ۵۷)

(ترجمہ) ''اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کے آل واصحاب پر اور آپ کی ازوج مطہرات اور اولاد پاک اور آپ کے اہل بیت پاک پر اور آپ کے سسرال وانصار پر اور آپ کے اتباع اور محبین اپر اور آپ کی امت پر ہم پر بھی ان سب کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی جو درود شریف پڑھتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۸)

فقر وفاقہ دور کرنے کے لیے خود زبانِ نبوت سے فرمایا گیا درود شریف

القول البدیع ص ۱۲۹ اور سعادت الدارین ص ۶۴۳ پر یہ حدیث مبارک درج

ہے جس کا لفظی ترجمہ پیش خدمت ہے امید ہے ہر قاری اپنے آقا و مولا حضور اقدس شفیع المعظم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشاد فرمایا گیا یہ درود شریف فقر و فاقہ دور کرنے کے لیے ضرور وظیفہ حیات بنائیگا۔

ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگیء معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر یوں سلام عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیئے حتیٰ کہ اس کے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا (الحدیث)

(القول البدیع ص ۱۲۹ سعادۃ الدارین ص ۶۳)

اللہ کریم صدقہ اپنے محبوب کریم ﷺ یہ کاوش قبول فرمائیں اور روز قیامت اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ نبیک الکریم صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

راقم الحروف

خادم حضور پیر کیلانی محمد رفیق کیلانی، دربار شریف حضرت کیلیانوالہ شریف

دربار عالیہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

دربار عالیہ مراد شیر ربانی قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین سند الواصلین

حضرت پیر السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی